عمران سیریز
ماڈارنگا
مظہر کلیم ایم اے
TARIQ

نادر اسکس ٹیم کا ایک دلچسپ ہنگامہ خیز

کارنامہ

ماکازونگا

مصنف .. مظہر کلیم ایم اے

نگران .. ایم اے ساجد

قیمت .. 26 [redacted]

جمال پبلشرز بوہڑ گیٹ ملتان

عمران سیریز کے ہنگامہ خیز جاسوسی ناول

بگ پوائنٹ (عمران سیریز)		۶/۵۰	موت کا تعاقب (عمران سیریز)		۶/۵۰
فلائٹ زیرو	〃 〃	۶/۵۰	انوکھا پلان	〃 〃	۶/۵۰
موت کی وادی	〃 〃	۶/۵۰	کیپٹن برنارڈ	〃 〃	۶/۵۰
مقدس راز	〃 〃	۱۰/۵۰	پراسرار فارمولا	〃 〃	۶/۵۰
قاتل مجسمہ	〃 〃	۱۰/۵۰	مسٹر ریم	〃 〃	۶/۵۰
ڈیتھ فیلو	〃 〃	۹/-	ڈیریلا عمران	〃 〃	۹/-
ڈبل مین	〃 〃	۹/-	ہارٹ بزنس	〃 〃	۱۰/۵۰
گاس ور	〃 〃	۱۰/۵۰	اپریشن ٹو ایسٹ	〃 〃	۹/-
شیطان کے چیلے	〃 〃	۱۰/۵۰	عمران اور موت	〃 〃	۹/-
عمران اور دیوتا	〃 〃	۱۰/۵۰	ریٹائرنگ روم	〃 〃	۶/۵۰
دیوتا کی موت	〃 〃	۱۰/۵۰	تنظیم کی موت	〃 〃	۶/۵۰
رینگتی موت	〃 〃	۱۳/۵۰	ڈیڈ لینڈ I	〃 〃	۹/-
ایکسٹو کا راز	〃 〃	۱۳/۵۰	〃 〃 II	〃 〃	۹/-
موت کا میدان	〃 〃	۱۰/۵۰	میجر ڈریک	〃 〃	۱۰/۵۰
آزادی کا فریب	〃 〃	۱۰/۵۰	خوفناک تصادم	〃 〃	۹/۵۰
شیڈو آف ڈیتھ	〃 〃	۱۲/-	شیطان کی جنت	〃 〃	۹/-
تصوراتی موت	〃 〃	۱۲/-	برفانی عفریت	〃 〃	۹/-
کنگ آف کنگز	〃 〃	۱۲/-	شوگی پاپا I	〃 〃	۹/-
ناچتی لاشیں	〃 〃	۱۰/۵۰	II	〃 〃	

پیش لفظ

معزز قارئین -!

سلام مسنون - ماکازونگا کا نیا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ناول میری پہلی کاوش ہے یہ پہلی کاوش ہی آپ کو جس طرح پسند آئی ہے اس کے لئے جہاں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر گذار ہوں۔ وہاں میں آپ کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ آپ کی اس بے پناہ حوصلہ افزائی سے مجھے مزید لکھنے پر مجبور کر دیا۔

یہ ناول جب شائع ہوا تھا تو اس وقت مارکیٹ میں ابن صفی کا سکّہ چلتا تھا اور کوئی بھی پبلشر کسی نئے نام کو متعارف کرانے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا چنانچہ حسب روائت یہ ناول بھی ابن صفی کے لیبل کے تحت چھپا لیکن اس کے پیش لفظ میں میں نے لکھا کہ اگر قارئین نئے ناموں کی حوصلہ افزائی کریں تو ابن صفی کا سکہ کھوٹا ثابت ہو سکتا ہے

مجھے خوشی ہے کہ قارئین نے میری بات کو لبیک کہا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ اِن جاسوسی ادب میں کئی نئے نام اپنا مقام بنا چکے ہیں اور جاسوسی اَدب کا مستقبل روز بروز درخشاں ہوتا جا رہا ہے اس سلسلے میں ابھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور حصار ایسا رہ گیا ہے جس سے نکلنا بے حد ضروری ہے ہمارا جاسوسی ادب مخصوص کرداروں کے مضبوط جال میں جکڑا ہوا ہے نئے کردار چھاپنا آج بھی پبلشر کے لئے اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی وقت میں نئے نام شائع کرنا تھا میں ایک بار پھر قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نئے کرداروں کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ ہمارا جاسوسی ادب اس آخری حصار کو بھی پھلانگ سے اور مصنفین حضرات کو اپنی صحیح تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملے۔ اگر آپ ایسا کریں تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مارکیٹ میں جلد ہی ایسے نئے کردار آجائیں گے جو اپنی منفرد اور رنگارنگ صلاحیتوں کی بنا پر جاسوسی ادب کو چار چاند لگا دیں گے۔

مجھے امید ہے کہ قارئین حضرات اس تحریک میں ضرور تعاون فرمائیں گے اور اس کی کامیابی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔

شکریہ

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کتاب کی حفاظت کرنا
آپکا اخلاقی فرض ہے

سردی اپنے پورے شباب پر تھی عموماً زندگی کی جوانیاں شام ہوتے ہی ختم ہو جاتی ہیں لیکن امراء طبقہ کی اصل زندگی شام سے ہی شروع ہوتی ہے اِس لئے شہر کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں، رقص گاہوں، جوئے خانوں اور عیاشی کے خفیہ اڈوں میں شام ہوتے ہی چہل پہل شروع ہو جاتی اور پھر صبح تک رنگ و نور کا ایک سیلاب ہر طرف رواں دواں نظر آتا۔ رین بو ہوٹل دارلحکومت کا انتہائی شاندار اور وسیع و عریض ہوٹل تھا جہاں صرف اعلیٰ

امرا طبقہ ہی داخل ہونے کی جرأت کر سکتا تھا۔ ویسے تو چہل پہل یہاں ہر ساعت ہوتی تھی لیکن آج تو یہ چہل پہل اپنے پورے شباب پر تھی۔ ہال میں کرسیاں انتہائی قرینے سے سجائی گئیں تھیں ہر خالی ٹیبل پر ریزرویشن کارڈ لگا ہوا تھا ہال کو اتنے خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا کہ انسان دیکھتے کا دیکھتا ہی رہ جاتا وہ ایسا محسوس کرتا جیسے الف لیلیٰ دنیا میں آ پہنچا ہو۔ پورا ہال بھرا ہوا تھا صرف چند میزیں خالی تھیں۔ یہ سجاوٹ اور رونق رقاصہ میری کے دم سے تھی جس کی شہرت کا ستارہ آج کل بام عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ پوری دنیا میں اس کا رقص اور حسن کی شہرت تھی، ہوٹل ڈین لو میں اس کا یہ دوسرا رقص تھا۔ کل رقص ہی اتنا جذبات خیز [illegible]یان آفرین ثابت ہوا کہ لوگ اس کے فن حسن اور شباب پر مرمٹے تھے۔ اس لئے آج کل سے بھی زیادہ رونق تھی۔ ابھی پروگرام شروع ہونے میں کافی دیر تھی۔ اس لیے تمام لوگ کافی اور شراب وغیرہ سے شغل کر رہے تھے۔ ہال میں ہلکے ہلکے مترنم قہقہے گونج رہے تھے جن کی شیرینی کے سنے ہال میں بجنے والا آرکسٹرا بھی کبھی کبھی ماند پڑ جاتا۔

اچانک ہال کے دروازے پر عمران نمودار ہوا وہ زور سے کھنکھارا اور ایک دم تمام لوگوں کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں اور پھر ہال میں ایک دم قہقہے گونج اٹھے اس کی حالت ہی اتنی مضحکہ خیز تھی کہ سنجیدہ سے سنجیدہ انسان

بھی ہنسنے پر مجبور ہو جاتا۔ ایک تو ٹیکنی کلر لباس پھر چہرے پر حماقت کی دبیز تہیں وہ ہال کو اتنی حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جیسے پتھر کے زمانے کا انسان ہو۔ اور یہ سب کچھ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ دیکھنے کا انداز ہی اتنا مضحکہ خیز تھا کہ لوگوں کو بے تحاشہ ہنسنے پر مجبور کر دیتا۔ وہ غور سے ہر چیز کو دیکھتا پہلے ایک آنکھ بند کر کے پھر دوسری اور پھر دونوں آنکھیں جب دونوں آنکھوں سے کچھ نہ نظر آتا تو چہرے پر جھنجلاہٹ طاری ہو جاتی اسے وہاں اس طرح دیکھ دیکھ کر ایک ویٹر ادب سے اس کی طرف بڑھا اور اس سے ریزرویشن کارڈ کے متعلق پوچھنے لگا پہلے تو عمران نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی جب ویٹر زور سے بولا تو وہ ایسے اچھلا جیسے کسی سانپ نے اسے ڈس لیا ہو وہ سنبھلتے سنبھلتے ویٹر کو اپنے ساتھ زمین پر لے آیا ویٹر کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے آئے۔ لیکن وہ کچھ نہ بولا اور عمران کھڑے ہو کر ایسے کپڑے صاف کر رہا تھا جیسے گرنا اس کا معمول [illegible] وہ وہاں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایک میز پر جا بیٹھا میز پر اس کے نام کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ جو اس کے بیٹھتے ہی پاس کھڑے ہوئے ویٹر نے اٹھا کر میز کے نیچے رکھ دیا اس میز پر چار کرسیاں تھیں۔ عمران نے ساتھ والی کرسی پر ٹانگیں رکھ دیں اور اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈال کر چیونگم کا پیکٹ نکالا اسے پھاڑا

اور پھر چیونگم کا ایک پیس منہ میں ڈال لیا۔ لوگ اسے انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے اور پھر اس کے بیٹھنے کا انداز اب بھی ہنسی لوگوں کی برداشت سے باہر تھی۔ ایک سمارٹ نوجوان پاس والی میز سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا عمران کے انہماک میں کوئی فرق نہ آیا۔

نوجوان بولا۔

کیا آپ پہلی بار کسی ہوٹل میں آئے ہیں؟ عمران چونکا اور نوجوان کیطرف دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگایا اور زور سے بولا ہائے میری جان تیری تلاش میں میں نے تو سمندر چھان مارے ہیں راکٹ میں بیٹھ کر خلا میں ہو آیا مگر تم کہیں نہ ملے نوجوان گھبرا گیا اور غصے سے بولا کیا تم پاگل ہو۔

میری جان ہر عاشق کو پاگل ہی کہا جاتا ہے اور پھر تمہاری جیسی حسینہ کا عاشق۔ نوجوان جھینپ گیا اور پھر اس نے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اس کی حالت دیکھ کر ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئے مگر عمران پھر اسی طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔ اتنے میں صفدر جولیا اور چوہان ہال میں داخل ہوئے وہ تینوں اعلیٰ لباس میں ملبوس تھے خاص طور پر جولیا تو آج خوب بن سنور کر آئی تھی آج کی دعوت بھی انہیں عمران نے دی تھی۔ وہ عمران کی طرف تیر کی طرح بڑھے اور

ہیلو کا نعرہ لگاتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ گئے مگر جولیا کی کرسی پر تو عمران پیر پھیلائے بیٹھا تھا اس لئے وہ کھڑی رہی اور عمران کی یہ حالت دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

یہ کوئی بیٹھنے کا انداز ہے۔ ہٹاؤ میری کرسی پر سے پیر۔ لیکن عمران بھلا ایسی کچی عرضی کہاں سنتا ہے؛ اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ اسی طرح پیر پھیلائے چیونگم چباتا رہا اب تو جولیا کا پارہ ایک دم ایک سو دس ڈگری پر پہنچ گیا وہ اور تو کچھ نہ کر سکی۔ اس نے میز پر سے ایش ٹرے اٹھایا اور عمران کے سر پر دے مارا مگر مدمقابل بھی عمران تھا۔ اس صدی کا چالاک ترین انسان۔ ایش ٹرے لگنے سے پہلے وہ کرسی چھوڑ چکا تھا جولیا جھنجلا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران پھر اپنی کرسی پر ایسے بیٹھ گیا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ تمام ہال کی نظریں ان کی طرف تھیں ان میں سے چند کی نظروں میں ملامت کے آثار تھے اور باقی مسکرا رہے تھے۔ صفدر عمران کی طرف دیکھ کر بولا۔ عمران صاحب آج کی دعوت آخر کس مقصد کے لئے ہے؟

آج میں اور جولیا اپنے عشق کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ دعوت دی ہے ورنہ مجھے کسی حکیم نے بتایا تھا کہ میں اتنے پیسے خرچ کروں۔ صفدر اور چوہان ہنسنے لگے اور جولیا بھنا کر رہ گئی۔ مگر

کچھ نہ بولی۔ اس کے بعد باتوں کا سلسلہ چل نکلا عمران نے کافی منگائی تھی آہستہ آہستہ جولیا بھی باتوں میں دلچسپی لینے لگی۔ اور اس کا غصہ اتر گیا مگر عمران باتوں کے ساتھ ساتھ ہال پر بھی نظر دوڑا لیتا۔ اچانک وہ بُری طرح چونکا اور کچھ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ لیکن یہ صرف چند سیکنڈ کے لئے ہوا اس کے بعد وہ اسی طرح لاپرواہ ہو گیا لیکن صفدر خاص طور پر تشویش میں پڑ گیا کیوں کہ عمران کا اس طرح چونکنا اس کے لئے کسی خاص بات کی طرف اشارہ کرتا تھا اس کی نظریں فوراً داخلی دروازے کی طرف اٹھیں وہاں سے ایک غیر ملکی نوجوان انتہائی اعلیٰ گرم سوٹ میں ملبوس آہستہ آہستہ ایک میز کی طرف بڑھ رہا تھا صفدر نے سمجھ لیا کہ عمران اسے ہی دیکھ کر چونکا ہے اس نے عمران سے پوچھا یہ کون ہے؟

میری ہونے والی بیوی کے داماد کا سُسر۔

"کیا بات ہوئی چوہان نے حیرت سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔ کمال ہے اتنی بڑی بات ہو گئی۔ اور تم کہتے ہو کوئی بات ہی نہیں۔

عمران منہ بنا کر بولا۔

آخر ہوا کیا؟ جولیا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا۔

عمران نے ان کی طرف منہ کرکے آہستہ سے کہا۔

یہ نوجوان جرمنی کی سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا نام ملٹن ہے "جرمنی" مگر یہ یہاں کہاں۔ صفدر اپنی حیرت نہ چھپا سکا۔

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں"۔

مگر تم اسے کس طرح جانتے ہو؟

میں کس کو نہیں جانتا کہو تو اس کی سات پشتوں کا حال بیان کر دوں خیر ہو گا ہمیں کیا چوہان بولا۔ لیکن اس کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

صفدر کیا تمہارے پاس ریوالور ہے؟ عمران اچانک صفدر سے مخاطب ہوا۔ "نہیں کیوں ہم یہاں دعوت کھانے آئے ہیں نشانہ بازی کرنے نہیں"۔ ہوں لیکن مجھے یہاں ہنگامہ ہوتا نظر آتا ہے خیر دیکھا جائے گا"۔

اتنے میں رقص شروع ہو گیا رقص واقعی ہیجان خیز تھا سب لوگ رقص دیکھنے میں مشغول ہو گئے لیکن عمران بُرے بُرے منہ بنا رہا تھا جولیا سے رہا نہ گیا۔ اس نے عمران سے پوچھا۔ تم یہ کونین کیوں چبا رہے ہو؟

میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ اس بے معنی اچھل کود پر عاشق ہو گئے ہیں اس سے زیادہ اچھی اچھل کود تو کلو کی اماں کو کے ابا سے لڑائی کے وقت کر لیتی ہوگی.

رقص اپنے پورے عروج پر تھا اور میری کا جسم آہستہ آہستہ لباس سے بے نیاز ہوتا جا رہا تھا. لوگوں کے منہ سے سسکاریاں سی نکل رہی تھیں.

اچانک عمران تیر کی طرح سیڑھیوں کی طرف بڑھا چلا گیا. اس کو گئے تھوڑی دیر ہوئی تھی. کہ ایک زوردار چیخ بلند ہوئی. رقص رک گیا. تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے ان تینوں نے دیکھا کہ وہی نوجوان سینے پر ہاتھ رکھے فرش پر لوٹ رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹھنڈا ہو گیا. قتل قتل کا شور مچ گیا لوگ جلدی سے کھسکنے لگے لیکن منتظمین نے دروازے بند کر دیئے جس پر چند لوگوں نے احتجاج کیا لیکن منیجر نے معذرت کی کہ جب تک پولیس نہ آ جائے وہ دروازہ نہیں کھل سکتے اتنے میں عمران واپس آتا ہوا نظر آیا اس کے بال کچھ بکھرے تھے اور چہرے پر بھی دو تین خراشیں تھیں وہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا. جولیانے کہا کہاں گئے تھے! اپنی بیوی کے داماد

کے سسر کے قاتل کو پکڑنے.

مگر تم نے اسے کیسے دیکھ لیا.

مجھے گیلری کے پردے کے پیچھے پستول کی نالی کی جھلک نظر آ گئی تھی. لیکن پہنچنے سے پہلے ہی وہ گولی چلا چکا تھا. اور پھر بھاگ گیا خیر میں نے اسے دیکھ لیا ہے اتنے میں پولیس آ پہنچی اور تھوڑی سی تفتیش کے بعد دروازے کھول دیئے گئے. اور حسب توقع قاتل کا کچھ پتہ نہ چل سکا.

احمق اعظم عمران اور کیپٹن شکیل کا ایک یادگار کارنامہ!

سابولیٹ آگر

خوبصورت سرورق . اعلیٰ کتابت
عمدہ طباعت . سفید کاغذ

ماکازونگا، شوگی بابا، اور سابولیٹ آگر کے بعد آپ کے محبوب مصنف مظہر کلیم ایم اے کا ایک اور شاہکار ناول!

ٹرنٹولا

خوبصورت سرورق . اعلیٰ کتابت
عمدہ طباعت . سفید کاغذ

جمال پبلشرز. بوہڑ گیٹ. ملتان

ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بجی جولیا نے لپک کر ریسور اٹھا لیا۔

ہیلو جولیا اسپیکنگ اس نے کہا۔

ایکسٹو! ایک غراہٹ سی بلند ہوئی اور جولیا سنبھل گئی۔

گڈ مارننگ سر۔

مارننگ۔

جولیا تمام ممبروں کو کہہ دو کہ ایک گھنٹہ بعد دانش منزل میں جمع ہو جائیں آج ہماری ٹیم میں ایک نئے ممبر کا اضافہ ہو

رہا ہے۔ اس کا تعارف تم سب سے کرایا جائے گا۔

"بہتر سر" اور سلسلہ منقطع ہوگیا۔

جولیا نے تمام ممبروں کو فون کرکے یہ خبر سنا دی۔

ایک گھنٹہ بعد سیکرٹ سروس کے تمام ممبران دانش منزل کے ایک ہال میں بیٹھے تھے وہ آپس میں اس نئے ممبر کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔

آخر اتنے سارے ممبر بھرتی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ہم لوگ کم ہیں؟ تنویر نے ناک سکوڑ کر کہا۔ ایکسٹو تم سے بہتر سمجھتا ہے جولیا نے تنگ آکر جواب دیا۔

ایکسٹو کوئی خدا نہیں۔ آخر وہ بھی ہماری طرح انسان ہے

خیر یہ تو نہ کہو۔ ایکسٹو جیسا دماغ تو ہم سب مل کر بھی پیدا نہیں کر سکیں گے۔ چوہان نے کہا اتنے میں عمران دروازے میں داخل ہوا۔

یہ تم سب مل کر کس کو پیدا کر رہے ہو کیا اس کے لئے جولیا اکیلی کافی نہیں۔ سب قہقہہ مار کر ہنسنے لگے لیکن جولیا اور تنویر کا منہ بن گیا۔

ابھی وہ جواب دینے ہی والے تھے کہ یکایک ٹرانسمیٹر

کا بلب سپارک کرنے لگا اور وہ سب ایکسٹو کی آواز
کے لئے سنبھل گئے۔ لیکن عمران اسی طرح لاپرواہی سے بیٹھا
رہا۔ کیا تمام ممبر آگئے ہیں؟ ایکسٹو کی آواز آئی۔

جی ہاں! جولیا نے جواب دیا۔

خوب! تو سنو آج میں آپ کا ایک نئے ممبر سے تعارف
کرا رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم سب بھی اس سے م
کر ضرور خوش ہوں گے اور وہ ہماری ٹیم میں ایک
شاندار اضافہ ہوگا اس کا نام کیپٹن شکیل ہے میں نے
اسے ملٹری انٹیلیجنس سے لیا ہے اور اس کا سابقہ ریکارڈ
انتہائی شاندار ہے باقی رہی "پرسنالٹی" والی بات تو وہ
خود دیکھ لو گے۔ ایکسٹو کی آواز آنا بند ہو گئی۔ اتنے
میں دروازہ کھلا اور ایک دراز قد سیدھے بالوں والا نوجوان
جس نے انتہائی خوبصورت چاکلیٹی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا
تھا اس کا قد تقریباً چھ فٹ چار انچ کے قریب تھا اور
کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھرا ہوا اور فولاد کی طرح سخت
معلوم ہوتا تھا چہرہ بالکل سپاٹ تھا صرف کشادہ پیشانی
پر دو لکیریں ابھری ہوئی تھیں جو اس کی وجاہت میں اور بھی

اضافہ کر رہی تھیں۔ سب اس کی وجاہت اور خوبصورت شخصیت
سے متاثر نظر آنے لگے کیپٹن شکیل نے اندر داخل ہو کر
سب کو سلام کیا اور پھر ایک ایک سے ہاتھ ملانے
لگا۔ صفدر نے تعارف کی رسم ادا کی اور پھر وہاں چائے
کا دورہ چلنے لگا۔ اور اس دوران باتوں کا سلسلہ چھڑ گیا جس
کا تعلق کیپٹن شکیل کی ذات ہی سے تھا۔

کیپٹن شکیل نے اپنا تعارف تفصیل سے کرایا کہ وہ ایک
اعلیٰ پٹھان خاندان سے تعلق رکھتا ہے ایم اے تک تعلیم
حاصل کرنے کے بعد ملٹری میں چلا آیا وہاں سے ملٹری
انٹیلیجنس میں لیا گیا اور اب اسے یہاں بھیج دیا گیا۔
اس کی باتیں کرنے کا انداز بھی انتہائی دلکش تھا لیکن
عجیب بات تھی کہ باتیں کرنے کے دوران اس کا چہرہ
انتہائی سپاٹ رہتا تھا جیسے وہ میک اپ میں ہو۔ اس
چیز کو جولیا اور صفدر نے محسوس کیا لیکن وہ چپ رہے
ایکسٹو کی آواز ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ابھری۔

"کیپٹن شکیل"

یس سر کیپٹن شکیل فوراً بولا۔

باقی سب لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

صفدر بولا۔

آپ حیران نہ ہوں۔ کیپٹن صاحب یہ ہیں ہی ایسے ابھی تو آگے آگے آپ پر ان کے جوہر کھلیں گے۔

میں کوئی مِس جوہر کھلنے والی ہوں جو میرے جوہر کھلیں گے۔ صفدر تم نے میری توہین کر دی ہے اب میں یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔ عمران بُرا ماننے والے انداز میں بولا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے جن میں کیپٹن شکیل بھی شامل تھا پھر یہ دلچسپ مجلس برخاست ہو گئی۔

ملک کی نامور ادیبہ عذرا بانو عرشی بی اے
کی انمٹ تحریر
شبنم
قیمت تیس روپے
جمال پبلشرز
بوہڑ گیٹ

شہر میں گہما گہمی پورے زوروں پر تھی ہر شخص اپنے اپنے حال میں مست تھا ریڈیو پر دوپہر کی خبریں نشر ہو رہی تھیں۔ کہ اچانک ریڈیو کی نشریات میں گڑبڑ ہونے لگ گئی اور پھر ایسا معلوم ہوا جیسے اناؤنسر کی آواز مدھم ہوتی چلی گئی وہ کہہ رہی تھی کہ اے کرہ ارض کے لوگو سنبھل جاؤ۔ اب بھی وقت ہے کہ تم لوگ اپنے ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کر دو جنہوں نے تمہارے حقوق

ضبط کر رکھے ہیں جو تمہیں غربت کی چکیوں میں پیس رہے ہیں یہ سب غدار ہیں ان کو ان کی غداری کی بھیانک سزا دو یہ پہلا الٹی میٹم ہے اگر دو روز کے اندر اندر تم لوگوں نے اپنے موجودہ حاکموں کے خلاف بغاوت نہ کی تو "ماکا زونگا" کی نظروں میں تم بھی غدار ہو جاؤ گے" اور پھر تمہاری بھی وہی سزا ہوگی جو ان کی ہے۔ سنو اب بھی سنبھل جاؤ "ماکا زونگا" تمہیں وقت دے رہا ہے دو دن صرف ۴۸ گھنٹے اس کے بعد تم سب پر ایک آفت ٹوٹ پڑے گی جس سے نہ جوان بچ سکیں گے نہ بوڑھے نہ عورتوں کو پناہ دی جائے گی اور نہ بچوں کو ہر امیر و غریب کو یکساں سزا دی جائے گی اگر دو روز کے اندر اندر تم نے موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیا تو عوام اس سزا سے بچ جائیں گے اور "ماکا زونگا" کی نگرانی میں یہ دنیا جنت بن جائے گی "ماکا زونگا" زندہ باد تقریر ختم ہوتے ہی اناؤنسر کی آواز دوبارہ آنے لگی۔

اس آواز کو سنتے ہی حکومت کی تمام مشینری پریشان

ہو گئی ٹیلی فون پر ٹیلی فون ہونے لگے اس کی آواز کا مخرج معلوم کرنے کی کوششیں کی جانے لگیں لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ اسی وقت تمام دنیا کی نشریات جام ہو گئیں اور یہی آواز تقریباً ہر ملک کے اس علاقہ کی قومی زبان میں نشر ہوئی تمام دنیا اس اعلان سے بوکھلا اٹھی عوام میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں چند لوگ اس کی حمایت میں تھے اور چند اس کے خلاف۔ شرپسند عناصر نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ لیکن ہر ملک کی حکومت نے سختی سے اس تقریر کی تردید کی۔ لوگوں کو ہوشیار کیا کہ اس کالے پروپگنڈے سے بچیں ہر حکومت میں فوری طور پر حکام کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں کافی بحث مباحثہ کے بعد یہ طے پایا گیا کہ نظم و نسق کو ہر حالت میں برقرار رکھا جائے اور غنڈہ عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔

شام کی خبروں میں ایک بار پھر یہ اعلان دہرایا گیا جس سے ہلچل میں اضافہ ہو گیا پھر تو خبروں کے ہر بلیٹن کے دوران یہ اعلان دہرایا گیا اور مہلت کی مدت

باقاعدہ گھنٹوں میں بتائی جاتی پوری دنیا کے لوگوں میں خوف
ہراس پھیل گیا ساری دنیا میں ہنگامی حالات کا اعلان
کر دیا گیا جیسے جیسے مدت ختم ہوتی جاتی خوف وہراس میں
اضافہ ہوتا چلا جاتا۔

دارالحکومت کا نظم ونسق فوج نے سنبھال لیا لیکن
حکام اور عوام دونوں پریشان تھے کہ یہ مصیبت کہاں سے
نازل ہوگئی اور کس طرح ہوگی۔ اور کس قسم کی ہوگی
سب کے ذہنوں میں ایک بہت بڑا سوالیہ نشان تھا جس
کا کوئی مناسب جواب نہ مل سکا۔ تھا۔ آخر اس مہلت کے
ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی رہ گیا پھر آہستہ آہستہ
وہ گھنٹہ بھی گزر گیا لوگ پریشانی کے عالم میں گھروں
میں گھس گئے اچانک فضا میں وہی آواز گونجنے لگی کرہ
ارض کے لوگو تمہاری سزا کا وقت آ پہنچا "ماما زونگا"
تمہیں بھیانک سزا دینا چاہتا ہے لیکن چونکہ یہ پہلی وارننگ
تھی اس لئے سزا انتہائی کم دی جائے گی اس کے
بعد جو سزا ہوگی وہ انتہائی بھیانک ہوگی لوگو تیار ہو
جاؤ اب سے ٹھیک پانچ منٹ کے بعد تمہاری زمینوں میں

پانی کی سطح اونچی ہو جائے گی اور پھر........زمین
کے چپے چپے میں سے پانی نکلنے لگا تمام عمارتیں چاہے
وہ کچی تھیں یا پکی ایسے گرنے لگیں جیسے ریت کی دیواریں
لوگ ڈوبنے لگے تمام انتظامی مشینری فیل ہوکر رہ گئی
سڑکوں پر پانی ہی پانی بہنے لگا۔ دھڑا دھڑ اونچی
جگہوں پر پہنچنے لگے لیکن اس دھکم پیل میں سیکڑوں
لوگ مرگئے لوگ حکومت کے خلاف ہو گئے یہ سب کچھ
آدھے گھنٹے کے لئے ہوا اس کے بعد زمین سے پانی نکلنا
بند ہوگیا اب ہر طرف قیامت کا سماں تھا طوفان نوح
کی تو صرف حکایتیں سنی ہوئی تھیں اب لوگوں نے اپنی
آنکھوں سے طوفان نوح کا منظر دیکھ لیا تھا ہر طرف
پانی ہی پانی تھا اب پانی نکلنا تو بند ہو گیا تھا لیکن
عمارتیں اب بھی دھڑا دھڑ گر رہی تھیں لوگ عمارتوں میں
سے سامان نکالنے لگے لیکن ہر طرف پانی ہی پانی تھا سیکڑوں
لاشیں اس پانی میں تیر رہی تھیں۔ ان میں بچے بھی تھے۔
بوڑھے بھی اور عورتیں بھی مختلف سامان بھی پانی میں تیر
رہا تھا ہر طرف موت کی سی ویرانی چھائی ہوئی

یہ اچھا ہوا کہ ہر لمحہ پانی کی سطح نیچے گر رہی تھی۔ آخر جب پانی کی سطح بالکل نیچی ہو گئی تو بچے کھچے بد حال لوگ بلڈنگوں کی آخری منزلوں سے نکل آئے اب شہر میں ہر طرف ماتم ہو رہا تھا لاکھوں کی تعداد میں لوگ مر چکے تھے کروڑوں کا نقصان ہو چکا تھا دار لحکومت کو فوج کے حوالے کر دیا گیا تھا اور فوجی گاڑیاں اور ٹینک شہر میں گشت کر رہے تھے ہر طرف اداسی ہی اداسی چھائی ہوئی تھی ویرانی ہی ویرانی موت کی ویرانی۔

کشوریہ
مصنفہ بلقیس ہاشمی کا
ایک شاہکار ناول
جمال پبلشرز

شاہین
Tariq Malik
24-1-93

صفدر اطمینان سے بیٹھا چائے پی رہا تھا کہ یکدم اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا نام لیا ہو وہ چونک اٹھا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ لیکن ہوٹل کے سب لوگ اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے وہ بڑا حیران ہوا پھر سوچا شاید کسی کے ساتھی کا نام ہو چنانچہ وہ پھر چائے کی پیالی کی طرف متوجہ ہو گیا کہ اچانک

اسے ایک چھوٹا سا کنکر لگا۔ بے ساختہ اس کی نظر اوپر اٹھ گئی تو گیلری میں اسے کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا نظر آیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا وہ خود اٹھ کر باتھ روم کی طرف چلا گیا۔

صفدر نے اطمینان سے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور پھر اٹھ کر باتھ روم کی قطار کی جانب بڑھ گیا ایک طرف اسے کیپٹن شکیل سگرٹ پیتا نظر آیا اس کی آنکھوں میں بے تعلقی تھی اور چہرہ ہمیشہ کی طرح ہر قسم کے جذبات سے عاری صفدر جیسے ہی اس کے پاس سے گذرا ایک کاغذ کا پرزہ اس کے ہاتھ میں منتقل ہو گیا صفدر فوراً ایک خالی باتھ روم میں گھس گیا اس نے پرزہ پڑھا تو لکھا تھا صفدر اپنی نشست والی میز پر گرے سوٹ والے کا خیال رکھنا وہ تمہارا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا ہے۔

صفدر نے کاغذ کو مروڑ کر بیسن میں بہا دیا اور خود دروازہ کھول دیا باہر آ گیا۔ تو اسے وہی گرے سوٹ والا اسے اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا صفدر کو دیکھتے ہی

اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نمایاں ہوئی صفدر بغیر توجہ دیئے اس کے پاس سے گزرتا چلا گیا صفدر سیدھا کاؤنٹر پر گیا اور کاؤنٹر گرل سے فون کی اجازت چاہی صفدر نے ایکسٹو کے نمبر گھمائے فوراً ادھر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

ایکسٹو۔

میں صفدر بول رہا ہوں جناب۔

کہو کیا بات ہے؟ آواز میں سختی نمایاں تھی۔

جناب میں آپ کے حکم کے مطابق ہوٹل شیزان میں ٹھیک چھ بجے پہنچ گیا تھا وہاں مجھے کیپٹن شکیل نے ایک گرے رنگ والے سوٹ کے متعلق بتایا کہ وہ میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہے۔

صفدر...... ایکسٹو غرایا۔

یس سر صفدر نے فوراً کہا۔

تم فوراً ہوٹل سے چلے جاؤ گرے سوٹ والا تمہارا پیچھا کرے گا اسے ہر حالت میں لے کر دانش منزل پہنچ جاؤ۔ میں ناکامی کی بات نہیں سنوں گا۔

اوکے سر. صفدر نے جواب دیا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس نے فون رکھ کر کاؤنٹر گرل کی طرف دیکھا لیکن وہ اسں طرف متوجہ نہ تھی. صفدر نے آہستہ سے جیب سے پیسے نکالے اور کاؤنٹر پر رکھ کر ہوٹل سے باہر نکلتا چلا گیا باہر آ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک ٹیکسی کو بلا کر اسں میں بیٹھ گیا ڈرائیور کو نیو ہائی سٹریٹ کی طرف چلنے کا حکم دیا. ٹیکسی چل پڑی صفدر نے تھوڑی دیر بعد پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سرخ رنگ کی کار اسں کے پیچھے تھی. جیسے ہی وہ ڈاؤننگ سٹریٹ کی طرف مڑ کر چارلی سٹریٹ کی طرف گئے وہ سرخ رنگ کی کار بڑی تیزی سے ان کے آگے نکل گئی اسے وہی گرے سوٹ والا ڈرائیو کر رہا تھا. صفدر مسکرایا اور اس نے ڈرائیور کو کہا کہ اس کا پیچھا کرو.

ڈرائیور نے کہا. مگر جناب.

صفدر نے کہا کہ یہ پولیس کا کام ہے گھبراؤ مت اور ڈرائیور بڑی مستعدی سے اس کا پیچھا کرنے لگا. اچانک سرخ رنگ کی کار جھیل کی طرف مڑ گئی

یہ ایک سنسان سڑک تھی صفدر سنبھل گیا اب تمام علاقہ سنسان شروع ہو گیا تھا اچانک سرخ رنگ کی کار سڑک پر ٹیڑھی ہو کر کھڑی ہو گئی ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی پھرتی سے بریک ماری ٹیکسی رک گئی ایک کار پیچھے بھی آ رکی اسں میں سے چار آدمی پستول لئے نیچے اتر آئے صفدر بری طرح گھر چکا تھا لیکن وہ اطمینان سے بیٹھا رہا وہ چاروں اس کی کار کے گرد کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے صفدر کو نیچے اترنے کو کہا جیسے ہی صفدر نیچے اترا وہ سرخ رنگ کی کار تیزی سے آگے بڑھ گئی. اور صفدر اپنی قسمت کو کوسنے لگا وہ چاروں اسے پستول کی زد میں لئے اپنی کار کی طرف بڑھنے لگے صفدر نے سوچا اس طرح تو وہ خود کسی حقیر چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جائے گا. اسے کچھ کرنا چاہیئے یہ سوچتے ہی وہ چلتے چلتے ر یک دم بیٹھ گیا. اس سے بالکل پیچھے آنے والا اس کے اوپر سے گرتا ہوا آگے جا پڑا صفدر کو اتنا موقع کافی تھا. وہ باقی تینوں سے الجھ پڑا اور اتنی

تیزی سے لاتیں اور گھونسے مارنے لگا کہ ان کے ہاتھ سے پستول چھوٹ گئے اور وہ صفدر سے گتھ گئے صفدر بھلا تین آدمیوں کے بس میں کہاں آتا اس نے دو منٹ سے بھی کم عرصے میں تینوں کو لٹا دیا اچانک اس کے پیچھے سے ایک چیخ ابھری اور اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اسے اپنے پیچھے ایک آدمی جس کو اس نے نیچے بیٹھ کر گرایا تھا گرتا ہوا نظر آیا۔ یہ کارنامہ ٹیکسی ڈرائیور کا تھا جس نے ایک پتھر سے اسے مار گرایا تھا۔ صفدر نے ان چاروں کی تلاشی لی تو سب کی جیبوں سے ایک عجیب و غریب کارڈ نکلا جس پر سرخ روشنائی سے ماکاذوفنگا لکھا ہوا تھا۔ نیچے موت کی تصویر یعنی کھوپڑی اور اس کے نیچے دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں اتنے میں وہ ٹیکسی ڈرائیور بھی قریب آگیا صفدر نے اسے تحسین آمیز نظروں سے دیکھا اور اس کی مدد سے ان چاروں کو اٹھا کر ان کی کار میں ٹھونس دیا اور خود ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس شہر کی طرف چل پڑا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ

اس سرخ رنگ کی کار کو نہیں پا سکتا وہ ایکسٹو سے سخت شرمندہ تھا اب نہ جانے اس کی اس ناکامی پر ایکسٹو کا ردِعمل کیا ہوگا لیکن شاید ان کارڈوں کی وجہ سے جان بچ جائے شہر آنے پر اس نے ٹیکسی فون بوتھ کے قریب رکوا دی۔

جیسے ہی گرے سوٹ والا
ہوٹل سے اٹھا کیپٹن شکیل نے
اپنی جگہ چھوڑ دی بل وہ پہلے
ہی ادا کر چکا تھا وہ تیر کی
طرح گرے سوٹ والے کے پیچھے
گیا۔ گرے سوٹ والا ایک سرخ رنگ
والی سپورٹس کار میں بیٹھ رہا تھا۔
کیپٹن شکیل نے تیزی سے ادھر
ادھر دیکھا اور پھر وہ ڈگی کو

آہستہ سے اٹھا کر پھرتی سے اندر گھس گیا۔ اتنے میں کار آہستہ آہستہ چل پڑی پھر وہ تیزی سے بھاگنے لگی کیپٹن شکیل ایک جھری سے پیچھے کا نظارہ دیکھ رہا تھا اچانک کار نے ایک ٹیکسی کو کراس کیا اس میں اسے صفدر کی قمیض کے کف میں لگے ہوئے مخصوص بٹن کی جھلک نظر آئی۔ پھر وہ سرخ ٹیکسی تیزی سے کار کے پیچھے بھاگتی ہوئی نظر آئی۔ اچانک کار رک گئی۔ کیپٹن شکیل نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا نہیں تو اس کا سر ڈگی کے ڈھکنے سے جاٹکرایا ٹیکسی کے بریک بھی بڑی تیزی سے لگے تھے کیپٹن شکیل کو ڈر تھا کہ کہیں کار میں موجود گرے سوٹ والا اتر کر پیچھے نہ چلا آئے لیکن کوئی نہ آیا اس نے دیکھا کہ صفدر کی کار پیچھے ایک اور کار آ کر رکی اور صفدر چار پستولوں کی زد میں نیچے اتر رہا ہے ابھی وہ کچھ کرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ کار تیزی سے چل پڑی۔ اب ساری سکیم اس کی سمجھ میں آ گئی تعاقب روکنے کا بہترین طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔

کار تیزی سے چل رہی تھی اچانک وہ کچے میں اتر

گئی۔ اب کیپٹن شکیل سخت مشکل میں پھنس گیا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں ڈگی کے اچھلنے یا خود اس کے اچھلنے سے گرے سوٹ والا ہوشیار نہ ہو جائے۔ لیکن کچھ ہی تھوڑی دیر ہی چل کر کار رک گئی اور وہ گرے سوٹ والا اتر کر ایک طرف چل پڑا کیپٹن شکیل بھی پھرتی سے ڈگی میں سے اترا اور ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا سامنے ہی ایک پکی سی عمارت نظر آ رہی تھی وہ کار سے اترنے والا شخص اس میں داخل ہو گیا کیپٹن شکیل نے بھی اس عمارت میں داخل ہو کر عمارت کے دروازے کے بعد ایک راہداری بنی ہوئی تھی جس کے دونوں طرف کمرے تھے ایک دروازے کی درز میں سے روشنی کی پتلی سی لکیر باہر آ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل بلی کی سی چال چلتے ہوئے اس دروازے تک پہنچا اس کے ہاتھ میں ریوالور مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ اور وہ انتہائی چوکنا نظر آ رہا تھا۔ اس نے درز سے آنکھ لگا کر دیکھا تو اندر چار آدمی نقاب پہنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ گرے سوٹ والا ایک طرف کھڑا تھا۔

کیا رہا۔ ایک نقاب پوش نے پوچھا۔

سب ٹھیک ہے۔

گرے سوٹ والے نے جواب دیا۔

کسی نے تعاقب تو نہیں کیا؟

تعاقب کیا تھا مگر ترکیب نمبر چار سے روک دیا۔

اچانک کیپٹن کو پیچھے سے ایک لات لگی۔ اور کیپٹن بے خیالی میں کمرے کے اندر جا گرا لیکن فوراً اٹھ کھڑا ہوا دروازے پر ایک قوی ہیکل حبشی ہاتھ میں پستول تھامے کھڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھیں کمرے میں بیٹھے ہوئے چار نقاب پوش ہڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے کیپٹن کا پستول اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرے سوٹ والے کے قدموں میں جا گرا تھا۔ جسے اس نے اٹھا لیا تھا اب کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔

صاحب یہ کتا باہر سے باتیں سن رہا تھا حبشی غرایا۔

ہوں۔ ایک نقاب پوش کی پھنکارتی ہوئی آواز آئی۔

کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے اس نے کیپٹن کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ سوال کے پہلے حصے کا جواب

میں نہیں دے سکتا۔ البتہ ودسرے کا بتا سکتا ہوں ک
میں دگرے سوٹ والے کی طرف اشارہ کرکے ، ان کی
کار کی ڈگی میں آیا ہوں۔ تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ تم
کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو نقاب پوش کی غراہٹ
بھیانک ہوگئی۔ لیکن کیپٹن شکیل نے کوئی جواب نہ د
نقاب پوش نے حبشی کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس کے
دماغ ٹھکانے لگاؤ اس گرانڈیل حبشی نے اپنا پستول
ایک نقاب پوش کے حوالے کر دیا اور خود آہستہ آہستہ
کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز انتہائی مرعوب
کن تھا لیکن شکیل ایک ٹھوس چٹان کی طرح کھڑا
تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی شکن نہ تھی۔ وہ انتہائی
اطمینان سے اس حبشی کی طرف دیکھ رہا تھا حبشی ا
کا یہ اطمینان دیکھ کر ایک لمحے کے لئے جھجکا لیکن پھر
اچانک اچھل کر کیپٹن شکیل کی طرف آیا کیپٹن شکیل انتہائی
پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا حبشی اتنی تیزی میں ہی
آگے کی طرف بڑھا پیچھے سے کیپٹن شکیل نے اس کی
پشت سے ایک بھرپور لات ماری اور حبشی اچھل کر سامنے

والی دیوار سے ٹکرا گیا پھر اچانک وہ تیزی سے پلٹا اس
کا چہرہ لہو لہان ہوگیا تھا اور انتہائی بھیانک لگ
رہا تھا آنکھوں سے شعلے سے بھڑک اٹھے تھے اس نے
اپنا دایاں ہاتھ تیزی سے ہلایا کیپٹن شکیل نے فوراً پہلو
بدلا لیکن حبشی اسے ڈاج دینے میں کامیاب ہوگیا۔ اس
نے فوراً انتہائی پھرتی اور زور سے اپنے بائیں ہاتھ
سے کیپٹن شکیل کے منہ پر بھرپور گھونسہ مار دیا اور
کیپٹن شکیل لڑکھڑاتا ہوا تین قدم پیچھے چلا گیا۔ اب
کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں سرخی آگئی لیکن چہرے پر
وہی اطمینان تھا اچانک کیپٹن شکیل اپنی جگہ سے اچھلا
اور اس کے دونوں پیر تیزی سے حبشی کے سینے سے ٹکرائے
حبشی کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ زمین
پر گر پڑا اس کے منہ اور ناک سے خون کے فوارے
ابل پڑے کیپٹن شکیل کی زوردار فلائنگ کک سے اس
کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں وہ چند سیکنڈ کے لئے تڑپا
اور ٹھنڈا ہوگیا چاروں نقاب پوش ایک لمحے کے لئے
حیران رہ گئے کیپٹن شکیل انتہائی تیزی سے گھوما اور

دوسرے لمحے گرے سوٹ والا اس کے ہاتھوں میں تھا وہ دروازے کی طرف بھاگا گرے سوٹ والا اس کے ہاتھوں میں ایک بے بس پرندے کی طرح مچل رہا تھا۔ اچانک نقاب پوشوں کو ہوش آیا ایک نے گولی چلا دی لیکن بے سود گولی دروازے کے سامنے والی دیوار سے ٹکرائی تھی کیپٹن شکیل راہداری کے آخری سرے تک دوڑتا گیا پھر اچانک پلٹا اور ایک ساتھ کے کمرے میں گھس گیا۔ گرے سوٹ والا اب بھی اس کے ہاتھوں میں مچل رہا تھا لیکن کیپٹن شکیل نے اس کا منہ سختی سے دبا دیا نقاب پوش دوڑتے ہوئے راہداری میں آئے لیکن کیپٹن شکیل انہیں نظر نہ آیا وہ راہداری سے باہر نکل گئے وہاں بھی کیپٹن شکیل کا کوئی پتہ نہ تھا۔

اتنی جلدی بھلا وہ کہاں جا سکتا ہے ایک نقاب پوش نے کہا۔

پتہ نہیں ایک غراہٹ بلند ہوئی۔

کہیں پچھلے دروازے سے تو نہیں بھاگ گیا پہلے نے کہا اور چاروں پچھلے دروازے کی طرف بھاگے لیکن وہاں

بھی نہ تھا۔ ایک نقاب پوش نے جو ان کا سردار تھا تینوں کو عمارت کے مختلف کونوں میں دیکھنے کے لئے بھگا دیا اور خود بلڈنگ کے اندر دیکھنے کے لئے گیا۔ اتنا وقفہ کیپٹن شکیل کے لئے کافی تھا اس نے گرے سوٹ والے کو ہاتھوں پر اٹھایا اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا وہ گیٹ کے سامنے کھڑی ہوئی سرخ کار میں پھرتی سے بیٹھ گیا۔ گرے سوٹ والے کو اس نے پچھلی سیٹ پر پھینکا اور پھر انتہائی تیزی سے کار بیک کی اور سڑک پر سے ہوتا ہوا تیزی سے ایک طرف چل پڑا اس کی کار کی پچھلی طرف سے گولیاں ٹکرائیں لیکن جلد ہی اس کی کار پستول کی رینج سے نکل گئی چند ہی لمحوں میں وہ جام نگر والی سڑک پر تھا۔ اس کی کار انتہائی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ اور اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا۔

عمران کی سرخ رنگ کی کار سر سلطان کی وسیع و عریض کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ عمران دروازہ کھولتے ہوئے تیزی سے نیچے اترا اس بار اس کے جسم پر سلیقے کے کپڑے تھے اور چہرے پر حماقت کی تہیں بالکل غائب تھیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ عمران کی بجائے کوئی اور ہے۔ وہ تیز تیز

قدموں سے چلتا ہوا سر سلطان کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوگیا سر سلطان اپنے ڈرائنگ روم میں بڑی پریشانی کے عالم میں ٹہل رہے تھے ان کی پیشانی پر غور و فکر کی گہری لکیریں نمایاں تھیں۔ عمران کو دیکھتے ہی ان کے چلتے ہوئے قدم رک گئے عمران نے سلام کیا سر سلطان نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ سر سلطان عمران کو اس روپ میں دیکھ کر اور بھی زیادہ سنجیدہ ہو گئے دو منٹ تک تو کوئی بھی نہ بولا پھر سر سلطان نے سکوت توڑا۔

عمران بیٹے حالات کا تو تمہیں علم ہے۔

جی ہاں بخوبی۔ عمران نے جواب دیا۔

میں تو سوچتے سوچتے تھک گیا ہوں کچھ بھی سمجھ نہیں آتا اُدھر عوام حکومت کے خلاف بغاوت پر تلے کھڑے ہیں اور اِدھر حکومت بے بس نظر آتی ہے کہ وہ کس طرح اس مصیبت کا مقابلہ کرے سر سلطان نے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

جی کچھ نہ کچھ تو ہو جائے گا میں اپنی طرف سے
پوری کوشش کر رہا ہوں۔ بیٹا اب سب کی نظریں تمہاری
طرف ہی لگی ہوئی ہیں اور ہاں ملٹن کا پتہ چلا۔ کہ وہ یہاں
کس لئے آیا تھا۔

بلیک زیرو نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے اس رپورٹ
کے مطابق وہ بھی اسی "ماکا زونگا" کے چکر میں یہاں
آیا تھا لیکن کسی سے رابطہ قائم کرنے سے پہلے ہی
میں قتل کر دیا گیا" ہوں سر سلطان نے سوچتے
ہوئے کہا۔

کیا جرمن حکومت کو اس کی ہلاکت کی خبر
دی ہے؟

ہاں ہماری حکومت نے اسے مطلع کر دیا

اچھا مجھے اجازت دیجئے میں نے بہت
کام کرنے ہیں۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا اللہ تمہیں کامیاب کرے سر سلطان
ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے باہر نکل
گیا۔ اس نے بڑی تیزی سے کار کوٹھی سے باہر نکالی

اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی اور دراصل
بات ہی کچھ ایسی تھی دارالحکومت میں اس دفعہ ایسی
تباہی آئی تھی کہ اس سے پہلے اس کا تصور ہی نہیں
کیا جا سکتا اور دارالحکومت غیر ملکی جاسوسوں کی آماجگاہ
بنی ہوئی تھی۔ ان حالات میں عمران اور اس کی
ٹیم کے سر پر ہی تمام ذمہ داریاں آ گئی تھیں
عمران کی کار بڑی تیزی سے جھرنا جھیل کی طرف
جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں چاروں طرف گردش
کر رہی تھیں وہ بے انتہا چوکنا تھا جھرنا جھیل
کے قریب جا کر اس نے کار روک دی اور
پھر وہ آہستہ سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے
اتر آیا۔ اس کا دایاں ہاتھ اس کے کوٹ کی جیب
میں تھا آہستہ آہستہ وہ ہاتھ کوٹ کی جیب سے
باہر آیا اس میں کارڈ تھا جس پر "ماکا زونگا" لکھا ہوا
تھا اس نے وہ کارڈ نکال کر غور سے دیکھا اور
پھر اپنے جیب سے لائٹر نکال کر جلایا اور اس کارڈ کو
اس کی لو پر رکھ دیا آہستہ آہستہ اس کارڈ پر ایک

عمارت ابھرتی ہوئی نظر آئی اس نے غور سے اس عمارت کی طرف دیکھا اور پھر کارڈ کو جیب میں ڈال دیا اب وہ آہستہ آہستہ درختوں کی قطاروں کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دور چل کر اسے یہ عمارت نظر آگئی جس کی تصویر اس پراسرار کارڈ پر تھی۔ عمارت انتہائی خستہ اور پرانی تھی۔ کسی زمانے میں یہ عمارت واقعی فن تعمیر کا شاندار نمونہ تھی لیکن اب بے رحم زمانے کے ہاتھوں اس کی تمام دلکشی اور خوبصورتی مٹ چکی اب تو وہ شکستہ اینٹوں اور گرد و غبار کا ایک ڈھیر تھی لیکن اس کے باوجود کھنڈر بتا رہے ہیں کہ عمارت عظیم تھی عمران نے ایک نظر اس پر ڈالی کچھ دیر سوچتا رہا پھر واپس اپنی کار کی طرف چل پڑا اب اس کے قدم تیز تیز بڑھ رہے تھے اس نے کار کا سٹیرنگ سنبھالا اور اسے سڑک کے ایک طرف لمبی لمبی گھاس میں اگی ہوئی خودرو جھاڑیوں کے گھنے جھنڈ میں اس طرح چھپا دیا کہ وہ بالکل نظر نہ آتی تھی اور خود وہ دوبارہ اس عمارت کی طرف چل پڑا جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں

سے وہ واپس مڑا تھا۔ تو اس نے ایک بار پھر غور سے عمارت کو دیکھا لیکن عمارت کا اردگرد کا ماحول بالکل خاموش تھا ایک بار اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس عمارت کو رات کی تاریکی میں چیک کرے لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ اس عمارت کی طرف چل پڑا اسے یہ تو یقین تھا کہ کسی نہ کسی واسطے سے یہ عمارت "ماکا زنگا" سے تعلق رکھتی ہے اس لئے وہ انتہائی محتاط تھا وہ لمبی لمبی گھاس کی آڑ لے کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ جب وہ عمارت کے نزدیک پہنچا تو کچھ دیر اس گھاس میں دبک کر بیٹھا رہا پھر وہ آہستہ سے اٹھا اور عمارت میں داخل ہو گیا۔ عمارت تمام تر سنسان تھی کوئی بھی ایسا کمرہ نہ تھا جو شکستہ نہ ہو۔ ہر طرف مکڑی کے جالے تنے ہوئے تھے۔ وہ سخت پریشان ہو گیا۔ کہ اس ویران عمارت کا ماکازونگا سے کس طرح تعلق ہو سکتا ہے۔ اس عمارت کو دیکھ کر تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہاں کوئی نہیں آیا ہر چیز گرد و غبار سے اٹی ہوئی تھی۔

اس کی باریک بین نظریں چاروں طرف گردش کر رہی
تھیں اچانک وہ چونکا اسے ایک چھوٹا سا بیج پڑا ہوا
نظر آیا جو عموماً کوٹ کے کالر پر لگایا جاتا ہے اس
پر ایم زیڈ کے الفاظ کندہ تھے اور اس پر ایک
بل کھاتا ہوا اژدہا ابھرا ہوا تھا جس کی سرخ زبان
باہر کو نکلی ہوئی تھی اس نے وہ بیج اٹھا کر جیب
میں ڈال لیا۔ اب وہ انتہائی احتیاط سے اِدھر اُدھر
نظریں ڈال رہا تھا ایک جگہ اسے گرد و غبار ذرا کم
نظر آیا۔ اس نے بغور دیکھا تو کسی کے جوتوں کے ہلکے
ہلکے نشان نظر آنے لگے وہ کچھ سوچ کر مسکرایا اب اس
کا ازلی احمق پن اس کے چہرے پر دوبارہ نظر آنے لگا
اس نے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا پھر منہ لٹکا
لیا اور مایوسی سے گردن جھٹک کر واپس مُڑ گیا
وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا باہر آیا اور پھر تھوڑی
دور چل کر ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ
گیا ابھی اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ
اچانک اس عمارت سے دو آدمی نکلے ان کے ہاتھوں

میں سٹین گنیں تھیں انہوں نے ...... چاروں طرف دیکھا
اور پھر کسی کو نہ پا کر واپس چلے گئے عمران کے چہرے
پر اطمینان پھیل گیا اور وہ وہاں سے اتر کر واپس کار
کی طرف آیا اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کی کار شہر کی
طرف واپس دوڑنے لگی اب اس کے ہاتھ سراغ کی ایک
کڑی آگئی تھی۔ اسے معلوم ہو گیا کہ کم از کم یہ ان کا
کوئی اہم اڈہ ہے جس میں یقیناً تہہ خانوں کا ایک
جال بچھا ہوا ہوگا۔

Tariq Malik

شبنم
مصنفہ: عذرا بانو عرشی
قیمت تیس روپے
جمال پبلشرز بوہڑ گیٹ ملتان

جولیا جھلائی ہوئی ایک بس اسٹینڈ پر کھڑی تھی نجانے آج کیا بات تھی کہ اس کے اشارے پر کوئی ٹیکسی بھی نہیں رکتی تھی وہ اپنے فلیٹ میں آرام سے لیٹی ہوئی تھی کہ ایکسٹو کا فون آیا کہ فوراً دانش منزل پہنچو اور وہ اسی وقت سے ٹیکسی کے انتظار میں کھڑی سوکھ رہی تھی۔ آخر تنگ آکر وہ بس سٹاپ پر آ گئی لیکن بس تھی کہ آنے کا نام

ہی نہ لے رہی تھی کہ اچانک ایک کار اس کے پاس آکر رکی اس میں عمران اپنی تمام حماقت مآبیوں سمیت تشریف فرما تھے۔ جوزف کار ڈرائیور کر رہا تھا۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی آنکھیں جھپکنی شروع کر دیں۔

میں نے کہا۔ کہ محترمہ اندر تشریف لائیے دھوپ میں رنگ کالا ہو جائے گا۔

نہیں مجھے دانش منزل جانا ہے جولیا نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

تو میں تمہیں کون سا تمہارے میکے لے جا رہا ہوں عمران نے آنکھیں جھپکا کر کہا۔

میں بھی تمہارے سسرال ہی جا رہا ہوں' عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

بکواس مت کرو میں ٹیکسی میں آ جاؤں گی جولیا نے بپھرتے ہوئے لہجے میں کہا مگر عمران اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچنے لگا۔

کیا یہ بد تمیزی ہے؟ جولیا نے بازو چھڑاتے ہوئے کہا

اسے اغوا بالجبر کہتے ہیں۔ اور پھر جوزف کو مخاطب ہو

کر کہا چلو۔

جوزف نے کار چلا دی۔

جوزف انتہائی تیز رفتاری سے کار چلا رہا تھا کار کا سٹیرنگ اس کے ہاتھوں میں کھلونے کی طرح معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی تیزی سے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھما رہا تھا کار اب بھری سڑکوں سے گزر کر ویران سڑکوں پر چلنے لگی۔ جولیا نے عمران سے پوچھا یہ کہاں چلے دانش منزل چلو۔

کیوں کیا میرا گھر تمہیں پسند نہیں۔ عمران نے آنکھیں بند کرکے کہا۔ میں کہتی ہوں بکواس بند کرو جوزف کار روکو۔ میں نیچے اتروں گی لیکن جوزف کے کان پر جوں بھی نہ رینگی بلکہ اس نے کار کی رفتار تیز کر دی جولیا نے جھنجلا کر کار کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو ایک سرد سی آواز آئی پاگل نہ بنو۔ جولیا ہمارا تعاقب ہو رہا ہے یہ عمران تھا جولیا نے اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو کافی دور اسے ایک نیلے رنگ کی شیورلیٹ آتی ہوئی نظر آئی۔ عمران نے جوزف کو مخاطب ہو کر کہا

جوزف گاڑی کی رفتار آہستہ کرو تاکہ میں پیچھے آنے والوں کا آملیٹ بنا کر سرکنڈوں پر منڈلانے والی روح کو ڈنر کھلا سکوں۔

جوزف نے فوراً گاڑی کی رفتار آہستہ کر دی اور بولا۔ باس جمعرات کے دن سرکنڈوں کی روح کا نام مت لیا کرو ورنہ ہمیشہ شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

ابے تیرا دماغ خراب ہے۔ آج کوئی دن ہے آج تو جمعرات ہے یعنی جمعہ کی رات کیوں جولیا۔

مجھے معلوم نہیں مجھے بور مت کرو۔ جولیا آہستہ سے بولی۔ اتنے میں نیلے رنگ کی شیورلیٹ بالکل نزدیک آ گئی اور پھر وہ آہستہ سے پاس سے گزرنے لگی تو عمران کی آواز آئی۔ ہوشیار اور سب نے اپنا سر نیچے کر لیا اسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی لیکن کچھ نہ ہوا۔ اب نیلے رنگ کی شیورلیٹ آگے نکل گئی۔ جوزف نے اپنے بساط سے بڑھ کر عقل مندی کا مظاہرہ کیا کہ کار کی رفتار نہ صرف بالکل آہستہ کر لی بلکہ اچانک سڑک سے نیچے کھیتوں میں اتاری جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طامی گن

سے آنے والی گولیوں کی بوچھاڑ کار کی دائیں طرف نـ
گئی۔ ورنہ سامنے سے پڑنے والی گولیاں یقیناً ان میں سے
ایک آدھ کو ضرور چاٹ جاتی اب نیلے رنگ کی شـ
لیٹ کار کا فاصلہ عمران کی کار سے اتنا زیادہ ہو
تھا کہ عمران کی کار گولی کی رینج سے باہر تھی جوز
کار کو پھرتی سے واپس موڑ لو عمران نے تحکمانہ لہجـ
میں کہا اور جوزف ڈرائیونگ کا انتہائی حیرت انگیز کما
دکھاتے ہوئے تقریباً پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے
جاتی ہوئی کار کا ایک دم سٹیرنگ موڑ لیا اور کار
صرف دو پہیوں کے بل ایک چکر کھاتی ہوئی بیک ہو
گئی۔ جولیا کی تو چیخ ہی نکل گئی لیکن عمران کے چہرے
پر تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار کی
رفتار خود بخود آہستہ ہونے لگی۔

کیا ہوا جوزف؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

باس شائد پٹرول ختم ہو گیا ہے۔

پٹرول ختم ہو گیا کمے جب چلا تھا تو پٹرول چیک
نہیں کیا تھا۔ باس غلطی ہو گئی اب پھر غلطی کا خمیازہ

جگت چل باہر نکل اور پانچ سو ڈنڈ نکال۔

باس مر جاؤں گا۔

مر جاؤ فاتحہ میں دلوا دوں گا اور وعدہ کرتا ہوں
تیرا مزار بھی بناؤں گا اور ان پر جنگل کے جنگل
اگواؤں گا کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جولیا عمران
پر برس پڑی۔

جوزف میں نے کیا کہا ہے۔ عمران نے جولیا کا کوئی
نوٹس نہ لیتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کو
نیچے اترنا پڑا اور پھر وہ کار کے پیچھے ڈنڈ نکالنے کے لئے
گیا لیکن عمران نے اسے بیچ سڑک میں جانے کا حکم
دیا جولیا کو اس وقت شدید غصہ آ گیا بھلا یہ بھی
کوئی مذاق کا وقت ہے اس نے عمران کو جھنجوڑ ڈالا
لیکن عمران مزے سے چیونگم چباتا رہا اور جوزف غریب
عین سڑک کے درمیان کھڑا ڈنڈ نکالتا رہا اس کا چہرہ
پسینے سے تر ہو گیا۔

اچانک وہ کھڑا ہو گیا۔

باس اس بار معاف کر دو آئندہ غلطی نہیں ہوگی۔

تم کھڑے کیوں ہو گئے ہو میرے حکم کی عدم تعمیل پر سو ڈنڈ اور جرمانہ جلدی کرو ورنہ سو اور۔

اور جوزف جلدی سے دوبارہ ڈنڈ نکالنے لگا۔

جولیا کا غصّے سے بُرا حال تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اچانک اس نے عمران کے بالوں میں ہاتھ ڈال دیا اور اس کے بال مٹھی میں پکڑ کر جھنجوڑنے لگی۔ اور عمران ارے ارے کرتا ہوا اپنے بال چھڑانے لگا۔

میں کہتی ہوں بند کرو یہ ناٹک نہیں تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی اور عمران کو مجبوراً جوزف کو منع کرنا پڑا

مگر جوزف نے ڈنڈ پیلنے بند کرنے سے انکار کر دیا۔

اس نے رک کر صرف یہ کہا۔

باس میں عورت کا حکم نہیں مان سکتا۔

ارے گدھے کیا میں عورت ہوں۔

بہرحال حکم دلانے والی تو عورت ہی ہے جوزف نے بدستور ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا اور جولیا کا دل چاہا کہ وہ خود کشی کر لے اس نے جھنجلاہٹ میں کار کا دروازہ

کھولا اور باہر نکل کر ایک طرف تیزی سے چل دی۔

اتنے میں ایک کار سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی وہ جوزف کے نزدیک آکر رک گئی مگر جوزف اپنی دھن میں ڈنڈ پیلتا رہا۔

اس کار میں دو مرد تھے وہ نیچے اتر آئے اور انتہائی حیرانی سے جوزف کو دیکھنے لگے جیسے وہ کسی چڑیا گھر میں پہنچ گئے ہوں۔

جوزف اب بند کرو۔ اور جوزف یک لخت رک گیا۔ جیسے کسی مشین کو بریک لگا دیا گیا ہو اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا وہ دونوں اب عمران کے پاس آئے اور پوچھنے لگے۔

جناب یہ کیا قصّہ ہے؟

ہیرا من طوطے کا ہے میں نے نانی اماں سے سنا تھا۔

کیا مطلب حیرت سے ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

مطلب تو مجھے بھی نہیں آتا بہرحال کیا آپ کے پاس کچھ فالتو پٹرول ہوگا؟

"پٹرول"

جی ہاں پٹرول. جسے انگلش میں پٹرول کہتے ہیں اور یار اردو میں بھی پٹرول کہتے ہیں. یار یہ اردو بھی کیسی زبان ہے کوئی لفظ بھی تو اس کا اپنا نہیں اب بتاؤ بھلا بول اردو رہے ہیں اور لفظ انگریزی یہ کیا دھاندلی ہے. پٹرول کا اردو ترجمہ ہونا چاہیئے میرے خیال میں اس کا اردو ترجمہ مشمک تیل ہونا چاہیئے عمران پوری روانی سے بول رہا تھا.

مشمک تیل کیا؟ ان میں سے ایک نے دلچسپی سے پوچھا.

شاید انہوں نے عمران کو پاگل سمجھ لیا تھا.

ارے مشمک تیل نہیں جانتے یعنی صاف شدہ مٹی کا تیل ان کے پہلے کے لئے یعنی صاف سے ص شدہ سے ش س مٹی سے م اور کا رہے ک یہ بن گیا مشمک اور تیل ساتھ ملا لیا یہ بن گیا مشمک تیل.

لیکن تیل کو پورا کہنے کی کیا ضرورت ہے تیل کا ت بھی ساتھ ملا لو ایک نے بحث کرتے ہوئے کہا.

نہیں تیل دراصل بنیادی چیز ہے تیل چاہے مٹی کا ہو اور سرسوں کا ہو تیل ہی

باس پٹرول جوزف نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا. اب اس کا سانس ٹھیک ہو گیا تھا.

ہاں. جناب کیا آپ کے پاس پٹرول ہے؟ عمران نے پھر پوچھا.

جی ہاں اور ان میں سے ایک نے اپنی کار کی ڈگی کھول کر پٹرول کا ایک گیلن اسے لا دیا غنیمت تھا کہ یہ سڑک اکثر سنسان رہتی تھی ورنہ اب تک تو یہاں ٹریفک کا اژدہام ہو جاتا جوزف نے وہ پٹرول اپنی کار میں ڈالا اور عمران ان سے کچھ کہے بغیر کار میں بیٹھ گیا جولیا ایک درخت کے نیچے کھڑی اپنے ہونٹ چبا رہی تھی وہ بھی کار میں آ کر بیٹھ گئی اور جوزف نے کار سٹارٹ کر دی اب اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا.

وانش منزل کے ساؤنڈ پرو
کمرے میں عمران بلیک زیرو اور
گرے سوٹ والا جسے کیپٹن شکیل
لے آیا تھا موجود تھے وہ گر
سوٹ والا انتہائی خوفزدہ معلو
ہوتا تھا لیکن اس کے ساتھ سا
اس کے چہرے پر کچھ اس قس
کے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی ز
کے بارے میں نا امید نہ ہو۔
دیکھو اگر تم نے میرے سا

کے صحیح صحیح جواب دیئے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا عمران نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

مجھے کچھ نہیں معلوم گرے سوٹ والے نے جواب دیا اب اس کا چہرہ قدرے پر سکون ہوگیا تھا۔

میں کہتا ہوں مجھے تشدد پر مجبور نہ کرو ورنہ تم تو تم تمہارے فرشتے بھی سب کچھ بتا دیں گے۔

تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر لو اگر تم میری زبان کھلوا سکو تو تم سے زیادہ مجھے خوشی ہوگی۔

ہوں تو یہ بات ہے اچھا اپنا نام تو بتاؤ۔

ہاں۔ نام بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے میرا نام جیکل ہے۔

جیکل کیا تم امریکی ہو؟

لیکن جیکل نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ چپکے سے صوفے پر بیٹھ گیا عمران نے طویل سانس لی اور پھر بلیک زیرو کی طرف مخاطب ہو کر بولا میرے خیال میں ترکیب نمبر ۱۳ مناسب رہے گی۔

بلیک زیرو یہ سن کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جو اس نے عمران کو دے دی عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا .اور اس نے جلدی سے جیکل کو دونوں ہاتھوں کی طرف سے کس لیا۔جیکل تلملانے لگا لیکن عمران نے ایک بھورے رنگ کا سفوف نکال کر جیکل کی نتھنوں میں ڈال دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس کا منہ سختی سے بند کر دیا۔ جیکل نے تلملا کر زور سے سانس لی اور پھر بلیک زیرو اور عمران دونوں اسے چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گئے اچانک جیکل کو ایک زوردار چھینک آئی اور پھر تو چھینکوں کا ایک تانتا بندھ گیا جیکل سارے کمرے میں ناچتا پھر رہا تھا۔

اس کے ناک منہ اور آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں سارے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں ہر طرف چھینکتا پھر رہا تھا۔

دیکھو میں کہتا ہوں اب بھی سب کچھ بتا دو ورنہ چھینکتے چھینکتے دم نکل جائے گا۔

اب جیکل کی بری حالت تھی چھینکیں تھیں کہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھیں شائد اسے انتہائی طاقتور قسم کی نسوار دی گئی تھی۔ یہ مجرموں کا منہ کھولنے کا ایک نرالا طریقہ تھا جو یقیناً عمران ہی نے ایجاد کیا تھا۔

اب جیکل میں اور چھینکنے کی تاب نہ رہی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی اس نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھائے اور اشارہ کیا کہ وہ سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہے عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اس نے بڑھ کر الماری کا محلول نکالا اور جیکل کی نتھنوں میں دو دو قطرے ٹپکا دیئے اور جیکل کی چھینکیں بند ہو گئی۔ مگر اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اور وہ بےدم ہو کر فرش پر پڑا ہانپ رہا تھا کچھ دیر بعد اس کی حالت اعتدال پر آئی اور وہ کچھ بتانے کے قابل ہوا بلیک زیرو نے اسے برانڈی کا ایک گلاس دیا جس کے بعد اس کے اعصاب معمول پر آ گئے۔

تمہارا صحیح نام کیا ہے؟

اب عمران نے اس سے دوبارہ پوچھا۔

صحیح نام۔ میں نے بتایا تو ہے میرا نام جیکل ہے
نے جواب دیا۔

کیا اب تک تمہارا دماغ ٹھکانے نہیں آیا۔ کیا ایک
ڈوز کی ابھی ضرورت ہے عمران غرایا۔

بلیک زیرو نے پھر شیشی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

نہیں نہیں میں سب کچھ بتاتا ہوں مجھے کچھ نہ کہو۔

عمران نے اشارے سے بلیک زیرو کو منع کر دیا۔

اور اس سے کہا بتاؤ

آپ سوالات پوچھتے جائیں میں جوابات دیتا جاؤں گا۔

لیکن دیکھو اب میں غلط جواب ہرگز نہیں سنوں گا۔

عمرا نے کہا اور پھر پوچھا۔

تمہارا نام؟

کارل برگر۔

قومیت۔

نیدرلینڈ

پاسپورٹ کس ملک کا ہے؟

غیر قانونی طریقے سے آیا ہوں۔

آنے کی وجہ۔

تخریب پسندانہ حربے استعمال کر کے آپ کے ملک کو
نقصان پہنچانا۔

یہاں کس پارٹی کے تحت کام کر رہے ہو؟

ماکا زونگا کے تحت۔

اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟

مجھے نہیں معلوم گروپ میں مجھے ابھی اتنی اہمیت نہیں
ہے کہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے متعلق پتہ چل سکے۔

تمہاری پوزیشن کیا ہے۔

میرا کام پیغام پہنچانا ہے۔

کیا مطلب؟

کبھی کبھی ایک شخص سے دوسرے شخص تک پیغام پہنچانا۔

پیغام کون دیتا ہے؟

پیغام مجھے ہمیشہ فون پر ملتا ہے۔ اور جس شخص کو
پہنچانا ہوتا ہے اس کا پتہ بھی۔

پھر تم اسے پہچانتے کیسے ہو؟

اس کے دستانوں سے۔

دستانوں سے۔

جس شخص کو پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ سفید
کے دستانے پہنے ہوتا ہے۔

احکامات کیا ہوتے ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

بالکل مختصر مثلاً پانی چڑھ گیا بارش ہو گئی ہے
قسم کے فقرے۔

لیکن صرف پیغام پہنچانے کے لئے تمہیں دوسرے
سے بلایا گیا ہے۔

کیا اس کے لئے کوئی مقامی شخص نہیں مل سکتا

مجھے معلوم نہیں۔

تمہارے سر پر سینگ کیوں نہیں ہیں؟ عمران نے
یک لخت پوچھا۔

جی۔ اور کارل آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

میں کہتا ہوں تمہارے سر پر سینگ کیوں نہیں ہیں عمران
غرایا۔

سینگ اور پھر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو

دیکھنے لگا۔

گدھے۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ تم نے یہ سب کچھ اتنی تفصیل سے کیوں بتایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم گدھے ہو لیکن تمہارے سر پر سینگ نہیں، میں اس لئے تم گدھے نہیں بیل ہو۔

اور کارل بے تحاشہ ہنسنے لگا پھر بولا۔

جناب یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ اب مجھ میں مزید چھپنے کی طاقت نہیں تھی۔ اور سچ سچ اس لئے بتا دیا ہے کہ یہ سب کچھ بتا کر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ تنظیم مجھے ہر حالت میں مار ڈالے گی اس لئے کیا فائدہ مرنے سے پہلے جھوٹ بولوں۔

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر بلیک زیرو کو لے کر اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر نکل آیا۔

ابھی رات کے صرف دس بجے
تھے لیکن جولیا بے حد بور ہو چکی تھی
اسس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا
کہ اب وقت کیسے گزارے ۔ ایکسٹو
نے آج صبح سے ہی اسے کہا تھا کہ
وہ اسس کی طرف سے جب تک
دوبارہ اطلاع نہ ملے سیکرٹ سروس
کا کوئی ممبر اپنے فلیٹ سے باہر
نہ نکلے صبح دس بجے یہ اطلاع ملی
اور اب رات کے دس بج چکے تھے

بارہ گھنٹے سے ایکسٹو نے کوئی اطلاع نہ دی تھی اب انہیں
کمروں میں بند ہوئے بارہ گھنٹے گذر چکے تھے کئی بار
صفدر ۔ تنویر ۔ چوہان اور نعمانی جولیا کو فون پر بوریت کی شکائیت
کر چکے تھے لیکن جولیا کیا کر سکتی تھی جولیا حیران تھی کہ کیپٹن
شکیل نے اسے اب تک فون نہیں کیا تھا پھر جولیا کا ذہن
کیپٹن شکیل کے متعلق سوچنے لگا ۔ جب سے کیپٹن سروس میں
آیا تھا صفدر اور جولیا کے درمیان کئی بار اس سلسلے میں
بحث ہو چکی تھی کہ آیا کیپٹن شکیل ہی ایکسٹو ہے شک
کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ کیپٹن شکیل کا چہرہ ہر
وقت سپاٹ رہتا تھا نہ خوشی نہ غمی نہ فکر نہ غصہ کے
تاثرات غرضیکہ کسی چیز کا بھی تاثر اس کے چہرے پر
نہیں ابھرتا تھا اس سے جولیا یہ نتیجہ نکالتی تھی کہ وہ پلاسٹک
میک اپ میں ہے اور سوائے ایکسٹو کے اور کس کو ضرورت ہے
کہ وہ سروس میں میک اپ میں آئے ۔ لیکن صفدر کا دوسرا
خیال تھا اس کا خیال تھا اس کا کہنا تھا کہ اگر ایکسٹو نے
ضرور میک اپ کر کے ہمارے ساتھ شامل ہونا تھا تو پھر
اتنا بھونڈا میک اپ کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ جسے ہم

لوگ بھی پہچان جائیں بھونڈا تو خیر تم یہ نہیں کہہ سکتے ہو
نے کتنی بار بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا لیکن کسی صورت
میں بھی میک اپ معلوم نہیں ہوتا صرف اس کے چہرے
کا سپاٹ پن دیکھ کر شک ہوتا ہے کہ ضرور میک اپ ہو
گا لیکن پھر کیپٹن شکیل کی موجودگی میں ایکسٹو کی آواز
کا کیا بنے گا اسے کس خانے میں فٹ کیا جائے گا
لیکن صفدر اسے کوئی اہمیت نہ دیتا تھا کیوں کہ اس کا
خیال تھا ہو سکتا ہے کہ ایکسٹو نے ایک آدمی ایسا رکھا
ہوا ہے جو اس کی آواز کی نقل کرکے اس کے لکھے ہوئے
الفاظ اس کے سامنے بول دے معاملہ شک و شبہ ہی میں
تھا آخر کار صفدر اور جولیا نے یہ طے کیا تھا کہ کسی
طرح کیپٹن شکیل کا منہ امونیا سے دھویا جائے تاکہ
معلوم ہو کہ میک اپ ہے یا نہیں. لیکن اس کا موقع
کب آئے گا اچانک جولیا کے ذہن میں ایک خیال بجلی
کی مانند کوندا کہ کیپٹن شکیل کو فون کرکے دیکھا جائے
کہ آیا وہ فلیٹ میں ہے یا نہیں اس نے تیزی سے نمبر
گھمائے اور بے تابی سے ریسور کو کانوں سے لگا لیا. چند لمحوں

کے بعد دوسری طرف سے ریسور اٹھانے کی آواز آئی اور جولیا
کے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے. ادھر سے ایک غیر مانوس آواز
آئی کون بول رہا ہے.

آپ کیپٹن شکیل بول رہے ہیں. جولیا نے پوچھا حالانکہ
وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ کیپٹن شکیل کی آواز نہیں.

نہیں جناب میں ان کا ملازم جمیل بول رہا ہوں فرمایئے.

شکیل صاحب کہاں ہیں؟

وہ دوسرے کمرے میں کتاب پڑھ رہے ہیں.

انہیں بلاؤ انہیں کہو جولیا کا فون ہے.

اچھا ایک منٹ ہولڈ کیجیئے.

چند ہی لمحوں بعد جولیا کے کانوں میں ایک بھاری مگر
مانوس آواز آئی.

ہیلو جولیا ہاؤ آر یو.

او. کے.

کس سلسلے میں فون کیا.

کچھ نہیں ویسے سارا دن کمرے میں پڑے پڑے
بور گئی تھی تقریباً سب کے فون میرے پاس آئے. سب ہی

بوریت کی شکایت کر رہے تھے۔ ایک تمہارا فون نہیں آیا تھا میں نے سوچا خود ہی فون کرکے حال معلوم کروں۔

جولیا دراصل میری طبیعت کچھ عجیب و غریب واقع ہوئی ہے۔ آج سارا دن میں کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا ہوں مجھے مطالعہ کا بے حد شوق ہے میرے پاس دس ہزار نایاب کتابوں کا ذخیرہ ہے مجھے جب بھی ذرا سی فرصت ملتی ہے بس کتابوں میں گم ہو جاتا ہوں اس لئے بوریت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ہوں اچھا شغل ہے کبھی مجھے بھی کوئی کتاب دینا۔

اچھا کبھی میرے پاس آجانا جو کتاب اچھی لگے لے جانا

او کے پھر اجازت دو خدا حافظ۔

خدا حافظ اور جولیا کو ریسور رکھنے کی آواز آئی۔

جولیا نے ایک طویل سانس لے کر ریسور رکھ دیا ابھی ریسور رکھے ہوئے ایک ہی منٹ ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی زور سے بجی اس نے سوچا شاید ایکسٹو کا فون ہو اسی لئے بڑی پھرتی سے اس نے ریسور اٹھا کر

کانوں سے لگایا اور بولی ہیلو جولیا سپیکنگ۔

جولیا نہیں۔ جولیانا فٹز واٹر بولو عمران کی آواز آئی۔

عمران تم ہو۔ جولیا ذرا سی مسکرائی۔

جی ہاں میں ہی ہوں وہ حقیر فقیر پر تقصیر، ہیچ مدان بندہ نادان مسمی علی عمران نوکر جس کا ہے سلیمان کھا رہا ہوں آپ کے کان۔

جولیا ہنسنے لگی خوب تو آج شاعری کا دورہ پڑا ہے

شاعری کون چغد کر رہا ہے میں تو اپنی شان میں مرثیہ پڑھ رہا ہوں۔

کیوں کیا ہوا؟

ہائے ظالم دل کو جلا کر راکھ کر دیا جگر میرا خاک کر دیا۔

اور اب پوچھتی ہو کیوں کیا ہوا۔

یہ کیا بکواس لگا رکھی ہے کیا میں ریسور رکھ دوں جولیا نے جھنجلا کر جواب دیا۔

نہیں جولیا خدا کے لئے ریسور نہ رکھنا ورنہ میں مارے بوریت کے آج خودکشی کر لوں گا۔ غضب خدا کا

اب تمہارا یہ چوہا مجھ پر بھی رعب ڈالنے لگا آج صبح فون کیا کہ جب تک میں نہ کہوں فلیٹ نہ چھوڑنا بھلا بتاؤ یہ بھی کوئی تک ہے بھلا میں اس کے باپ کا نوکر ہوں کہ اس کے حکم کی پابندی کروں۔

پھر تم نے فلیٹ کیوں چھوڑا جولیا نے پوچھا۔

کیسے چھوڑتا اب اس نے کہہ تو دیا تھا۔

اور پھر جولیا کے حلق سے ایک طویل قہقہہ نکلا اور پھر وہ لگاتار ہنستی ہی چلی گئی۔

ہائیں ہائیں یہ تمہیں کیا ہوا خدا کے لئے چپ ہو جاؤ ورنہ میرے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے

ارے تمہیں کیا ہو گیا؟

آخر جھنجلا کر عمران نے ریسور رکھ دیا جولیا کا ہنستے ہنستے برا حال ہو گیا تھا اسے ہنسی اس خوشی میں آ رہی تھی کہ آخر ایکسٹو نے عمران پر اپنی برتری منوالی عمران اسے کچھ نہیں سمجھتا تھا اور اکثر عمران کے سامنے ڈینگیں مارتا تھا کہ وہ ایکسٹو سے نہیں دبتا۔ آج وہی عمران ایکسٹو کی پابندی کے احکام کے

سامنے بے بس ہو گیا ہے حالانکہ اگر غریب جولیا کو یہ معلوم ہو جاتا کہ عمران ہی دراصل ایکسٹو ہے تو معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوتا ابھی تک جولیا اپنی ہنسی پر پوری طرح قابو نہ پا چکی تھی کہ فون کی گھنٹی پھر بجنے لگی۔ اس نے فوراً ریسور اٹھایا اور پھر ایک غراہٹ آمیز آواز جو یقیناً ایکسٹو کی تھی۔ سن کر اسے ہنسی کا گلا گھونٹنا پڑا۔

یس سر ہنسی کو دبانے کی وجہ سے اس کی آواز عجیب ہو گئی کیا ہو رہا ہے تم شاید فون اٹھانے سے پہلے ہنس رہی تھی۔

آواز حد درجہ سرد تھی۔

یس سر عمران نے فون کیا تھا اس کی باتوں پر ہنس رہی تھی۔

جولیا نے خوشگوار موڈ میں جواب دیا تھا۔

جولیا۔ ایکسٹو کی غراہٹ تیز ہو گئی اور سردی کی ایک شدید لہر جولیا کے جسم میں سرائیت کر گئی۔

یس سر جولیا نے پژمردہ سا جواب دیا۔

میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ فون کو زیادہ انگیج نہ کیا کرو۔

ہو سکتا ہے کسی انتہائی ضروری کال کے لئے تم فوراً احکام دینے ہوں۔

ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

معافی چاہتی ہوں۔ باس۔ شدت جذبات سے جولیا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

سنو کیپٹن شکیل کو فوراً اطلاع دو کہ وہ جھرنا جھیل کے پاس والی قدیم عمارت کے پاس عمران کو ملے۔

او کے سر اور جولیا نے رلیسور رکھنے کی آواز سن کر رلیسور رکھ دیا اسے ایکسٹو پر بڑی طرح غصہ آ رہا تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ کیا کرے اور وہ بے چاری کر بھی کیا سکتی تھی ایکسٹو تو ایک پتھر تھا جذبات کا شیشہ تو اس سے جتنی بار بھی ٹکراتا ٹوٹ جاتا بہرحال اس نے کیپٹن شکیل کو ایکسٹو کے احکام پہنچا دیئے اور خود نڈھال ہو کر پلنگ پر گر گئی۔

کتاب کی حفاظت کرنا
ہے

پورے ماحول میں ایک پراسرار خاموشی چھائی تھی اور گھور تاریکی کی وجہ سے اس پُراسراریت میں کچھ اور اضافہ ہو گیا تھا جھاڑیوں اور درختوں میں چھپی ہوئی وہ شکستہ سی عمارت تاریکی میں ایک ہیولہ محسوس ہو رہی تھی اس پراسراریت میں اس عمارت کی شکستگی بھی کردار ادا کر رہی تھی عمران ایک شکستہ سے کھنڈر میں دبکا ہوا تھا اس نے چست سیاہ

لباس پہنا ہوا تھا اور منہ پر نقاب پہنی ہوئی تھی وہ اس سیاہ لباس میں تاریکی ہی کا ایک حصہ معلوم ہو رہا تھا۔

اچانک اس تاریکی کو ایک کار کی مدھم سی روشنی نے چیر ڈالا یہ روشنی صرف چند سیکنڈ کے لئے چمکی تھی اور پھر دوبارہ تاریکی میں مدغم ہو گئی وہ کار ایک سیاہ کشتی کی طرح آہستہ آہستہ اس عمارت کی طرف بڑھ رہی تھی اس کی تمام لائٹیں بند تھیں اندر کی لائٹیں بھی بند تھیں اس لئے کچھ محسوس تک نہیں ہوتا تھا کہ کار میں کتنے آدمی ہیں اور کون کون ہیں کار آہستہ آہستہ عمارت کے بالکل قریب پہنچ گئی اچانک عمارت میں سے ایک روشنی کا سگنل ہوا دور سے بالکل ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی جگنو چمکا ہو اس روشنی کے ہوتے ہی کار کا دروازہ آہستہ سے کھلا اور پھر اس میں سے دو آدمی نکلے اور عمارت کی طرف بڑھے اور پھر وہ تاریکی میں جذب ہو گئے ایک بار پھر اس پراسرار تاریکی نے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھوڑی دیر بعد اسی طرح

ایک کار اور آئی اور اس میں سے تین آدمی نکل کر اندر چلے گئے۔ آہستہ آہستہ وقت گذرتا گیا اور کاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اب عمران بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

اچانک فضا میں الو کی کرخت آواز گونجی یہ کیپٹن شکیل کا سگنل تھا کہ میدان صاف ہے چنانچہ ادھر سے عمران نے بھی اسی آواز میں سگنل دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اس کھنڈر سے نکل کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ سامنے کے درخت سے ایک اور سایہ بھی اسی کی طرف بڑھنے لگا یہ کیپٹن شکیل تھا۔ عمارت کے نزدیک آ کر وہ دونوں مل گئے اب مسئلہ تھا اندر داخل ہونے کا دونوں زمین پر لیٹ گئے اور پھر رینگتے رینگتے اس عمارت کی طرف بڑھنے لگے اب وہ ایک شکستہ کمرے میں موجود تھے وہ وہاں دم سادھے پڑے تھے۔ کہ اچانک اس کمرے کی دیوار ایک طرف سرکتی چلی گئی اور ایک شخص اس میں سے باہر نکلا اور پھر وہ کمرے میں سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا دیوار پھر سے مل رہی تھی

اچانک عمران نے چھلانگ لگائی اور اس ملتی ہوئی د سے اندر چلا گیا بس چند سیکنڈ کا فرق تھا اگر سیکنڈ وہ دیر سے چھلانگ لگاتا تو آج اس کی ہڈیاں دیواروں کے درمیان پھنسی ہوئی ہوتی کیپٹن شکیل ابھی تک باہر پڑا تھا عمران کی یہ چھلانگ اتنی خطرناک تھی کہ ک شکیل جیسے آدمی کے اعصاب جھنجھلا اٹھے اور وہ ع کی بے جگری کا دل سے قائل ہو گیا۔ اب مسئلہ تھا وہ اندر کیسے داخل ہو اس کے لئے انتظار کرنا پڑتا کر شخص جو ابھی اندر سے باہر آیا ہے جب وہ دو اندر جائے گا تو اس وقت کوشش کی جائے گی چنانچہ دم سادھے ایک کونے میں کھڑا رہا اب وہ تاریکی آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ عمران اندر جا کر کیا کیا ہوگا؟ قدموں کی مدھم چاپ دو ابھری اور کیپٹن شکیل مستعد ہو گیا وہی شخص اندر آرہا تھا وہ تیزی سے اس کمرے میں آیا اس شکستہ دیوار میں ایک سوراخ میں انگلی گھمائی اور دی ایک بار پھر سے سرکنے لگی اور وہ اندر داخل ہو

دیوار ایک بار پھر تیزی سے مل گئی چند لمحے ٹھہر کر کیپٹن شکیل اس سوراخ کی طرف بڑھا اس نے اس سوراخ میں انگلی ڈالی تو اسے ایک جگہ ابھری ہوئی محسوس ہوئی اس نے اسے دبایا اور دیوار ایک بار پھر کھل گئی اور وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا اندر بھی ایک کمرہ سا تھا جیسے ہی اس نے اندر قدم رکھا دیوار ایک بار پھر تیزی سے مل گئی وہ چند لمحے کمرے کے ایک کونے میں کھڑا رہا پھر وہ کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا اسے لمبی سی ایک گیلری نظر آئی جس کے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے اور گیلری میں ایک طاقتور بلب لگا ہوا تھا جس سے گیلری روز روشن کی طرح چمک رہی تھی کیپٹن شکیل اس گیلری میں داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ چپک کر آگے بڑھنے لگا۔ جب پہلے کمرے کا دروازہ آیا تو اس نے اپنے کان دروازے کے ساتھ لگا دیئے لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ شکر یہ ہے کہ گیلری بالکل سنسان تھی وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا ایک دروازے میں اسے کچھ روشنی نظر آئی اس

نے کی ہول میں سے نظر اندر ڈالی اسے ایک شخص ک
عجیب سی مشین کے سامنے بیٹھا نظر آیا ابھی وہ ا
اچھی طرح دیکھ بھی نہ سکا تھا کہ گیلری میں بھاری قدموں
آواز ابھری وہ فوراً ایک طرف جھکا مگر وہاں چھپنے کی کو
جگہ نہیں تھی۔ اس نے دیوار کے ساتھ چپکنے کی کوشش کی
یہ کوشش بے سود تھی سامنے سے آنے والے دو اشخا
تھے جن کے ہاتھوں میں ٹامی گنیں تھیں۔ جیسے ہی انہو
نے کیپٹن شکیل کو دیکھا وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹکے ا
دوسرے لمحے ان کی ٹامی گنیں اس کی طرف تن گئیں۔ کیپٹ
شکیل کے ہاتھوں کو جنبش ہوئی اور گیلری میں جلنے وا
بلب ایک دھماکے سے بجھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے انتہا
پھرتی سے چھلانگ لگائی اور دوسری طرف زمین پر لیٹ
گیا دونوں ٹامی گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور اب
اندھا دھند گولیاں چلا رہے تھے کیپٹن شکیل انتہائی تیز
سے زمین پر رینگ رہا تھا اس کی جان سخت خطرے
تھی گولیاں اس کے ارد گرد پڑ رہی تھیں اچانک اس نے
دبایا اور ایک بھیانک چیخ ابھری اور ایک ٹامی گن ہا

ہو گئی پھر دوسری چیخ ابھری اور دوسری ٹامی گن بھی
خاموش ہو گئی۔ اچانک کمروں کے دروازے دھڑا دھڑ کھلنے
لگے پھر پوری گیلری فلش لائٹ سے چمک اٹھی اب
کیپٹن شکیل کو سوائے ہاتھ اٹھانے کے اور کوئی چارہ
نہ تھا۔ اس کے ارد گرد ٹامی گنوں سے لیس نقاب
پوش کھڑے تھے انہوں نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف
چلنے کا اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل ہاتھ اٹھائے
ہوئے ان نقاب پوشوں کی رہنمائی میں چلنے لگا وہ گیلری
کی سیدھی سمت جا رہے ہیں لیکن کیپٹن شکیل سوچ
رہا تھا کہ عمران کہاں ہوگا ابھی تک عمران کہیں نظر
نہیں پڑا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے اسے کوئی
گڑبڑ ہوتی نظر آئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
عمران کسی مخصوص جگہ بحفاظت پہنچنے میں کامیاب ہو
چکا ہے پھر وہ یہاں آنے کے مقصد پر غور کرنے لگا
آج صبح جولیا نے اس عمارت کے پاس پہنچنے کے لئے
ایکسٹو کا حکم سنایا تھا پھر یہاں اسے عمران ملا اور
اس نے اسے بتایا کہ اس عمارت میں شائد ماکا زندگا

کی مقامی برانچ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے اس لئے ک[...]
رات تم اور میں اس عمارت میں گھسیں گے شائد کو[...]
سراغ مل جائے چنانچہ اس کے نتیجے میں وہ ا[...]
وقت یہاں موجود تھا اچانک اس کی سوچ میں [...]
پڑ گیا کیوں کہ اسے دائیں طرف مڑنے کا حکم د[...]
گیا وہ دائیں طرف مڑ گیا یہاں گیلری کا اختتام [...]
اور سامنے ایک بڑا دروازہ نظر آ رہا تھا جو بند[...]
اور جس پر پیتل کی دو تلواریں جڑی ہوئی تھیں[...]
دروازے کے سامنے ایک نقاب پوش ٹامی گن ہاتھ [...]
لئے ٹہل رہا تھا انہیں دیکھتے ہی وہ رک گیا
اس نے شکیل کی طرف گن سیدھی کر لی شکیل ای[...]
لمحے کے لئے رک گیا لیکن پیچھے سے ٹھوکا ملنے[...]
پھر آگے بڑھنے لگا جب وہ اس محافظ کے پاس[...]
تو پیچھے آنے والے نقاب پوشوں میں سے ایک [...]
دروازے کے محافظ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
[...]ماکا عظیم ہے۔
دروازے پر ٹہلنے والے محافظ نے جواب دیا۔

زونگا عظیم ترین ہے۔
اس کے بعد دروازے والے محافظ نے اپنی ٹامی گن نیچے کر لی۔ اس نے شکیل کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون ہے اور اس جگہ کیسے آئے۔
معلوم نہیں کیسے آیا ہے ویسے مجھے تو کوئی مقامی جاسوس معلوم ہوتا ہے پیچھے سے آواز آئی کیپٹن شکیل ہاتھ اٹھائے خاموشی سے یہ مکالمے سنتا رہا۔
دروازے پر ٹہلنے والے محافظ نے ایک تلوار کے دستے پر بنے ہوئے کسی بٹن کو دبایا پھر دوسری تلوار کے دستے پر زور دیا پھر ان دونوں کی نوکوں کو کھینچا اور پھر ان تلواروں کے پیچھے بنے ہوئے ہینڈل کو گھمایا۔ اب دروازہ ایک زوردار چرچراہٹ سے کھل گیا اندر ایک بہت بڑا ہال نظر آیا جس میں چاروں طرف قسم قسم کی مشینیں چل رہی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک مشین کے سامنے ایک ایک شخص بیٹھا ہوا تھا چند مشینوں میں اسکرین بھی تھے۔ جن پر مختلف نظارے نظر آ رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا چند

نقاب پوش یہاں بھی ہاتھوں میں ٹامی گنیں لئے ٹہل رہے تھے کیپٹن شکیل غور سے مشینوں کو دیکھتا ہوا درمیان سے گزرتا چلا گیا ہال کے ایک طرف پہلے دروازے کی طرح بڑا دروازہ تھا جس کے پار ایک اور گیلری نظر آ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل اس ٹوٹی پھوٹی عمارت کے نیچے اس قدر عظیم الشان اور پراسرار انتظامات دیکھ کر حیران رہ گیا اب وہ گیلری میں سے گزر رہے تھے ایک دروازہ پر جا کر وہ رک گئے اس کے باہر ایک سرخ بلب جل رہا تھا۔ ایک نقاب پوش نے کونے میں لگا ہوا بٹن دبایا اور پھر دروازے کی طرف منہ کر کے اٹنشن کھڑا ہو گیا دوسرے نقاب پوش بھی مستعد کھڑے تھے۔ اچانک دروازہ کے سامنے لگا ہوا بلب سرخ سے سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا اور دروازہ آہستہ آہستہ کھلنے لگا نقاب پوشوں نے کیپٹن شکیل کو اندر چلنے کا اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل آہستہ آہستہ اندر داخل ہو گیا نقاب پوش بھی اندر داخل ہو گئے اندر ایک نیم تاریک سا کمرہ تھا سامنے

ایک بہت بڑی مشین نظر آ رہی تھی جس پر مختلف قسم کے بٹن نظر آ رہے تھے سینکڑوں کی تعداد میں ڈائل تھے اس مشین کے ایک کونے میں ایک ۴"×۶" کا اسکرین بھی تھا رنگ برنگ کے بلب بڑی تیزی سے اسپارک کر رہے تھے جس پر سرخ رنگ کی بہتات تھی اس پورے کمرے میں کوئی بھی شخص نہ تھا شکیل حیران تھا کہ اب کیا ہو گا کہ اچانک بلب تیزی سے اسپارک کرنے لگے۔ اور پھر سکرین روشن ہو گئی جس میں ایک سایہ سا کرسی پر بیٹھا نظر آ رہا تھا اس سایہ کو دیکھتے ہی تمام نقاب پوشوں نے بیک وقت بلند آواز میں کہا،

"ماکا عظیم ہے۔

"زونگا عظیم ترین ہے۔"

ہم ماکا زونگا کو سلام کرتے ہیں۔

اچانک اس سائے کے ہونٹ ہلے اور پھر مشین پر لگی ہوئی ایک جالی میں سے آواز آئی۔

ماکا زونگا کے غلاموں میں یہ کون ہے؟

یہ شخص گیلری نمبر ایک میں پھر رہا تھا۔

کیا آواز اتنی غضب ناک تھی کہ مشین کی جالی بھی تھرا اٹھی۔

اور کیپٹن شکیل کے کانوں میں جیسے لوہے کی گرم سلاخ اترتی چلی گئی اور وہ نقاب پوش جھک گئے۔

کیا کسی نے غداری کی ہے جو اس شخص نے یہاں داخل ہونے کا راستہ پا لیا ہے۔

نقاب پوش

اچھا اسے چھوڑ کر باہر چلے جاؤ۔

اور گیلری نمبر ایک کے آپریٹر کو فوراً حاضر کرو۔

آواز میں غراہٹ بدستور موجود تھی۔

چاروں نقاب پوش باہر نکل گئے اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اب کیپٹن شکیل اس مشین کے سامنے اکیلا کھڑا تھا تم کون ہو؟ منہ سے نقاب۔ اتارو جالی سے آواز آئی لیکن کیپٹن شکیل چپکے سے کھڑا رہا۔

کیا تم نے سنا نہیں۔ اس بار آواز میں شدید غراہٹ تھی۔ لیکن کیپٹن شکیل گم سم کھڑا تھا۔ اس نے کوئی حرکت نہ کی۔

اچانک بلب انتہائی تیزی سے سپارک کرنے لگے اور پھر ایک باریک شعاع تیزی سے کیپٹن شکیل پر پڑی اس شعاع کا پڑنا تھا کیپٹن شکیل کو ایسا محسوس ہو جیسے اس کے دماغ میں اندھیاں چل رہی ہوں اور کوئی شخص اسے منہ پر سے نقاب اتارنے کا حکم دے رہا ہو۔ اچانک کیپٹن شکیل کا ہاتھ اٹھا اور اس نے اپنے منہ پر سے نقاب اتار لی۔ دماغ میں سکون ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں بلبوں کی سپارکنگ بھی کم ہو گئی۔ کیپٹن شکیل حیران رہ گیا جالی میں سے ایک قہقہہ بلند ہوا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ چاروں نقاب پوش ایک آدمی کو لے کر آ گئے جس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

وہ مشین کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

گیلری نمبر ایک پر تم تھے۔ آواز آئی۔

یس سر۔ اس نوجوان نے بدستور سر جھکائے جواب دیا پھر یہ نوجوان کیسے پہنچ گیا۔ آواز انتہائی غضب ناک ہو گئی۔

لیکن نوجوان بدستور سر جھکائے کھڑا رہا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

ہوں تم اپنی غلطی تسلیم کرتے ہو۔ اتنا کہتے ہی ایک سبز رنگ کی شعاع اس مشین سے نکلی اور اس نوجوان پر پڑی اور نوجوان کی ایک بھیانک چیخ نکلی۔ اور ایک لمحے کے بعد اس کی لاش وہاں پڑی تھی۔ بالکل جلی ہوئی لاش ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے اسے روسٹ کر دیا ہو۔

نقاب پوش فوراً جھکے اور ماکا زونگا زندہ باد کا نعرہ لگانے لگے۔ اس کے بعد جانی سے پھر آواز آئی۔

اب تم بتاؤ کون ہو۔ دیکھو سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہارا حشر بھی یہی ہو سکتا ہے۔

میں سی آئی ڈی انسپکٹر ہوں۔

ہوں تم غلط بیانی کر رہے ہو۔

میں سچ بول رہا ہوں کیپٹن شکیل نے زور دے کر کہا۔

اچھا تم یہاں کیسے آئے؟

میں راہ بھٹک کر ادھر آ گیا لیکن یہاں سے اچانک دیوار کھلی دیکھ کر نیچے اتر آیا بکواس تم جھوٹ بول رہے ہو۔ دیکھو اپنی جان کے گاہک نہ بنو سب کچھ بتا دو ورنہ یہاں لوگ موت کو ترستے ہیں اور موت نہیں آتی

میں نے سب کچھ بتا دیا ہے کیپٹن شکیل نے کہا۔

ماکا زونگا کے غلاموں تم باہر جاؤ اور چند منٹ کے بعد اس کی لاش لے جانا۔

اور نقاب پوش دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

ابھی دروازہ پوری طرح بند نہیں ہوا تھا کہ کیپٹن شکیل نے پھرتی سے ریوالور نکال لیا اور پھر اس نے مشین پر لگاتار فائر کرنے شروع کر دیئے پہلا فائر ہوا اور ایک بہت بڑا بلب جو مسلسل سپارک کر رہا تھا ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد دوسرا فائر ہوا اور سکرین تاریک ہو گئی اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک عجیب سی شعاع نکلی اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھی۔ لیکن کیپٹن شکیل پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا شعاع سیدھی سامنے کے دروازے پر پڑی اور دروازہ پگھل گیا جیسے موم پگھلتا ہے کیپٹن شکیل نے

ایک اور فائر کیا مگر ایک اور ڈائل ٹوٹا مگر اس کے بعد
کیپٹن شکیل کے دماغ پر دھند سی چھا گئی اور اس
کے تمام احساسات یکدم سو گئے۔ اسے اتنا یاد تھا کہ
وہ بری طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گر رہا ہے
اس کے بعد مکمل تاریکی تھی۔

شمع
ملک کی
نامور
ادیبہ
عزرا
بانو
عرشی بی اے
کی انمٹ تحریر
قیمت
تیس روپے
جمال پبلشرز ۔ بوہڑ گیٹ ۔ ملتان ۲

کتاب کی حفاظت کرنا
آپکا اخلاقی فرض ہے

عمران جیسے ہی چھلانگ مار کر
اندر آیا وہ ایک چھوٹے سے کمرے
میں تھا۔ عمران چند لمحے اس کمرے
میں کھڑا رہا پھر ہاتھ میں پستول
لے کر دروازے سے باہر نکل آیا
سامنے ایک لمبی سی گیلری تھی جس
میں ایک بہت بڑا تیز بلب جل رہا
تھا اور گیلری کے دونوں طرف کمروں
کے دروازے تھے اور ان میں سے دو
ٹامی گنوں والے راؤنڈ لگا کر واپس

جا رہے تھے عمران آہستہ آہستہ ان کے پیچھے چل دیا اچ
وہ آخری سرے پر جاکر مڑنے لگے اب عمران کے پاس چھ
کی کوئی جگہ نہ تھی عمران ایک لمحہ کے لئے ٹھٹھکا لیکن پھر
کی تیزی سے ساتھ والے دروازے کی طرف بڑھا اس نے
دروازے پر زور دیا اور اتفاق سے وہ دروازہ کھلا تھا۔
عمران پلک جھپکتے ہی اندر داخل ہوگیا۔ اور آہستہ سے
دروازہ بند کر دیا راؤنڈ لگانے والوں کی قدموں کی آواز
ویسے ہی نپی تلی اور پر سکون تھی۔ اس لئے عمران کو
اطمینان ہوگیا کہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا اب عمران کمرے
کے اندر کی طرف متوجہ ہوا کمرہ خالی تھا لیکن اس میں
ایک میز اور کرسی رکھی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بہت بڑی
الماری رکھی ہوئی تھی۔ اس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا اس
میں قسم قسم کے کپڑے دکھائی دے رہے تھے میز پر ایک
گلاس رکھا جس میں ابھی تک شراب تھی۔ عمران گلاس
کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اسے محسوس ہوا
جیسے گلاس میں شراب کی سطح تھرتھرا رہی ہے۔
وہ فوراً وارڈروب کے پیچھے چھپ گیا ایک لمحے کے

بعد سامنے کی دیوار میں ایک شگاف ہوا اور ایک لمبا تڑنگا
شخص نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور وہ
جیسے ہی اس شگاف سے باہر آیا شگاف دوبارہ بند ہوگیا
وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کرسی پر آ بیٹھا اور پھر گلاس میں
رکھی ہوئی باقی ماندہ شراب اٹھا کر حلق میں انڈیل لی۔
فائل کھول کر اسے پڑھنے لگا۔ عمران کی طرف اس کی پشت
عمران آہستہ سے الماری کے پیچھے سے نکلا اور قدم پر قدم
رکھتا ہوا اس کی طرف بڑھا ویسے بھی قالین پر ربڑ سول
جوتے آواز نہیں دیتے تھے اس نے اپنی جیب سے رومال
نکالا اور عمران نے ایک ہاتھ اس شخص کے گلے میں
ڈالا اور رومال اس کی ناک پر رکھا ایک لمحے کے لئے
وہ تڑپا لیکن شاید رومال میں کلوروفارم کی مقدار کافی سے
زیادہ تھی کیونکہ دوسرے لمحے وہ عمران کے ہاتھوں جھول
گیا عمران نے اسے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور اس کی
نبض دیکھ کر اندازہ لگایا پھر مطمئن ہو کر فائل کی طرف
متوجہ ہو گیا فائل پر نظر ڈالتے ہی وہ بری طرح چونکا
اس نے جھپٹ کر وہ فائل اٹھائی اور پھر جیسے جیسے وہ اسے

پڑھتا گیا اس کی حالت متغیر ہوتی گئی پھر اس نے
فائل موڑ توڑ کر اپنے کوٹ کی اندر والی جیب میں رکھ
دی۔ اب وہ الماری دیکھ رہا تھا جس میں کپڑے ٹنگے ہوئے
تھے اس نے کپڑوں کے پیچھے ہاتھ بڑھا کر دیکھا۔ تو اسے
ایک اور خانہ محسوس ہوا اس نے اسے کھولا اس میں
مختلف کاغذات تھے جو تمام کے تمام کوڈ ورڈز میں لکھے
ہوئے معلوم ہوتے تھے عمران نے یہ سب نکال کر اپنی
جیبوں میں ٹھونس لئے یکدم وہ اچھل پڑا کیونکہ گیلری میں
ٹامی گنوں کے چلنے کی آوازیں آنے لگیں ایک فائر ہوا اور
پھر ایک چیخ نکلی۔ عمران نے جلدی سے اس شخص کے کپڑے
اتارے خود پہنے اپنے کپڑے اسے پہنائے کاغذات نکال کر
اپنی جیبوں میں رکھے اور الماری میں رکھا ہوا ایک نقاب
جس پر ایم زیڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اپنے منہ پر
چڑھا لیا اب گیلری میں شور مچ گیا تھا۔ وہ دروازے
کے پاس آیا اس نے ذرا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو
کیپٹن شکیل ٹامی گنوں کے درمیان کھڑا تھا اس نے طویل
سانس لی اور پھر دروازہ بند کر دیا۔ اب وہ اس خفیہ

دروازے کو کھولنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہتا تھا اس نے تمام
دیواروں کو ہلکا ہلکا ٹھونکا مگر بے سود آخر اس نے آتشدان
پر رکھی ہوئی تصویر کو ہلایا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی
اچانک اسے تصویر کے کونے کے ایک سرخ رنگ کا نقطہ
نظر آیا اس نے اس پر انگلی رکھ کر اسے دبایا لیکن
پھر بھی کچھ نہ ہوا اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھا اس
نے کوٹ کے کالر سے پن نکالا اور اس کے سرے
سے اس رخ نقطہ کو دبایا تو دیوار کھٹ سے کھل گئی
عمران کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی وہ جلدی سے اس
نشان کی طرف بڑھا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں وہ ایک
ایک کرکے نیچے اترتا گیا دوسری سیڑھی پر اس کا قدم پڑتے
ہی دیوار پھر برابر ہو گئی اب وہ انتہائی چوکنا ہو کر
نیچے اتر رہا تھا دسویں سیڑھی کے بعد وہ ایک کمرے
میں پہنچ گیا جس میں ایک بہت بڑی میز تھی۔ میز پر
ایک بہت بڑی مشین تھی۔ جو اس وقت بند پڑی تھی
عمران نے اسے غور سے دیکھا لیکن وہ کچھ نہ سمجھ سکا
اس نے کمرے میں اِدھر اُدھر نظریں گھمائیں تو اسے

ایک کونے میں ایک دروازہ نظر آیا اس نے وہ دروازہ
ذرا سا کھولا اور دوسری طرف دیکھنے لگا ایک بہت
بڑا ہال تھا جس میں بہت سی مشینیں چل رہی تھیں
آپریٹر ان کے سامنے بیٹھے انہیں کنٹرول کر رہے تھے
وہ اندر داخل ہو گیا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تمام
ٹامی گن والے جو وہاں ٹہل رہے تھے اٹینشن ہو گئے
وہ سر ہلاتا ہوا ایک سرے سے دوسرے سرے کی طرف
بڑھا وہ سمجھ گیا کہ جس کا اس نے لباس پہنا ہوا ہے
وہ شاید یہاں کا انچارج ہو یا کوئی اچھی پوزیشن
رکھتا ہو۔ وہ باری باری ایک ایک مشین کے پاس
رکتا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا ایک مشین کے
سکرین پر اسے صدر مملکت اپنے آفس میں کام کرتے
دکھائی دیئے پھر صدر مملکت نے میز کی دراز میں سے
ایک فائل نکالی اور اس کا مطالعہ کرنے لگا آپریٹر نے
اب وہ فائل ایک زاویہ سے دکھائی دینے لگی پھر آپریٹر
نے ایک اور بٹن دبایا اب مشین اس فائل کے فوٹو اتارنے
شروع کر دیئے عمران یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اسی طرح

ہر مشین کسی نہ کسی اہم شخصیت کی نگرانی کر رہی تھی نگرانی
کا یہ طریقہ دیکھ کر عقل جواب دے گئی اتنی ترقی
یافتہ اور بڑی تنظیم کے متعلق تو اس نے سوچا ہی
نہ تھا اور نہ ہی اس عمارت میں گھستے وقت اسے
خیال آیا تھا کہ وہ اتنی بڑی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر
میں جا رہا ہے خیر وہ آہستہ سے ہال کے سامنے
کے دروازے میں چلا گیا سامنے ایک گیلری نظر آ
رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف بھی دروازے تھے اس
نے ایک دروازے پر دباؤ ڈالا تو وہ کھل گیا عمران
اندر گھسا۔ دروازہ پیچھے سے بند ہو گیا کمرے میں
ایک میز کرسی پر ایک نوجوان جس کی آنکھوں میں غیر
معمولی چمک معلوم ہو رہی تھی بیٹھا شراب پی رہا
تھا۔ اس نے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا
اور پھر بولا آج ایک مقامی جاسوس پکڑا گیا ہے
اس نے مشین گن نمبر ایک پر فائرنگ کر دی
ہے اب وہ مشین ٹھیک ہو رہی ہے میں نے
اسے ہلاک اس لئے نہیں کیا کہ اتنی جرات کرنے

والا یقیناً کوئی معمولی شخص نہ ہوگا اب میں
سے تمام راز اگلواؤں گا۔ مگر تم بولتے کیوں
اچانک عمران نے اچھل کر اس کے ناک پر ٹکر
دے ماری اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کرسی سے نیچے
گرا لیکن پھر سنبھل کر کھڑا ہو گیا عمران کی کوٹ
جیب میں سے فائر ہوا۔ اور گولی اس شخص کی کھوپڑی
میں سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی کمرہ چونکہ ساؤنڈ پر
معلوم ہوتا تھا اس لئے آواز باہر جانے کا خطرہ نہ تھا
ایسا کرنا عمران کے لئے ضروری ہو گیا تھا کیوں عمران
بول نہیں سکتا تھا اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت کر
سکتا تھا اس نے جس کا لباس پہنا ہوا تھا اس کی
آواز ہی نہیں سنی تھی اور وہ کوڈورڈ بھی نہیں جانتا
تھا اس نے دوبارہ اپنے کپڑے اتارے اور دوسرے
کے کپڑے اتار کر خود پہنے اس کا نقاب منہ پر لگایا
اور اسے اٹھا کر ایک الماری میں ٹھونس دیا اور خود
کمرے کا معائنہ کرنے لگا پھر بغلی دروازے سے وہ
دوسرے کمرے میں چلا گیا سامنے ایک کیمرہ نما

مشین رکھی ہوئی تھی۔ جس پر مختلف بٹن لگے ہوئے
تھے ایک کونے میں سکرین تھی اس نے میز پر
بیٹھ کر ایک سبز رنگ کا بٹن دبایا تو اچانک
ساری مشین کے ڈائل چلنے لگے بلب سپارک کرنے
لگے اور پھر سکرین پر ایک کمرے کا عکس ابھرنے
لگا جس کا دروازہ بند تھا اور کمرہ خالی تھا۔
وہ پریشان ہو گیا اچانک کمرے کے دروازے کے
اندر لگا ہوا سرخ بلب جلنے بجھنے لگا عمران نے
کچھ سوچتے ہوئے مشین کے پیلے رنگ کا بٹن دبایا
ٹھیک کہ وہ اس طرح ایک بہت بڑا خطرہ مول
لے رہا ہے کیوں کہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا
کہ ان بٹنوں کے دبانے سے کیا ہوگا کہیں ان کا
ردِعمل خطرناک نہ ہو لیکن وہ عمران تھا اس
کے دل میں جو خیال آجاتا پھر دنیا کا کوئی خوف
اس کو اس خیال پر عمل کرنے سے باز نہیں رکھ
سکتا تھا بہرحال زرد رنگ کے بٹن دبانے سے کوئی
خاص ردعمل نہ ہوا بلکہ دروازے کے اندر کا بلب

بند ہو گیا۔ اور عمران نے دیکھا کہ دروازہ آہستہ آہستہ کھل
رہا ہے پھر دروازے سے ایک نقاب پوش اندر داخل
ہوا جس نے ٹامی گن اٹھائی ہوئی تھی اس نے اندر
داخل ہو کر سر جھکایا اور پھر عمران کے سامنے کی مشین
سے آواز سنائی دی وہ نقاب پوش سر جھکائے ماکا
عظیم ہے زونگا عظیم ہے۔
کے نعرے لگا رہا تھا عمران نے بغیر سوچے سرخ
رنگ کا بٹن دبا دیا اب مشین کے بلب تیزی سے
جلنے بجھنے لگے اچانک عمران نے دیکھا کہ مشین میں سے
سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور اس نقاب پوش پر پڑی
جو سر جھکائے کھڑا تھا۔ نقاب پوش کے منہ سے ایک
بھیانک چیخ نکلی اور ایک منٹ کے بعد اس نقاب پوش
کی جلی ہوئی لاش وہاں پڑی ہوئی تھی۔ عمران یہ
دیکھ کر دنگ رہ گیا اب صرف ایک بٹن تھا جو
نیلے رنگ کا تھا اس نے وہ دبا دیا تھوڑی دیر
بعد اسے سکرین پر وہ ہال نظر آیا جس میں تمام
آپریٹر کام کر رہے تھے۔ سکرین کے نیچے ایک چھوٹا

سا ہینڈل لگا ہوا تھا اس نے اسے گھمایا اس کے ساتھ
ساتھ منظر بھی تبدیل ہونے لگا اسے سکرین پر ہر کمرہ،
نظر آنے لگا. کہیں پر جدید اسلحہ کے ڈھیر
باری باری
لگے ہوئے تھے کسی کمرہ میں شراب کی بوتلوں کے انبار
تھے ایک چھوٹے سے ہال میں کرنسی نوٹ بنانے کی
مشین تھی اس طرح وہ باری باری ہر کمرہ دیکھتا گیا
اس کی آنکھوں میں شدید حیرت تھی اتنی بڑی اور مکمل
تنظیم اس کی آنکھوں کے سامنے تھی وہ سوچ بھی نہ سکتا
تھا۔ کہ اتنے انتظامات ہوئے انسے آج تک خبر نہ تھی.
بہرحال ایک کمرے کو دیکھ کر وہ چونک پڑا کیوں کہ اس
میں کیپٹن شکیل ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا اب اس
کے سامنے دو مسئلے تھے ایک تو کیپٹن شکیل کو آزاد کرنا
اور دوسرا ان تمام مشینوں پر یا تو حکومت کا قبضہ کرانا یا
انہیں تباہ کرنا اسے اطمینان تھا کہ اس نے ہیڈ
کوارٹر کے انچارج کو ختم کر دیا ہے یہ بھی ایک اتفاق
تھا ورنہ بجائے انچارج تک پہنچنے کے لئے عمران کو
کتنے ہاتھ پیر مارنے پڑتے لیکن اس کے باوجود جو

لمحہ بھی گذر رہا تھا اس کے لئے خطرہ بڑھ رہا تھا
آخر کار اس نے ایک فیصلہ کن قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا
اور پھر کچھ سوچ کر انچارج کا لباس پہنے وہ کمرے
سے باہر نکل کر گیلری میں آگیا یہ ایک انتہائی
خطرناک اقدام تھا۔ کیوں کہ عمران کو بالکل معلوم نہیں
تھا کہ آیا انچارج کبھی راؤنڈ بھی لگاتا تھا یا نہیں
اگر لگاتا تھا تو باقی لوگوں سے اِس کا رویہ کیسا تھا
بہرحال جو ہو سو ہو کے مصداق اس نے فیصلہ کُن
قدم اٹھایا اب وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بھی تو
نہیں بیٹھ سکتا تھا بہرحال جیسے ہی اس نے
گیلری میں قدم رکھا ایسا معلوم ہوا جیسے پورے
ماحول میں ایک عجیب قسم کی بے چینی سنسنی اور
پُراسراریت سے پھیل گئی جسے عمران نے بھی بخوبی محسوس
کر لیا۔ اس نے اسے معلوم ہوا کہ انچارج اول تو کبھی
باہر نہیں نکلا دوسرا اس کا رویہ دیگر لوگوں سے
انتہائی سخت رہا ہوگا۔ ورنہ اسے دیکھتے ہی پورے
ماحول میں ایک بے چینی اور عدم اطمینان کی لہر نہ

دوڑ جاتی جیسے ہی عمران آہستہ آہستہ سے گیلری میں نکلا
سامنے پہرہ دینے والے نقاب پوشوں کے گروہوں سے
ہالا عظیم ہے زنگا عظیم ترین ہے کے نعروں سے
اس کا استقبال کیا لیکن عمران آہستہ سے ان کے پاس
سے گذر گیا اس نے صرف ایک ہاتھ جس پر سیاہ رنگ
کے دستانے پہنے ہوئے تھے اٹھانے پر اکتفا کیا۔ وہ
ہال میں داخل ہو گیا اسے دیکھتے ہی تمام آپریٹر اپنے
کاموں اور بھی زیادہ تندہی سے مصروف ہو گئے کسی
نے ایک نظر بھی اٹھا کر اوپر نہ دیکھا عمران ان
کے درمیان میں سے گذرتا ہوا دوسری گیلری میں نکل
آیا وہ نقاب پوش ٹامی گن اس کے پیچھے پیچھے
بطور باڈی گارڈ آ رہے تھے عمران ایک دروازہ کھول
کر ایک کمرے میں داخل ہو گیا پھر اس کے عقبی دروازے
سے داخل ہو کر وہ بڑے ہال میں داخل ہو گیا۔
یہاں ایک بہت بڑا پلانٹ کسی بہت بڑے مقصد کے
لئے نصب تھا عجیب و غریب مشینیں تھیں عمران سمجھ
گیا کہ یہ پلانٹ کسی بہت بڑے مقصد کے لئے یہاں

نصب ہے بہرحال وہ اس کے آپریٹر کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا اس نے اس پلانٹ کا مقصد سمجھنے کے لئے اسے غور سے دیکھنے لگا اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر ہواؤں میں اچھال دیا ہو لیکن یہ صرف اس کی ذہنی کیفیت تھی کیوں کہ اب اسس پلانٹ کا مقصد وہ کسی حد تک سمجھ گیا تھا یہ پلانٹ زمین سے پانی باہر نکالنے کے لیۓ نصب تھا. جس کا مظاہرہ پچھلے دنوں ماکا زونگا بطور سزا کرچکا تھا. اب عمران کے لئے یہ لازمی ہوگیا کہ وہ ہر قیمت پر اس پلانٹ کو تباہ کردے وہ فوراً مڑا اور اس کمرے کی طرف چل دیا جس میں کیپٹن شکیل بند تھا کمرہ کا نمبر سکریننگ مشین سے وہ دیکھ چکا تھا وہ کمرے کے سامنے رکا اس کے باہر تالا لگا ہوا تھا اور ایک نقاب پوش ٹامی گن اٹھائے باہر پہرہ دے رہا تھا عمران نے اسے تالا کھولنے کا اشارہ کیا اس نے جھٹ تالا کھول دیا اور دروازہ کھول کر عمران اور اس کے ساتھ دو باڈی گارڈ اندر داخل ہوئے کیپٹن شکیل کرسی پر بندھا ہوا تھا

لیکن اس کا چہرہ انتہائی سپاٹ تھا عمران اسے دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرایا پھر اس نے انچارج کے لہجے میں پکارا.

تمہارا دماغ ٹھکانے لگا یا نہیں.

لیکن کیپٹن شکیل نے کوئی جواب نہ دیا.

عمران نے دوسرے نقاب پوشوں کو اس کے کھولنے کا حکم دیا اور اسے اپنے کمرے میں پہنچانے کے لئے کہا انہوں نے جھٹ کیپٹن شکیل کو کھول دیا اور پھر اسے لے کر انچارج کے کمرے کی طرف بڑھے عمران ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا وہ لوگ کیپٹن شکیل کو چھوڑ کر خود باہر چلے گئے کیپٹن شکیل کے ہاتھ ابھی تک بندھے ہوئے. عمران نے ہر طرف سے اطمینان کرکے اپنا نقاب اتار دیا اور کیپٹن شکیل اسے دیکھ کر حیران رہ گیا لیکن حیرت اس کی آنکھوں سے ٹپک رہی تھی چہرے سے نہیں عمران نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کھول دیئے اور آہستہ سے اسے تمام حالات بتا دیئے اب دونوں نے مل کر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا تھا عمران نے اس کے لئے ڈائنا میٹ تجویز کیا لیکن سوال

یہ تھا کہ ڈائنامیٹ لایا کہاں سے جائے اسے آپریٹ کہاں سے کیا جائے کیپٹن شکیل نے ٹائم بم کا مشورہ دیا لیکن یہاں مسئلہ ان کی فوری فراہمی کا تھا اچانک عمران کو ایک تجویز سوجھی اس نے نقاب چہرے پر ڈالا اور خود اٹھ کر اس مشین پر جا بیٹھا اس نے سبز رنگ کا بٹن دبایا اور مشین کو سٹارٹ کر دیا سکرین پر کمرے کا عکس ابھرا تو اس نے فوراً نیلے رنگ کا بٹن دبا دیا اب کسی حد تک وہ اس مشین کو سمجھ چکا تھا اس لئے آسانی سے اسے آپریٹ کر چکا تھا سکرین پر ہال کا عکس ابھرا لیکن وہ ہینڈل گھماتا رہا اور ایک کمرہ میں ایک نقاب پوش کرسی پر بیٹھا شراب پیتا نظر آیا اس کے سینے پر نمبر۳ لکھا ہوا تھا عمران نے ہینڈل کو وہیں روک دیا اور پھر اس نے زرد رنگ کا بٹن دبایا اور پھر اس نے سکرین پر اس شخص کو چونکتے دیکھا اور پھر وہ شخص تیزی سے اٹھا اور چہرے پر نقاب ٹھیک کرتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اب عمران نے ہینڈل کو دوبارہ گھمایا اور جب اس

کمرے کا عکس نظر آیا جو پہلے نظر آتا تھا تو اس نے ہینڈل کو چھوڑ دیا ۔ اچانک اسے کمرے کے دروازے کے اندر لگا ہوا بلب جلتا بجھتا نظر آیا اس نے زرد رنگ کے بٹن کو ایک بار پھر دبایا بلب بجھنے سے رک گیا اور دروازہ آہستہ سے کھلا اور وہی نقاب پوش نمبر۳ اندر داخل ہوا ۔ اس نے اندر داخل ہو کر مخصوص نعرہ لگایا اور پھر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا عمران نے مائیک کا بٹن دبایا اور پھر سرسراتی ہوئی آواز میں بولا ۔

نمبر۳ ۔

یس سر ۔ نمبر۳ نے سر اٹھا کر کہا ۔

ہمارے سٹاک میں کتنے ٹائم بم موجود ہیں ۔

عمران انچارج کی آواز میں بولا ۔

جناب ہمارے سٹاک میں دس ہزار ٹائم بم موجود ہیں ۔

نمبر۳ نے ادب سے جواب دیا ۔

ہوں ۔ اچھا ابھی جاؤ ان میں سے پانچ میگا پاور کے دس ٹائم بم لے آؤ ۔

بہت بہتر۔ اس نے کہا اور پھر تیزی سے دروا
کھول کر باہر نکل گیا عمران نے پھر ہینڈل کو گھما
سکرین پر وہ نقاب پوش ایک گیلری میں تیزی سے
جاتا نظر آیا عمران سکرین پر اسے فالو کر رہا
نقاب پوش چلتا ہوا ایک دروازے پر رک گیا۔ ا
نے دروازے پر مخصوص دستک دی دروازہ کھل گیا
اور وہ اندر داخل ہو گیا اندر ایک بہت بڑا اسل
خانہ تھا عمران اس اسلحہ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا
اُسے اس اسلحہ خانے کا علم نہیں تھا۔ اس
نے دیکھا کہ نقاب پوش وہاں بیٹھے ایک نقاب پوش
سے دس ٹائم بم لے رہا ہے عمران اب شکیل کی
طرف متوجہ ہوا اس نے اسے ساری سکیم بتائی کہ
جیسے ہی نمبر ۳ بم لے کر اندر داخل ہو میں اس کی جگہ
لے لوں گا تم اس مشین پر بیٹھ جانا عمران نے اسے
آپریٹ کرنے کا طریقہ تبلا دیا اس نے اسے بتایا
کہ میں یہ بم مختلف کمروں میں رکھوں گا۔ تم
اس مشین کے ذریعے مجھے فالو کرنا جہاں کچھ

خطرہ معلوم ہو یہ سرخ رنگ کا بٹن دبا
دینا ذکس میں جتنے لوگ ہوں گے وہ جل
جائیں گے۔ لیکن یہ اسی وقت کرنا جب اس
کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ یہ کہہ کر اس نے
اپنا انچارج والا لبادہ اتار کر شکیل کو پہنا
دیا اور شکیل وہ مخصوص نقاب لگا کر مشین
پر بیٹھ گیا اتنے میں نمبر ۳ بموں کا ڈبہ
لے کر مخصوص کمرے کے دروازے تک پہنچ
گیا کیپٹن شکیل نے اسے اندر آنے کی اجازت
دی اور پھر اسے ہدایت کی کہ وہ اسے
کمرہ ایک میں پہنچا دو کمرہ نمبر ایک انچارج کا
ذاتی کمرہ تھا نمبر تین وہ ڈبہ لے کر کمرہ نمبر
ایک کی طرف بڑھ گیا جہاں عمران اس کی
تاک میں تھا جیسے ہی نمبر ۳ اندر داخل ہوا
عمران نے اسے چھاپ لیا چونکہ یہ افتاد اس
پر اچانک پڑی تھی اس لئے وہ بے خبری میں مار
کھا گیا چنانچہ چند ہی لمحوں بعد وہ عمران کے ہاتھوں

میں بھول رہا تھا۔ عمران نے پھرتی سے اس کے کپڑے اتارے اور اپنے کپڑوں پر پہن لئے پھر اس نے بموں کو نکال کر اپنے لبادے میں مختلف جگہوں پر چھپانا شروع کر دیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ملک کی نامور ادیبہ
[illegible]
کی انمٹ تحریر
شمع
قیمت پینتیس روپے
جمال پبلشرز، بوہڑ گیٹ۔ ملتان

عمران کمرے سے باہر تیزی سے گیلری میں چلنے لگا اس نے تمام بم نکالے۔ اور پندرہ منٹ کا ٹائم سیٹ کیا اور پھر ایک بم گیلری میں لگی ہوئی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ عمران کے خیال میں یہ اس ٹوکری کا بہترین مصرف تھا بہرحال وہ آگے بڑھا۔ اور ہال میں داخل ہوگیا وہ آہستہ سے چلتا ہوا ایک کونے میں گیا اور ایک مشین کے پاس کھڑا ہوگیا۔ آپریٹر

نے اسے دیکھا اور پھر اپنے کام میں لگ گیا۔ عمران نے گیبری میں بنے ہوئے مختلف خالی کمروں میں بم
ہاتھ میں وہ چھوٹا سا مگر انتہائی طاقتور بم لیا اور پھر چھپا دیئے اب وہ اس پلانٹ کی طرف جا رہا تھا
آہستہ سے اس کی مشین اور پچھلی دیوار کے درمیان اڑا دیں نے پچھلے دنوں پورے دارالحکومت میں بھیانک
دیا پھر وہ خاموشی سے باہر نکلا اور اب اسلحہ خانہ تباہی پھیلا دی وہ اس کمرے میں داخل ہوا وہاں
کا انچارج اس کے استقبال کے لیے کھڑا ہوا تھا ایک آپریٹر ڈیوٹی پر موجود تھا۔ پلانٹ مکمل طور
اس نے اس سے رجسٹر مانگا اور پھر اس رجسٹر پر بند تھا آپریٹر نے اسے دیکھتے ہی سلوٹ کیا اس
دیکھنے لگا پھر اچانک وہ زور سے چونکا اور عمران نے سلوٹ کا جواب دیا اور پھر اسے اشارے سے
سے دوسرے کمرے کی طرف دھیان کر کے کچھ سننے والی طرف بلایا وہ اس کی طرف بڑھا عمران نے
اسلحہ خانے کا انچارج بھی نقاب لگائے ہوئے اس کی گردن پکڑ لی وہ بھی خاصہ طاقتور تھا
پریشان ہو گیا اس نے نمبر ۲ کی طرف حیرانگی سے لیکن عمران کے سامنے اس کی کچھ پیش نہ چلی اور
دیکھا عمران نے اس کے کان میں یہ کہا کہ دوسرے چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں اور
کمرے سے کوئی آواز آ رہی ہے جا کر دیکھو کون؟" دم توڑ چکا تھا۔ عمران نے اس کی لاش
ہے۔ وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا اور گھسیٹ کر ایک طرف ڈالی اور خود سکریو ڈرائیور سے
عمران نے پھرتی سے اسلحہ کے ڈھیر کے درمیان دبا کر اس پلانٹ کی ایک سائیڈ کھولی والی اس میں سے
چھپا کر رکھ دیا وہ انچارج واپس آیا تو اس نے ٹائم بم رکھ کر اسے دوبارہ کس دیا اب اسے
نے بتایا کہ وہاں کوئی نہیں ہے عمران نے اپنا وہیم مطمئن ہو گیا کہ اگر کسی نے آپریٹر کی لاش دیکھ
کر مطمئن کر دیا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اب لی تو وہ پلانٹ کو نہ بچا سکیں گے۔

یہاں سے فارغ ہو کر وہ اطمینان سے باہر نکلے
لیکن باہر نکلتے ہی وہ ٹھٹھک گیا کیونکہ سارے
میں ہلچل مچ رہی تھی اس کی سمجھ میں اس
کی وجہ نہ آ سکی. لیکن اچانک اسے خیال آیا
کہیں کیپٹن شکیل کا راز تو نہیں کھل گیا کیونکہ ا
نے بہت سے نقاب پوش ٹامی گن اٹھائے کمرہ
کی طرف بھاگتے دیکھے "ٹائم بم پھٹنے میں صرف
منٹ باقی رہ گئے" تھے اب ان دس منٹوں میں ا
بھی اور کیپٹن شکیل کو بھی اس عمارت سے باہر نکل
جانا تھا لیکن یہ اچانک افتاد اور آ پڑی تھی کہ
بھاگتے بھاگتے ایک نقاب پوش سے ٹامی گن لے
نہ بھولا اس پہرہ دار نے اسے اپنا آفیسر سمجھتے ہوئے
اپنی ٹامی گن اسے پکڑا دی وہ تیزی سے کمرہ نمبر
کی طرف بڑھا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بیس پچیس
نقاب پوش اندر ٹامی گن اٹھائے کھڑے تھے وہ
تین کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے لیکن وہ ا
پہچان نہ سکے کیونکہ یہاں تمام لوگ منہ پر نقاب

ٹہلے پھرتے تھے اس لئے وہ کچھ نہ سمجھ سکے عمران نے
دیکھا کہ کیپٹن شکیل ایک شیشے کے بہت بڑے جار میں
بند ہے عمران کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیپٹن شکیل
آخر یہاں کیسے بند ہو گیا لیکن اب وقت سوچنے کا
نہ تھا مکمل تباہی میں صرف سات منٹ باقی رہ گئے
تھے. عمران نے ٹامی گن سیدھی کی. اور پھر کمرہ ٹامی
گن کی ریٹ سے گونج اٹھا ایک ہی وار میں
تمام نقاب پوش فرش پر تڑپ رہے تھے عمران نے
ٹریگر پر بدستور دباؤ ڈالے رکھا سینکڑوں گولیاں ان
کے جسموں سے پار ہو گئیں اور چند لمحوں بعد وہاں
فرش پر خون ہی خون تھا اور لاشیں پڑی ہوئی تھیں
عمران بھاگ کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا اس نے
چاروں طرف دیکھا کہ اس جار میں کہیں بھی دروازہ نہ
تھا اس نے کیپٹن شکیل کو آواز دی لیکن بے سود اور
کیپٹن شکیل کے ہونٹ ہلے لیکن عمران کوئی لفظ نہ
سنائی دیا. اب عمران نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف
ہٹنے کا اشارہ کیا اور گولیوں کی باڑ اس شیشے

پر ڈالی لیکن اس پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اب عمران گھبرا
گیا کیوں کہ بم پھٹنے میں صرف پانچ منٹ باقی رہ
گئے اور انہی پانچ منٹوں میں اسے سب کچھ کرنا تھا
بہرحال اس نے ہمت نہ ہاری فوری طور پر اسے ایک
خیال آیا اس نے جیب سے آخری ٹائم بم نکالا اور
کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا کہ وہ فرش پر لیٹ جائے
اب جو کچھ ہوتا سو ہوتا اگر رہائی کی صورت نکل
آئی تو خیر ورنہ موت تو سامنے ہی تھی کیپٹن شکیل
اشارہ پاتے ہی فوراً زمین پر لیٹ گیا عمران نے
بم پر دو سیکنڈ کا ٹائم لگایا اور بم شیشے کی دیوار
کے پاس رکھ کر خود بھی پھرتی سے زمین پر لیٹ
گیا پلک جھپکتے ہی دو سیکنڈ گزر گئے اور پھر ایک
زبردست دھماکہ ہوا اور اس شیشے کے جار کے پرزے
اڑ گئے اس کے ساتھ ہی وہ کمرہ بھی تباہ ہو گیا
ایک بھاری شہتیر عمران کے بالکل پاس آ گرا اس شہتیر
کی وجہ سے کیپٹن شکیل اور عمران بچ گئے کیوں کہ
تمام ملبہ اس شہتیر نے روک لیا اب دونوں وہاں سے

اٹھے اور باہر کی طرف بھاگنے لگے بم پھٹنے میں صرف
تین منٹ باقی رہ گئے تھے وہ تیزی سے ایک گیلری
میں بھاگے اس دھماکے کی وجہ سے تمام اڈوں میں
دوڑ سی ہوئی تھی گھنٹیاں بج رہی تھیں سرخ اور سبز
بلب جل رہے تھے وہ دونوں تیزی سے ایک طرف
بھاگے اس گیلری کی طرف ایک ٹنل سی بنی ہوئی تھی
وہ دونوں تیزی سے اس میں دوڑنے لگے یہ پانی کا
بہت بڑا پائپ تھا وہ بے تحاشہ بھاگ رہے تھے
اچانک شکیل کا پاؤں پھسل گیا اور وہ تیزی سے
اس ٹنل میں پھسلتا چلا گیا دوسرے لمحے وہ ٹنل کے
دوسرے سرے سے باہر ہوا میں اُڑتا چلا جا رہا تھا
ٹنل زمین سے کافی اونچائی پر بنی ہوئی تھی۔ اس لئے
وہ تقریباً ہوا میں اڑتا ہوا زمین پر جا گرا کیپٹن شکیل
اس سے پہلے زمین پر پڑا تھا۔

چند لمحوں تک اسے کچھ محسوس نہ ہوا لیکن پھر
اچانک کان پھاڑ کر دھماکہ ہوا اور اسے ایسا محسوس
ہوا جیسے کوئی آتش فشاں پہاڑ گرج رہا ہو پے در

پے دھماکے ہو رہے تھے عمران اور شکیل کے نیچے کی زمین ہل رہی تھی پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ایسا محسوس ہوا جیسے عمران اور شکیل کے اعصاب جواب دے گئے ہیں اور ان کی قوت سماعت ختم ہو گئی ہو۔

ملک کی نامور ادیبہ
عذرا بانو عرشی بی اے
کی
انمٹ
تحریر
شبنم
خوبصورت سرورق
قیمت تین روپے
سفید کاغذ
اعلیٰ طباعت

صفدر نے بھی اپنی موٹر سائیکل ریستوران کے پارکنگ شیڈ کی طرف گھما دی وہ نیچے اترا اور جیبوں میں ہاتھ ڈالے ریستوران کے ہال میں داخل ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ دونوں غیر ملکی ایک کونے والی میز پر بیٹھ رہے ہیں۔ صفدر آہستہ سے چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا اور ان کے قریب کی میز پر جا کر بیٹھ گیا وہ اسے دیکھ کر

قطعاً نہ چونکے جس سے صفدر نے اندازہ لگایا کہ انہیں تعاقب کا علم نہیں ہوا وہ آج صبح سے ایکسٹو کے حکم سے ان دونوں کا تعاقب کر رہا تھا اس لئے کسی حد تک صفدر بور ہو گیا تھا لیکن حکم بہرحال حکم تھا بوریت کی انتہا ہی کیوں نہ ہو جائے صفدر نے بیرے کو کافی کا آرڈر دیا اور جیب سے سگرٹ نکال کر منہ سے لگایا اب اس نے جیب سے لائٹر نکالا جو جسامت میں عام لائٹروں سے قدرے بڑا اور وزن بھی قدرے زیادہ تھا اس نے لائٹر سے سگریٹ سلگایا لیکن اس دوران وہ ان دونوں کے دو دو پوز لے چکا تھا اس لائٹر میں ایک انتہائی چھوٹا مگر انتہائی طاقتور کیمرہ فٹ تھا۔ صفدر نے لائٹر جیب میں رکھ لیا اور پھر اطمینان سے کافی پینی شروع کر دی جو بیرہ اس کی میز پر رکھ گیا تھا وہ دونوں بھی چپ چاپ کافی پی رہے تھے۔

اچانک ان میں سے ایک بولا۔

آج کدھر جانا ہے۔

نمبر تین میں۔

نمبر ایک تباہ ہو گیا ہے۔

ہاں زبردست نقصان پہنچا ہے۔

اور پھر چپ ہو رہے اتنے میں ایک لڑکی ان کی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئی وہ کوئی غیر ملکی نظر آ رہی تھی صفدر اس کے چہرے سے اس کی قومیت کا اندازہ لگانے میں ناکام رہا وہ اس کے نزدیک آتے ہی وہ دونوں احتراماً کھڑے ہوگئے اور وہ بھی ان کے برابر کرسی پر بیٹھ گئی۔ پھر صفدر کو بھی چونکنا پڑا کیوں کہ جولیا بھی ہال میں داخل ہو رہی تھی اور اس کی نظریں ہال میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں صفدر سمجھ گیا کہ جولیا اسی لڑکی کے تعاقب میں یہاں آئی ہے۔ چنانچہ جیسے ہی جولیا کی نظریں اس لڑکی پر پڑیں اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نظر آئی صفدر نے جولیا کو اشارہ کیا اور وہ سیدھی اس کے میز کی طرف چلی گئی۔

کیسے بیٹھے ہو؟ جولیا نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

دو شعروں پر غور کر رہا ہوں۔ صفدر نے جواب دیا۔

شعروں پر ایک لمحے کے لئے جولیا کو حیرت ہوئی۔

لیکن پھر وہ سمجھ گئی کہ صفدر کسی کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک آیا ہے اس لئے اس نے اور سوال نہ کیا۔

صفدر نے اس کے لئے کافی کا آرڈر دیا اور پھر عقب سے ساتھ والی میز کی گفتگو سنتا رہا وہ لوگ اب اطالوی زبان بول گفتگو کر رہے تھے۔ صفدر کسی حد تک اطالوی زبان سمجھ رہا تھا لیکن جولیا اس زبان سے نابلد تھی چنانچہ خاموشی خاموش بیٹھی کافی پیتی رہی صفدر نے سنا کہ وہ آپس میں کسی آپریشن کے سلسلے میں بات کر رہے ہیں لیکن ان کی آواز اتنی مدھم تھی کہ صفدر کافی کوشش اور توجہ کے بعد سوائے چند لفظوں کے اور کچھ نہ سن سکا کافی دیر تک گفتگو کرنے کے بعد وہ لڑکی اٹھ کر چلی گئی اور اس کے ساتھ جولیا بھی چلی گئی صفدر نے دوبارہ کافی منگائی اور اسے پینے بیٹھ گیا۔ اب دونوں اٹھ کر اوپر بنے ہوئے کمرے کی طرف جا رہے تھے اور صفدر سوچ رہا تھا کہ آیا یہ اسی ریستوران میں رہائش پذیر ہیں یا کسی اور سے ملنے جا رہے ہیں چنانچہ

اس نے چیک کرنے کا فیصلہ کیا اور جیسے ہی وہ دونوں اوپر جا کر ایک اور گیلری کی طرف مڑے صفدر نے پھرتی سے اپنی میز چھوڑی اور زینوں کی طرف بڑھ گیا اس سے پہلے وہ میز پر نوٹ رکھنا نہ بھولا تھا صفدر جب اس گیلری تک پہنچا جس پر وہ دونوں مڑے تھے تو اسے وہ ایک کمرے میں گھستے دکھائی دیئے وہ اس کمرے کی طرف بڑھا اور پھر گیلری میں ادھر ادھر دیکھا تمام گیلری سنسان تھی صفدر نے اپنی آنکھوں کی ہول لگائی اندر اسے چار آدمی ایک میز کے گرد بیٹھے نظر آئے اچانک قدموں کی چاپ ہوئی اور صفدر پھرتی سے دروازے کے ایک طرف ہٹ گیا اور پھر آہستہ آہستہ آگے جانے لگا یہ ایک دیٹر تک تھا جو ٹرے ہاتھ میں لئے اسی کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کی ٹرے میں چار گلاس تھے صفدر آگے بڑھ کر نیچے اتر گیا اور پھر اس نے ایکسٹو کو فون کیا تاکہ اسے مزید ہدایات دے ایکسٹو نے اسے وہاں سے فوراً گلستان پہنچنے کو کہا جہاں عمران اس کا انتظار

کر رہا تھا اور یہاں صفدر کی بجائے نعمانی کی ڈیوٹی لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد نعمانی ہال میں داخل ہوا صفدر نے اسے تمام حالات سے آگاہ کر دیا اور خود باہر نکل کر موٹر سائیکل سٹارٹ کر کے سڑک پر نکل آیا اب اس کا رخ کیفے گلستان کی طرف تھا کیفے گلستان اس شہر کا ایک ماڈرن کیفے تھا اس کی سب سے بڑی شہرت اس کا باغ تھا جو شاید اس شہر کا بہترین باغ تھا اس وجہ سے شام کے وقت لوگ عموماً کیفے گلستان جانا زیادہ پسند کرتے صفدر کی موٹر سائیکل بڑی تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی اور صفدر کا ذہن ان دو آدمیوں کی طرف لگا ہوا تھا جنہیں وہ پیچھے نعمانی کی نگرانی میں چھوڑ آیا تھا اس ادھیڑ پن میں اسے تعاقب محسوس نہ ہوا حالانکہ اسی ریستوران ہی سے ایک چھوٹی سفید رنگ کی کار اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ اس میں دو آدمی سوار تھے صفدر کی موٹر سائیکل کیفے گلستان کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ موٹر بھی اس کمپاؤنڈ میں آ کر رکی صفدر موٹر سائیکل

لاک کرتے ہوئے ہال کی طرف بڑھا یہاں عمران ایک میز پر بیٹھا اونگھ رہا تھا صفدر اس کی میز کی طرف بڑھا اس نے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھا لیکن پھر وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا کیونکہ عمران اس کے ہاتھوں لگاتے ہی کرسی کے نیچے آ گرا تھا لیکن فوراً اٹھ کھڑا ہوا اس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل پڑے لیکن عمران صفدر کو اس طرح آنکھیں جھپکا جھپکا کر دیکھ رہا تھا۔ جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو صفدر ندامت سے سرخ ہو رہا تھا عمران کا یہ مذاق اسے کھل گیا مگر وہ کر بھی کیا سکتا تھا چپکے سے ساتھ بیٹھ گیا عمران دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اونگھنے لگا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو آخر تنگ آ کر صفدر نے عمران کو کہا۔

عمران صاحب۔

عمران نے آنکھیں پھاڑ کر صفدر کی طرف دیکھا اور پھر بولا آپ نے مجھے کچھ کہا ہے؟

نہیں تو تمہارے فرشتوں سے کہہ رہا ہوں۔ صفدر نے

جھنجلا کر کہا۔

معاف کیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

صفدر سمجھ گیا کہ عمران کسی وجہ سے اس سے انجان بننا چاہتا تھا اسی لئے اب وہ بھی چپ چاپ بیٹھ گیا اور عمران پھر اونگھنے لگا صفدر اتنی شدت سے بور ہو گیا کہ جس کی انتہا نہیں اس کا ذہن لگاتار بوریت بوریت کی گردان کر رہا تھا اس نے عمران کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے اپنی کرسی چھوڑ چکا تھا وہ تیزی سے باہر کو لپکا اس کے اٹھتے ہی وہ دونوں بھی اپنی اپنی میزوں سے اٹھ کر باہر کو لپکے عمران نے کن آنکھوں سے انہیں دیکھا اور پھر وہ بھی کرسی سے اٹھ کر باہر جا رہا تھا لیکن باہر جانے کے لیے اس نے سامنے والے دروازے کی بجائے عقبی دروازے کا رخ کیا اس طرف سے وہ تیزی سے گھومتا ہوا باہر نکل کر دیکھا تو اسے وہ دونوں ایک کار میں بیٹھے تیزی سے ایک طرف جاتے دکھائی دیے۔ عمران نے ایک

ٹیکسی روکی اور پھر تیزی سے اس کار کا تعاقب کرنے لگا۔ صفدر اپنے تعاقب سے بے خبر انتہائی جھنجلاہٹ میں اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب وہ اتنی شدید جھنجلاہٹ میں مبتلا ہو گیا تھا کہ وہ ایکسٹو کے حکم کو بھی بھلا بیٹھا اور تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ عمران ٹیکسی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کسی طرح صفدر کو اس کے فلیٹ جانے سے روکا جائے وہ نہیں چاہتا تھا کہ صفدر کی رہائش گاہ دشمنوں کی نظر میں آ جائے کیونکہ عموماً سیکرٹ سروس کے ارکان ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں اس طرح دشمن تھوڑی سی نگرانی کے بعد تمام سیکرٹ سروس کے ارکان سے واقف ہو جائیں گے وہ دوسروں کو بھی بحیثیت ایکسٹو صفدر کے فلیٹ پر جانے سے روک سکتا ہے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ صفدر کا فلیٹ ان کی نظروں میں آئے لیکن صفدر کی موٹر سائیکل کچھ اتنی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی کہ وہ کچھ نہ کر سکتا تھا اچانک صفدر کا ذہن پلٹا اور اسے ایکسٹو کا حکم یاد آیا کہ وہ عمران سے ملے اس کا مطلب تھا

دوسری طرف ریسور اٹھانے والا بلیک زیرو تھا۔

ہیلو ایکسٹو سپیکنگ بلیک زیرو کی آواز آئی۔

عمران سپیکنگ۔

یس سر

ایکسٹو پہلے تو کار نمبر ۱۲۱۰ کے جے ڈی کے مالک کا پتہ کراؤ جلدی دوسرے تمام ممبران سے کہہ دو کہ وہ اب صفدر کو مت ملیں وہ ماکا زونگا کی نظروں میں آگیا ہے۔

اوکے سر میں ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں۔

نعمانی سے جیسے ہی رپورٹ ملے مجھے فوراً مطلع کر دینا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ریسور رکھ دیا۔

ادھر صفدر نے دو تین موڑ کاٹنے سے ہی محسوس کر لیا کہ واقعی اس کا تعاقب ہو رہا ہے چنانچہ وہ مالا بار ہوٹل کی طرف چلا گیا مالا بار ہوٹل میں وہ تیزی سے داخل ہوا اور پھر فوراً ریکریشن ہال میں سے ہوتا ہوا عقبی دروازہ سے باہر نکل آیا۔ اب وہ گھومتا ہوا دوبارہ ہوٹل کے سامنے ایک چھوٹے کیفے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر گھنی مونچھوں کا اضافہ ہو چکا تھا ایک انتہائی سادہ

کہ وہ عمران سے کوئی ہدایت لے یا اس کے ساتھ مل کام کرے لیکن عمران نے وہاں اسے نہ پہچانا جس سے بور ہو کر وہ واپس پلٹ پڑا تھا لیکن اب اسے خیال آیا کہ عمران نے یہ سب کچھ کسی وجہ سے کیا ہوگا اور پھر اسے اپنے تعاقب کا خیال آتے ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تمام دھند چھٹ گئی اور اب اپنے آپ کو کوسنے لگا کہ وہ ایک سیدھی اور صاف بات بھی نہ سمجھ سکا یقینی بات تھی کہ صفدر کا تعاقب کیا جا رہا ہے اس لئے عمران نے اسے نہ پہچانا ابھی عمران اور کوئی راستہ نکالتا کہ صفدر واپس جانے کی حرکت کر بیٹھا اب اسے اپنے آپ پر غصہ آنے لگا اچانک اسے خیال آیا کہ اگر اس وقت اس کا تعاقب ہو رہا تھا تو یقیناً اب بھی ہو رہا ہوگا یہ سوچتے ہی وہ ایک اور سڑک مڑ گیا عمران نے جیسے ہی اسے وہ سڑک مڑتے دیکھا وہ سمجھ گیا کہ صفدر کو عقل آ گئی ہے چنانچہ اس نے ایک ٹیلیفون بوتھ کے پاس اپنی ٹیکسی روک لی اور خود اتر کر ٹیلیفون بوتھ میں گھس گیا ٹیلیفون میں سکے ڈالنے کے بعد اس نے ڈائل گھمایا

س میک اپ مگر اس سے اس کا چہرہ بدل گیا تھا
سوائے غور سے دیکھنے کے اسے پہچانا نہ جا سکتا تھا
اسے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ وہ دونوں اشخاص جو اس
کا پیچھا کر رہے تھے سراسیمگی کی حالت میں باہر نکلے انہو
نے صفدر کی موٹر سائیکل دیکھی چند لمحے باتیں کرتے رہے
اور پھر کار میں بیٹھ کر ایک طرف چل دیئے صفدر تیزی سے
اٹھا ایک چھوٹا نوٹ میز پر رکھا اور ٹیکسی پکڑ کر ان کے
پیچھے چل دیا۔ وہ نزدیک ہی ایک کوٹھی میں گھس گئے
رانا منزل تھی شہر کے مشہور رئیس رانا شہزاد کی کوٹھی صفدر
اس کے بعد نزدیکی بوتھ کی طرف چلا گیا اور ایکسٹو کو
تمام حالات بتائے اور پھر اپنے فلیٹ کی طرف چلا گیا اسے
کیفے گلستان سے اٹھ آنے پر کافی جھاڑ پڑی تھی۔

آج کا دن پورے دارالحکومت پر قیامت بن کر گذرا۔ آج سارا دن سڑکوں پر فائرنگ ہوتی رہی بے گناہ لوگ گولیوں کی بوچھاڑ میں مرتے رہے پولیس کی پوری مشینری حرکت میں آ گئی لیکن اس قتل و غارت پر قابو نہ پایا جا سکا اور یہ قتل و غارت عجیب طریقے سے ہوتی بھرے بازار میں اچانک ایک خوش پوش آدمی پستول نکالتا اور پھر چھ سات آدمی زمین پر گر کر تڑپنے لگتے۔

لیکن اچانک ایک نامعلوم سمت سے گولی آتی اور اس کا سینہ توڑتی نکل جاتی سارا دن شہر میں یہی ہوتا رہا دوپہر تک لوگ گھروں میں بند رہے سارا شہر سنسان ہوگیا صرف پولیس شہر میں گشت کر رہی تھی لیکن پھر یہ وبا پولیس میں بھی پھیل گئی اور پولیس والوں نے اپنے سروس ریوالور نکال لئے اور پھر پولیس کے سپاہی اور آفیسر سڑکوں پر ڈھیر ہونے لگے اب تو حکام انتہائی پریشان لیکن چار بجے کے بعد یہ قتل و غارت ختم ہو گئی اس کے بعد رات تک کچھ نہ ہوا تو لوگ ڈرتے ڈرتے گھروں سے نکلنے لگے ایک بار پھر بازاروں میں اژدہام ہو گیا ہر طرف اسی قتل و غارت کے چرچے تھے اندازاً دس پندرہ ہزار آدمی مر چکے تھے ساری رات حکام پریشان ہو کر میٹنگ پر میٹنگ بلاتے رہے لیکن کسی کی بھی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ ادھر عمران بھی سخت پریشان ہو گیا اس کے خیال میں کسی مخصوص مقناطیسی اثر کے تحت ایسا ہوا تھا اس نے اپنے تمام ممبروں کو حکم دیا کہ وہ صبح ہوتے ہی بازاروں میں گشت کریں اور جہاں کسی شخص کو پستول نکالتے دیکھیں اسے فوراً گولی مار دیں اگر ہو سکے

تو ایسے کسی ایک دو اشخاص کو دانش منزل پہنچا دیں سب ممبران کو اس وبا سے محفوظ رکھنے کے لئے اینٹی میگنٹ آلات دیئے گئے جو انہوں نے جیبوں میں رکھے ہوئے تھے۔ یہ عجیب وغریب حکم ملتے ہی سارے ممبران سخت پریشان تھے زندگی میں پہلی بار انہیں سرکاری حکم کے تحت کھلے بندوں قتل و غارت کرنی تھی یہ ان کا پہلا بھیانک تجربہ تھا لیکن اس کے باوجود مجبور تھے چنانچہ صبح ہی صبح وہ سارے شہروں میں پھیل گئے ان میں سے ہر ایک کے پاس دو دو ریوالور اور فالتو کارتوسوں کا کافی ذخیرہ تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ سورج نکلتے ہی قتل و غارت شروع ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چھ بجے صبح جیسے ہی سورج طلوع ہوا ایک بار پھر بازاروں میں فائرنگ کی آوازیں اور زخمیوں کی چیخوں اور آہوں کی فریادیں گونجنے لگیں۔ اس بار بالواسطہ طور پر سیکرٹ سروس کے ارکان بھی ملوث تھے۔ وہ جیبوں میں ریوالوروں پر ہاتھ رکھے ہر شخص کو غور سے دیکھتے پھر رہے تھے پھر جیسے اچانک کوئی شخص پستول نکالتا ان کے ریوالور سے ایک گولی نکلتی اور اس شخص کی کھوپڑی سے پار ہو جاتی کہیں کہیں وہ گولی مارتے دیکھے جاتے تو انہیں لوگوں سے جان بچانے

کے لئے بھاگنا پڑتا ابھی تک کیپٹن شکیل اور صفدر ہی ایک ایک شخص کو دانش منزل پہنچانے میں کامیاب ہو سکے تھے دن کے بارہ بجے تک ایک بار پھر سینکڑوں لوگ مر چکے تھے اگر سیکرٹ سروس کے ارکان واقعی قتل و غارت نہ کرتے تو شاید تعداد ہزاروں میں تبدیل ہو جاتی دارلحکومت میں کرفیو نافذ کر دیا گیا شہر کا نظام فوج نے سنبھال لیا جو ٹامی گنوں اور مشین گنوں سے مسلح تھے ایک گھنٹے تک امن و امان رہا لیکن پھر اس دن کا بھیانک دور شروع ہو گیا وہ وبا ملٹری کے سپاہیوں پر اثر انداز ہو گئی۔ اور پھر پستول کی گولیاں کی بجائے ٹامی گن مشین گنیں اور ٹینکوں پر لگی ہوئی توپیں چلنے لگیں اور ملٹری کے نوجوان مکئی کے دانوں کی طرح بھننے لگے حکام چیخ پڑے یہ صورتحال انتہائی بھیانک پریشان کن اور نازک تھی۔ فوراً اعلیٰ حکام کی میٹنگ ہوئی اس میں صدر مملکت تک شامل ہوئے۔ عمران بھی بحیثیت ایکسٹو نقاب پہن کر اس میں شامل ہوا اس نازک مسئلے پر بحث شروع ہو گئی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا ادھر بری سے بری خبریں آ رہی تھیں اگر چند گھنٹے اور اسی طرح قتل و غارت ہوتی تو شاید ساری

فوج ختم ہو جاتی اس صورتحال کو بند کرنا ضروری تھا انتہائی ضروری تھا مگر اس کا حل کسی کے پاس نہ تھا سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے آنکھوں کی چمک مدھم ہو چکی تھی لیکن ایکسٹو نے صرف ایک لفظ کہہ کر سب کے چہروں پر رونق بڑھا دی وہ کہہ رہا تھا۔

حضرات اس وبا کا علاج میں نے ڈھونڈ لیا ہے۔

اور سب کے چہرے اس کی طرف مڑ گئے۔

خدا کے لئے بتاؤ میرا تو دماغ خراب ہونیوالا ہے۔

صدر مملکت چیخ اٹھے۔

بتا تو رہا ہوں جناب۔ دراصل یہ مقناطیسی قوت کا کرشمہ ہے۔

مقناطیسی قوت کا کیا مطلب۔ کمشنر حیران ہو کر بولے۔

میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ کسی مخصوص مقناطیسی اثر سے لوگوں کے دماغوں کا رخ قتل و غارت کی طرف موڑ دیا گیا ہے چنانچہ آج میں نے اپنے آدمیوں کو اینٹی میگنٹ آلات دے کر شہر میں پھرایا ان میں سے کسی پر بھی اس وبا کا اثر نہ ہوا چنانچہ میری رائے میں تمام ملٹری کو یہ آلات فوری طور پر تقسیم کر دیئے جائیں صدر مملکت نے ایک لمحے کے

لئے سوچا اور پھر فوراً کمانڈر انچیف کی طرف مخاطب ہوئے
ایکسٹو ٹھیک کہتے ہیں آپ جلد از جلد ایسے آلات تقسیم
کرنے کا انتظام کریں۔

یہ کہہ کر صدر مملکت اٹھ کھڑے ہوئے اور میٹنگ ختم ہو
گئی اور پھر آدھے گھنٹے کے اندر اندر ایسے آلات تمام
ملٹری میں تقسیم کر دیئے گئے اور نتیجہ حسب توقع رہا کیوں
کہ ملٹری کے ذہنوں سے دھند چھٹ گئی اور پھر حالات
معمول پر آ گئے لیکن یہ دو دن دارالحکومت کی تاریخ میں
ہمیشہ ہمیشہ اس عبرت ناک تباہی کی یاد دلاتے رہیں گے
دس دن تک شہر میں کرفیو رہا فوج گشت کرتی رہی پھر
کرفیو ہٹا لیا گیا اور حالات معمول پر آ گئے۔

ملک کی معروف ادیبہ عذرا بانو عرشی بی۔اے
کی ناقابل فراموش تحریر
شبنم
★ سفید کاغذ ★ اعلیٰ طباعت
★ خوبصورت سرورق قیمت تیس روپے

یکدم نہیں

عمران پر آج صبح سے ہی شاعری
کا دورہ پڑا ہوا تھا چنانچہ اس
سلسلے میں سلیمان بیچارے کی کم بختی
آ گئی تھی وہ صبح سے عمران کے سامنے
بیٹھا ہوا اس کے اوٹ پٹانگ شعروں
کی داد دے رہا تھا جان بچانے
کا فی الحال کوئی راستہ اسے نظر نہیں
آ رہا تھا۔

ہاں سلیمان یہ شعر سنو بھی غضب
خدا کا قلم توڑ کر رکھ دیا ہے۔

نے سوچا اور
ایکسٹو ٹھیک شعر تو بہت سے سنے ہیں اب گیدڑ ہی سنادیں۔

ابے الو کی دم فاختہ میں شعر کہہ رہا ہوں۔ شیر نہیں۔

ابے اگر کبھی لکھنو میں ہوتا تو ایک سیکنڈ زندہ نہ رہ سکتا۔

اچھا جناب آپ چاہے شیر سنائیں یا گیدڑ میں نہیں سن سکتا۔ مجھے چائے بنانی ہے۔

سلیمان میں کہتا ہوں کہ تم کبھی اچھے شاعر نہیں بن سکتے سنو شعر سنو نہیں تو ساری عمر باورچی ہی رہ جاؤ گے۔

میں باورچی اچھا ہوں جو شعریت دیگچی میں چمچہ چلانے میں ہوتی ہے وہ بھلا آپ کے شعروں میں کہاں

میں کہتا ہوں سلیمان شعر سن۔

سناؤ جی سناؤ سلیمان جماہی لیتا ہوا بولا۔

میں سڑک کے اس پار

دیکھتا ہوں کسی مہ جبین کو جس کے سر پہ سینگ نہیں۔

جس کے کان ہیں اتنے اتنے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ سے بڑے کا اشارہ کیا۔

جناب شاعری میں ہاتھوں کی اشارہ بازی ایکدم نہیں چلتی۔ سلیمان آخر بول پڑا۔

تم سنتے جاؤ دخل درنا معقولات نہ کرو۔

جس کے کان اتنے اتنے ہیں۔

جس پہ لدی ہے مٹی کی بوری۔

مٹی کی بوری ہا ہا واہ جناب واہ ایکدم مزہ آگیا۔ مجھے تو اس شاعری میں مسور کی دال کا مزہ آ رہا ہے بڑا گرم گرم شعر ہے۔

بالکل گرم مصالحہ کی طرح واہ واہ جناب مہ جبیں پر مٹی کی بوری۔

ابے تو داد دے رہا ہے یا میرا مذاق اڑا رہا ہے۔

نہیں جناب میں بھلا آپ کا مذاق اڑا سکتا ہوں صرف بچپن میں کبوتر اڑاتا تھا۔ اب قسم لے لیجئے کبھی پتنگ بھی اڑائی ہو۔ مگر واہ واہ مٹی کی بوری مہ جبیں پر۔

ابے الو کی دم فاختہ یہ جدید شاعری ہے کچھ سمجھا بھی کرو یہ مہ جبیں دراصل گدھی ہے گدھی آج کل تمام مہ جبیں گدھیاں ہوتی ہیں گدھیاں جو خواہ مخواہ فیشن اور

محبت کا بوجھ اٹھائے پھدکتی پھرتی ہیں۔

عمران نے فلسفہ چھانٹا۔

اچھا اچھا یہ گدھی پر شاعری کر رہے ہیں خوب خوب آخر نسل کا بھی اثر ہوتا ہے سلیمان نے جلانے چڑانے کے لئے کہا۔

کیا کہا کہ میں گدھی کی نسل میں سے ہوں۔ سلیمان تم ہوش میں ہو۔

عمران نے آنکھیں نکالیں۔

جناب اسے داد کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ ایک مشاعرے میں یہ فقرہ سنا تھا آج بول دیا [illegible] جناب ذرا سوچیں تو جب ساری مہ جبیں گدھیاں [illegible] ہیں تو پھر میں نے نسل کا اثر بتا دیا تو کون سا برا کیا

سلیمان نے بھی عمران کے مقابلے میں فلسفہ چھیڑا

تم فوراً چلے جاؤ تم ہو اسی قابل کہ ساری عمر باورچی خانے میں گذارو تم بھلا علی عمران التخلص بودم بے دال اس کو کہاں سمجھ سکتے ہو۔

عمران نے اس کی داد سے گھبرا کر کہا۔

جناب صرف ایک بات بتا دیجیے۔ یہ آپ کے تخلص کا کیا مطلب!

ابے اب تک تمہیں اتنا بھی پتہ نہیں چل سکا۔ اس کا مطلب کیا ہے۔

بودم بے دال یعنی ایسا بودم جس میں "د" نہ ہو بودم میں سے "د" نکال دو تو باقی بچ جائے گا بوم۔

اور بوم کے معنی ہیں الو۔

تو آپ الو ہیں۔

ہاں سلیمان آج کل سارے شاعر الو ہیں دن کو اونگھتے ہیں رات کو شاعری کرتے ہیں پریشان انتہائی درجے کے نحوستی جس کسی نے ان کی شکل دیکھی [illegible] کام ہے۔

اچھا اب تو جا ذرا چائے بنا دے۔

اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے عمران نے ریسیور اٹھایا

بودم بے دال بول رہا ہوں۔

عمران میں سلطان بول رہا ہوں۔

سلطان بول رہے ہو یا گدھا مجھے کیا اعتراض
عمران نے دیوار کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

تم ہوش میں ہو فوراً مجھے ملو انتہائی اہم معاملہ
سر سلطان نے یہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

عمران نے ریسیور رکھا اور پھر کپڑے تبدیل کرنے ل
اتنے میں سلیمان نے چائے میز پر رکھ دی عمـ
نے آدھی پیالی پی اور پھر سلیمان کو منہ چڑاتا ہوا
اتر گیا اور چند منٹوں ہی بعد اس کی کار سر سلـ
کی کوٹھی میں تھی سر سلطان اپنے ڈرائنگ روم
عمران کے منتظر تھے عمران جیبوں میں ہاتھ ڈالے
داخل ہوا سر سلطان نے اسے دیکھتے ہی بیٹھنے
اشارہ کیا وہ صوفوں کے درمیان رکھی ہوئی میز پر
گیا۔

یہ کیا بے ہودگی ہے صوفوں پر بیٹھو۔
جناب آپ کے ہاتھ کا اشارہ میز کی طرف تھا۔
بکو نہیں تمہاری یہ حرکتیں کبھی کبھی بڑا پریشا
کرتی ہیں۔

عمران میز سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا اب وہ
احمق سا ڈرائنگ روم میں لگی ہوئی تصویروں کو دیکھ
رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے جام جہاں نما میں دنیا
کا مشاہدہ کر رہا ہو۔

عمران میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے یہاں بلایا ہے کہ
جو کچھ پچھلے دنوں دارالحکومت میں ہوا تھا اور جو
صرف تمہاری ذہانت کی وجہ سے رک گیا وہی سب
کچھ بقیہ دنیا کے چودہ ممالک کے دارالحکومتوں میں ہوا
لیکن وہاں کا اتنا جانی نقصان ہوا جس کا اندازہ نہیں
کیا جا سکا۔ اس سے پہلے زمین سے پانی نکلنے کا
واقعہ بھی ساری دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہوا تھا۔

لیکن اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ قتل و غارت "ماکا زونگا"
کے تحت ہوئی ہے اس کا مقامی ہیڈ کوارٹر تو میں نے
تباہ کر دیا تھا عمران بولا۔

ابھی وہ مکمل طور پر تباہ نہیں ہوئے یہ دیکھو کل
پرسوں صدر مملکت نام یہ خط آیا ہے اسی سے میں نے اندازہ
لگایا ہے کہ سب کچھ ماکا زونگا کے تحت ہوا ہے۔

عمران نے سر سلطان سے وہ خط لیا جو سرخ رنگ کے
لفافے میں تھا اور کاغذ کا رنگ بھی انتہائی سرخ
تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ ماکا زونگا کی نافرمانی کی ہلکی
سی سزا دیکھ لی یہ صرف ایک ہلکا سا پرچہ تھا۔ جو
آپ لوگوں کو اپنی طاقت کا ہم نے دکھایا ہے صرف
ایک معمولی سا اڈا تباہ کرنے پر ایک بہت بڑی
تنظیم کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ماکا زونگا عنقریب دنیا پر
حکومت کرے گی یہ اس کے مقدر میں لکھا جا
چکا ہے اب بہتر تو یہ ہے کہ تم اور تمہاری حکومت
رضاکارانہ طور پر دستبردار ہو جائے اور نظم و نسق
ماکا زونگا کے کارکنوں کے حوالے کر دیا جائے ورنہ
بھیانک ترین سزا کے لئے تیار رہو ماکا زونگا عظیم
قوتوں کی مالک ہے اس کی معمولی سی معمولی سزا بھیانک
موت ہے۔

اور بڑی سزا کا تو تم تصور بھی نہیں کر سکتے ماکا زونگا
زندہ باد۔

ماکا زونگا۔

عمران نے خط پڑھ کر زور کا سانس لیا سر سلطان
اس دوران عمران کے چہرے کو بغور دیکھ رہے تھے
لیکن خط پڑھنے کے دوران عمران کے چہرے پر
چھائی ہوئی حماقتوں کی تہہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

اب کیا کیا جائے سر سلطان نے پریشان ہو کر پوچھا۔

ٹوئسٹ ڈانس۔ عمران نے مختصر جواب دیا۔

کیا مطلب؟ میں کہتا ہوں یہ مذاق کسی اور وقت کے
لئے اٹھا رکھو سر سلطان جھنجلا گئے دیکھئے میں کوشش
کر رہا ہوں امید ہے کچھ نہ کچھ ہو جائے گا عمران نے
کہا ہاں مجھے یاد آیا دیکھو اس ماکا زونگا کے سلسلے
میں دنیا کے چودہ ممالک کے ارکان کا اجلاس نیویارک
میں ہو رہا ہے تاکہ اس کی سرکوبی کے لئے کوئی
مشترکہ قدم اٹھایا جائے میں چاہتا ہوں تم اس میں
شرکت کرو شاید کوئی راہ نظر آ جائے۔

کب ہو رہی ہے یہ میٹنگ۔ عمران نے پوچھا۔

ایک ہفتے تک۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

کتنے ارکان کی اجازت ہے۔

تم اپنے ساتھ تین اور ممبرے جا سکتے ہو۔

بہتر مجھے تفصیلات بھجوا دیجئے میں ہو آؤں گا۔

پھر تمہاری شرکت کے لئے لکھ دوں۔

ہاں۔ اچھا مجھے اجازت دیجئے میں نے کچھ کام کرنا ہیں۔

بہتر خدا حافظ سر سلطان نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کار میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر چلا گیا۔

جولیا آج کل باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کر رہی تھی کیوں کہ ماکا زونگا نے شہر میں اودھم مچا رکھا تھا اور روزانہ اخباروں میں ان کے متعلق کچھ نہ کچھ لوگ اندازہ لگایا کرتے تھے جولیا نے پڑھا تھا شاید ان میں سے کوئی اشارہ ان کے کام کا نکل آئے لیکن آج جب اس نے پڑھا کہ ماکا زونگا دراصل حکومت کا سٹنٹ ہے جو اس نے آئندہ آنے والے انتخابات ملتوی کرنے کے لئے رچایا ہے تو اس نے جھنجھلا کر

پھینک دیا کیوں کہ اسے لوگوں کی کم عقلی اور ناسمجھی پر غصہ آگیا تھا لیکن پھر اس کا خیال ان کی عدم واقفیت کی طرح چلا گیا اور اس کے اعصاب کافی حد تک ڈھیلے ہو گئے کیوں کہ یہ تو ظاہر تھا کہ سیکرٹ سروس میں ہوتے ہوئے جو کچھ اسے معلوم تھا عام لوگوں کو تو شاید اس کی ہوا بھی کبھی نہیں لگی تھی۔ اور نہ لگ سکتی تھی۔

ابھی جولیا یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی کی کرخت آواز اس کے کانوں میں پہنچی وہ ذرا اٹھ کر سائڈ ٹیبل کی طرف مڑ گئی جہاں فون رکھا ہوا تھا ہیلو جولیا اسپیکنگ جولیا نے ریسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

ایکسٹو۔ بھرائی ہوئی مخصوص آواز بولی۔

مارننگ جولیا تم نے شاید ابھی ناشتہ نہیں کیا

مارننگ سر جولیا نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

ایکسٹو کی آواز میں نرمی تھی۔

نہیں جناب جولیا کی آواز انتہائی شیریں ہو گئی کیونکہ

ایکسٹو کا نرم لہجہ ہی اسے جنت کی لطیف فضاؤں پہنچا دیتا ہے جو اسے کبھی کبھی ہی نصیب ہوتا

اچھا تم ناشتہ کرکے صفدر کو لے کر دانش منزل پہنچ جاؤ وہاں سے تم صفدر شکیل او عمران نے نیویارک جانا ہے اس لئے اپنا روزمرہ سامان ساتھ لے آنا۔

تو کیا جناب نیویارک جانا سرکاری کام سے ہو نے نیچی آواز میں پوچھا۔

جولیا۔ ایکسٹو غرایا تو کیا میں تمہیں وہاں کسی کی شادی میں شرکت کے لئے بھیج رہا ہوں تم ہو میں تو ہو۔

معافی چاہتی ہوں جناب دراصل میں غلطی سے پوچھ بیٹھی ہوں میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہاں ہم ماکا زونگا کے سلسلے میں جا رہے ہیں یا کوئی اور سلسلہ ہے جولیا نے بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے جملہ پورا کیا۔ ورنہ وہ تو درمیان میں ہی رو پڑتی۔

ہاں یہ ماکا زونگا کا ہی سلسلہ ہے وہاں دنیا کے ان چودہ ممالک نے جن میں ماکا زونگا نے اپنی سرگرمیاں شروع کی ہوئی ہیں امریکہ کی زیر صدارت ایک میٹنگ ہو گی جس میں اجتماعی طور پر ماکا زونگا سے نپٹنے کے طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ اس کے سدباب کے لئے کوئی مناسب قدم اٹھایا جاسکے اس لئے میں تمہیں عمران صفدر اور شکیل کو وہاں اپنی حکومت کی طرف سے نمائندگی کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں اور وہاں تم سب عمران کی سرکردگی میں کام کرو گے۔

مگر جج جناب جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ فقرہ کہتے ہوئے دل سے بہت ڈر رہی تھی۔ عمران اپنی ناشائستہ حرکات سے اپنے ملک کا وقار بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔

دیکھو جولیا تم ہزاروں بار دیکھ چکی ہو کہ اس کی کوئی حرکت فائدے سے خالی نہیں ہوئی اس کا طریقہ کار بھی ہے کہ وہ خود کو بے وقوف پوز کرکے دوسروں کو بے وقوف بنا دیتا ہے اور پھر اپنا مطلب صاف نکال لیتا ہے اور تم نے دیکھا ہے کبھی وہ اپنے

مشن میں ناکام نہیں رہتا اس کے باوجود تم ہر وقت اس کی شکائیت کرتی رہتی ہو۔

ایکسٹو کا لہجہ انتہائی بھیانک ہو گیا تھا۔

معافی چاہتی ہوں جناب ۔ جولیا نے جواب دیا مگر ایکسٹو کی آواز نے اس پر کپکپی طاری کر دی تھی اور جب ادھر سے ریسور رکھنے کی آواز سنائی دی تو اس نے اطمینان سے سانس لیا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے سر سے اتر گیا ہو اس نے ریسور رکھ دیا اور پھر آہستگی سے چلتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی پھر کچھ سوچ کر رکی اور پھر فون کی طرف تیزی سے آئی اور صفدر کو ٹیلیفون کیا ادھر صفدر نے فوراً ریسور اٹھایا۔

ہیلو صفدر سپیکنگ صفدر کی آواز جولیا کے کانوں میں گونجی۔

میں جولیا بول رہی ہوں جولیا نے جواب دیا کیا تم ناشتہ نہیں کر چکے تو آج ناشتہ میرے پاس آ کر کرو۔

شکریہ ناشتہ سے تو میں ابھی فارغ ہوا ہوں۔ پھر

کبھی تمہارے ہاں کھاؤں گا۔

صفدر نے جواب دیا۔

اچھا تم ضروری سامان لے کر میرے پاس پہنچو۔ ہم عمران اور کیپٹن شکیل کی ہمراہی میں آج نیویارک جا رہے ہیں۔

نیویارک وہ کس خوشی میں۔

اسی ماکا زونگا کے چکر میں وہاں چودہ ممالک کی میٹنگ ہو رہی ہے جس میں ماکا زونگا کے سدباب کے نئی تدبیریں سوچی جائیں گی۔

اچھا میں ابھی آتا ہوں اور صفدر نے ریسور رکھ دیا۔

جولیا نے ریسور رکھا اور خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد کیپٹن شکیل عمران جولیا دانش منزل کی میٹنگ ہال میں بیٹھے ایکسٹو کی کال کے منتظر تھے عمران کی چلبلی شخصیت سے جولیا سخت بیزار تھی اور جب سے کیپٹن شکیل اس ٹیم میں شامل ہوا تھا عمران سے بیزاری اور بھی بڑھتی جاتی تھی اس سے جولیا کے کردار پر کوئی حرف نہیں آتا جولیا دراصل ابھی تک اس

غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ کیپٹن شکیل دراصل ایکسٹو ہے
اور کیپٹن شکیل میک اپ کر کے ہمارے درمیان شامل ہے
اس لئے کیپٹن شکیل کی شخصیت میں وہ کبھی کبھی اپنے لئے
بے انتہا دلچسپی محسوس کرتی لیکن ادھر کیپٹن شکیل کا کردار
ایکسٹو سے دو قدم شاید آگے تھا وہ عورتوں سے
رومانی باتیں کرنا اور ان میں دلچسپی لینے کو مردوں
کی توہین سمجھتا ہے اس لئے آج تک نہ ہی اس نے
شادی کی تھی اور نہ ہی اس کی شخصیت سے کوئی
رومان ٹنگا ہوا تھا۔ اس کی شخصیت ایک بے داغ شخصیت
تھی جولیا سے بھی اس کی دلچسپی صرف اسی حد تک تھی
جس حد تک وہ اس کی کرنٹ آفیسر تھی اس کے سوا
اور کچھ نہیں آج جب ایکسٹو نے اسے صرف صفدر کو
فون پر اطلاع دینے کے لئے کہا اور کیپٹن شکیل کے متعلق
کوئی ہدایت نہ ملی تھی حالانکہ جیسے وہ صفدر کو اطلاع
دے سکتی تھی لیکن جب کیپٹن شکیل کے متعلق کوئی
ہدایت نہ ملی تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں ایک
خیال رینگ رہا تھا کہ کیپٹن شکیل ہی دراصل ایکسٹو

ہے حالانکہ بات صرف اتنی تھی کہ کیپٹن شکیل عمران کے
ساتھ کسی وجہ سے پہلے ہی دانش منزل میں موجود تھا۔
بہرحال اس وقت ان سب میں نیویارک میں ہونے والی
میٹنگ کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی صفدر کا کہنا
تھا کہ یہ میٹنگ قطعی ناکام رہے گی۔ لیکن عمران اس کے
خلاف تھا۔

کیسے ناکام رہے گی۔ عمران نے صفدر کو چیلنج دیتے
ہوئے کہا اس لئے کہ اتنی بڑی تنظیم کی بیخ کنی اس طرح کی میٹنگوں سے
نہیں کی جا سکتی۔ جو تنظیم اتنے بڑے پیمانے پر قتل و غارت
کر سکتی ہے وہ اس میٹنگ کا سدباب نہیں کر سکتی صفدر
نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

صفدر کا خیال ٹھیک ہے کیپٹن شکیل نے بھی تائید
کرتے ہوئے کہا۔

صفدر کا خیال غلط ہے دراصل یہ ماکا زونگا سے ذہنی
طور پر مرعوب ہو گئے اور پھر یہ اپنے سکول کے امتحانات
میں چونکہ ہمیشہ فیل ہوتے ہیں اس لئے ناکامی کا بھوت
ہر وقت اس کے ذہن پر سوار رہتا ہے عمران نے مضحکہ

خیر دلیل پیش کی خیر امتحانات میں فیل ہونے کا ریکارڈ تو عمران صاحب ہی توڑتے رہے ہیں میں نے تو ایک دلیل دی تھی صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ریکارڈ تو نہیں البتہ ریکارڈو پلیئر ضرور توڑا ہے۔

عمران نے انگلی سے سر کھجاتے ہوئے نیم وا آنکھوں سے جواب دیا اور بس دل موہ لیا کو تو میں نے ایک مدرسے میں کان پکڑے مرغا بنا ہوا بھی دیکھا ہے عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مزید ٹکڑا لگایا شکیل اور صفدر نے دل موہ لیا کے اصطلاح پر دل کھول کر قہقہے لگائے اور جولیا پھٹ پڑی۔

دیکھو عمران مجھے مت چھیڑا کرو میں بری طرح پیش آؤں گا۔

غزل ہم نے چھیڑی کوئی ساز دینا عمران بے نیازی سے گن گنانے لگا اور جولیا کا چہرہ مارے غصے سے سرخ ہوگیا۔

شٹ اپ وہ زور سے چیخی۔

ابھی عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ٹرانسمیٹر کا بلب سپارک

کرنے لگا اور سب سنبھل کر بیٹھ گئے جولیا نے آگے بڑھ کر بٹن دبایا اس کے چہرے پر اب تک سرخی تھی لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی شدید کوشش کر رہی تھی۔

ہیلو ایکسٹو اسپیکنگ ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز ابھری۔

یس جولیا بول رہی ہوں جناب جولیا نے جواب دیا۔

کیا سب ممبر آچکے ہیں۔

یس سر

تو سنو اب سے آدھے گھنٹے بعد تم سب لوگ اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کے لئے نیویارک جا رہے ہو وہاں اس بار ٹینگ کو خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے جا رہے ہیں تم سب لوگ یہاں سے میک اپ میں جاؤ گے تمہارے پاسپورٹ ابھی تمہیں مل جائیں گے پاسپورٹوں پر سفر کا مقصد سیاحت ہوگا اس کے بعد تمہیں عمران کی رہنمائی میں کام کرنا ہوگا باقی ہدایات اسے دے دی گئی ہیں عمران سے کہو وہ تم سب کے میک اپ کر دے۔

مگر جناب کیپٹن شکیل تو پہلے ہی میک اپ میں ہیں جولیا نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ فقرہ سن کر کیپٹن شکیل سمیت تمام افراد بری طرح چونک پڑے

اور سب کی نظریں کیپٹن شکیل کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

کیا کہا ایکسٹو کی بھی حیرت آمیز آواز ابھری۔

میرے خیال میں جناب کیپٹن شکیل صاحب شروع سے ہی ہمارے ساتھ میک اپ میں شامل ہیں۔

اس خیال کی وجہ۔ ایکسٹو کی آواز میں کچھ تلخی ابھر آئی۔

ان کا چہرہ بالکل سپاٹ رہتا ہے جناب کسی قسم کا تاثر ان کے چہرے پر نہیں ابھرتا صرف آنکھیں ہی اس تاثر کی غمازی کرتی ہیں اس لئے مجھے شک ہوا کہ شاید یہ میک اپ کی وجہ سے ہے۔

جولیا کیپٹن شکیل کو سیٹ پر بلاؤ۔

لیکن کیپٹن شکیل اطمینان سے اٹھ کر سیٹ کی طرف بڑھا جولیا سیٹ سے ہٹ گئی

کیپٹن شکیل۔

یس سر کیپٹن شکیل نے مودبانہ جواب دیا۔

جولیا کیا کہہ رہی ہے کیا واقعی تم میک اپ میں ہو۔

مس جولیا کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب دراصل ان کا شک بھی بجا تھا اور میں ان کی دوربین نظروں کی داد دیتا ہوں۔

ے چہرے کا یہ سپاٹ پن دراصل قدرتی ہے اس میں میرے کسی ودے کو دخل نہیں ہوتا۔

کیا تم جولیا کی تسلی کرا سکتے ہو! ایکسٹو کی آواز میں پراسراریت شامل تھی

جس طرح وہ چاہیں جناب کیپٹن شکیل نے جولیا کی طرف بکتے ہوئے کہا۔

نہیں جناب مجھے تسلی ہو چکی ہے صرف میرا ایک شک تھا امید ہے کیپٹن شکیل صاحب مجھے معاف کر دیں گے جولیا نے زرا ذل اندازی کرتے ہوئے کہا۔

نہیں جب ایک بات چل نکلی ہے اسے اختتام تک پہنچنا چاہیئے۔ صفدر تم ایمونیا کی بوتل الماری میں نکالو اور کیپٹن شکیل تم اس ے منہ دھوؤ تاکہ جولیا کا شک ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔

صفدر جلدی سے الماری کی طرف بڑھا اس نے وہاں سے ایمونیا کی بوتل نکال کر کیپٹن شکیل کو دی کیپٹن شکیل نے اس سے منہ اچھی طرح دھویا اور پھر خشک تولیے سے رگڑا لیکن وہاں میک اپ کا کوئی آثار نہ تھے۔

جولیا سخت ندامت محسوس کر رہی تھی اسے افسوس تھا کہ اس نے خواہ مخواہ شک کر کے کیپٹن شکیل کا دل دکھایا۔

کیا رزلٹ رہا۔ ایکسٹو کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

جولیا کچھ نہ بولی تو صفدر نے جواب دیا۔

جناب شکیل میک اپ میں نہیں ہیں۔

ہوں جولیا کیا تمہاری تسلی ہو چکی ہے۔

میں معافی چاہتی ہوں جناب میں سخت شرمندہ ہوں۔

جولیا نے ندامت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اس میں ندامت کی کوئی بات نہیں اور میرا خیال ہے کہ کیپٹن شکیل بھی اسے محسوس نہیں کریں گے کیوں کہ ہمارا کام بھی ایسا ہے کہ ہمیں ہر وقت آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں میں نے کیپٹن شکیل کا منہ اس لئے دھلوایا تھا کہ جولیا کا شک ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے ورنہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ کیپٹن شکیل کا چہرہ قدرتی طور پر سپاٹ ہے یہ سب کچھ میں نے اس لئے کیا ہے کہ جب سے کیپٹن شکیل اس ٹیم میں داخل ہوا ہے جولیا اس پر ایکسٹو کا شک کر رہی ہے اور اس شک میں کیپٹن شکیل کے چہرے کا سپاٹ پن بہت معاون ثابت ہوا ہے مجھے جولیا کے خیالات اور اندیشوں کا علم تھا لیکن کوئی توجہ نہ دی۔ اب جب جولیا نے خود بات چھیڑ دی تو میں نے مناسب سمجھا کہ بات پوری طرح

کھل جائے۔ اچھا اب سب لوگ چلنے کی تیاری کریں پاسپورٹ آپ سب کو ایئرپورٹ پر مل جائیں گے اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا کوئی بات نہیں کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران صاحب آپ میک اپ شروع کریں۔

اور عمران جو اس سارے ہنگامے کے دوران بیٹھا اونگھ رہا تھا اٹھا صفدر کو ساتھ کی الماری سے میک اپ کا سامان لانے کو کہا۔

طیارے نے اشارہ ملتے ہی ایئرپورٹ پہ رینگنا شروع کر دیا اور پھر اس کی رفتار انتہائی تیز ہوتی چلی گئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ زمین چھوڑ چکا تھا اور فضا کی بلندیوں میں پرواز کر رہا تھا اے آر سی کمپنی کا طیارہ تھا۔ جو صفدر، کیپٹن شکیل جولیا اور عمران کے ساتھ تیس اور مسافروں کو لے کر نیویارک کی جانب جا رہا تھا جولیا اور کیپٹن شکیل آگے بیٹھے تھے اور ان کے پیچھے صفدر اور عمران تھے۔

سادے ہلکے ہلکے میک اپ میں تھے جس سے ان کی شخصیت کچھ اور نکھر آئی تھی صفدر کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں انتہائی شاندار لگ رہی تھیں اور عمران اسے برابر چھیڑ رہا تھا۔

صفدر یار تمہارے چہرے پر گھری کی سوئیں بڑی شاندار ہیں۔

یہ سب کچھ تمہارا کیا دھرا ہے صفدر نے آہستہ سے جواب دیا

خدا کے لئے صفدر کیا میں مونچھیں اگانے کا کام کرتا ہوں۔

یہ سب تو باتوں میں مشغول تھے مگر ایک اکہرے بدن کا نوجوان جہاز کی تیسری رو میں بیٹھا ان کی طرف بڑی پر اسرار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کبھی وہ ان کی شخصیتوں پر نظر ڈالتا اور کبھی اس کی نظریں عمران کی گود میں پڑے ہوئے کیمرے کی طرف پڑتیں۔

طیارہ رواں دواں اپنی منزل کی طرف گامزن تھا اچانک نوجوان اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر وہ آہستہ سے عمران اور صفدر کے نزدیک سے گذرتا ہوا طیارے کی دم میں بنی ہوئی لیویٹری کی طرف جانے لگا جیسے ہی وہ عمران کے پاس

گذرا اس نے جھپٹ کر عمران کی گود سے کیمرہ اٹھایا اور پوری تیزی سے لیوٹری کی طرف بھاگ نکلا عمران نے اس کے پیچھے جست لگائی مگر وہ لیوٹری میں داخل ہو کر دروازہ بند کر چکا تھا تمام مسافر اس حرکت سے بری طرح بوکھلا اٹھے تھے عمران لیوٹری کے دروازے پر برسا رہا تھا صفدر شکیل اور جولیا بھی اپنی جگہوں سے کھڑے تھے ایئر ہوسٹس تیزی سے عمران کی طرف بڑھی عمران نے اسے کسی طرح بھی لیوٹری کا دروازہ کھولنے کے لئے کہا مگر ہوسٹس بے بس تھی یہ واقعہ ہی اتنا اچانک ہوا تھا کہ سب چکرا کر رہ گئے تھے اچانک عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور دروازے پر بنے ہوئے لاک پر گولی چلا دی گولی پڑتے ہی لاک ٹوٹ گیا اور عمران نے تیزی سے دروازے کو دھکا دیا لیکن خالی لیوٹری اس کا منہ چڑا رہی تھی لیوٹری کی پشت کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی عمران نے تیزی سے کھڑکی کی طرف دیکھا اسے فضاؤں میں ایک پیراشوٹ نظر آیا اور عمران زندگی میں پہلی بار بے بسی سے ہاتھ ملتا ہوا رہ گیا۔

لیکن شاید یہ کمرہ اتنا قیمتی تھا کہ عمران نے بے بسی کے بجائے کچھ کرنے کا ارادہ کیا اس نے پیچھے مڑ کر کیپٹن شکیل کو کہا کہ تم نیویارک ایئرپورٹ پر انتظار کرنا اور پھر وہ تیزی سے اپنی سیٹ کی طرف بڑھا اس نے جہاز کی طرف سے ملنے والے پیراشوٹ کو اپنی کمر سے باندھا اور پھر اس نے صفدر کے کان میں تیزی سے سرگوشی کی اور صفدر پستول نکالتا ہوا کاک پٹ کی طرف بھاگا پائلٹ بیٹھا جہاز کو کنٹرول کر رہا تھا ایئر ہوسٹس نظروں سے یہ ہنگامہ دیکھ رہی تھی اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا کہ یہ سب کیا ہے؟ ادھر صفدر نے پائلٹ کی پشت پر پستول لگایا اور اسے مجبور کیا کہ وہ جہاز کو پیچھے کی طرف لوٹا دے دیکھو پائلٹ اپنا جہاز فوراً بیک کر دو وہ آدمی ہماری ایک ایسی چیز لے کر جہاز سے کود گیا ہے جس کے لئے ہم سارے جہاز کو تباہ کر سکتے ہیں اس لئے اچھا تو یہ ہے کہ تم فوراً جہاز موڑ کر اس کے پیچھے چلو اور اس کے پاس سے گذرتے ہوئے جہاز کی رفتار تیز کر دو جہاز سے ایک آدمی جہاز سے کود جائے گا اس کے بعد تم اپنی

منزل کی طرف چلے جانا ورنہ تم جانتے ہو ہم سب کچھ کر گذریں گے۔ پائلٹ نے بے بسی سے پستول کی طرف دیکھا اور پھر جہاز کا رخ موڑ دیا جہاز ایک بار پھر واپس جا رہا تھا۔

عمران کھڑکی سے کودنے پر تیار کھڑا تھا ایئر ہوسٹس اسے ایسا کرنے کے لئے روک رہی تھی۔ لیکن جولیا نے اسے ریوالور دکھا کر چپ رہنے پر مجبور کر دیا۔ جہاز آہستہ آہستہ فضاؤں میں بلند پیراشوٹ کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا جیسے وہ اس پیراشوٹ کے پاس سے گذرا تو عمران نے کھڑکی سے چھلانگ لگا دی اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران کا پیراشوٹ کھل چکا تھا اور اب وہ بھی فضاؤں میں جھول رہا تھا اس کا پیراشوٹ پہلے پیراشوٹ کے کافی نزدیک تھا یہ عمران کا اندازہ تھا کہ اس نے ایسے وقت چھلانگ لگائی جب جہاز پیراشوٹ کے بالکل پاس سے گذرا اب جہاز ایک لمبا چکر لگا کر دوبارہ واپس اپنی منزل کی طرف جا رہا تھا۔

عمران نے جیب سے پستول نکال کر ہاتھ میں لیا۔

اب دونوں پیراشوٹ آہستہ آہستہ زمین کی طرف جا رہے تھے اور کچھ دیر بعد وہ دونوں زمین کے نزدیک آ گئے تھے عمران زمین پر کودنے کے لئے تیار ہو گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ شخص زمین پر کودتے ہی بھاگ جانے کی کوشش کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے ہی دونوں زمین پر گرے اس شخص نے جلدی جلدی اپنے آپ کو رسیوں سے چھڑانا شروع کر دیا عمران اس سے تقریباً ڈیڑھ سو گز دور گرا تھا یہ جگہ ایک خشک پہاڑی تھی عمران نے بھی جلدی سے اپنے آپ کو پیراشوٹ سے آزاد کرایا اور پھر پستول ہاتھ میں لے کر تیزی سے آگے بڑھا وہ بھی بھاگ رہا تھا کیمرہ اس کے ہاتھوں میں تھا چونکہ وہ پستول کی رینج سے دور تھا اس لئے عمران اس پر گولی نہیں چلا سکتا تھا اس لئے وہ بھاگنے پر ہی اکتفا کر رہا تھا ناہموار پتھروں کی وجہ سے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود اس کی رفتار کافی تیز تھی اس لئے وہ آہستہ آہستہ اس کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا۔ وہ شخص پہاڑی کی دوسری ان بھاگ رہا تھا عمران کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون سی جگہ ہے اور اسی پہاڑی کی دوسری طرف کیا ہے؟ اس لئے وہ پہاڑی کی طرف پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کو پکڑنا چاہتا تھا اس نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اب وہ شخص عمران کی پستول رینج میں تھا لیکن اب عمران پستول نہیں چلا سکتا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اب اگر اس نے اسے گولی مار دی تو وہ کیمرہ سمیت پہاڑ سے نیچے جا گرے گا اور پھر جو اس شخص کا تو حشر ہوتا تو ہوتا کیمرہ عمران کو صحیح سلامت نہ مل سکتا تھا۔

اس لئے عمران چاہتا تھا کہ اسے زندہ پکڑ لے اتنے میں وہ شخص پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ کر عمران کی نظروں سے اوجھل ہو گیا عمران بھی ایک لمحے کے بعد چوٹی پر پہنچ گیا لیکن اسنے نیچے پہاڑی کے دیکھا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور وہ شخص کیمرہ ہاتھ میں ڈالے سمندر کی طرف گولی کی طرح اڑا جا رہا تھا اتنی بلندی سے سمندر میں چھلانگ لگانا یقیناً اس شخص کی انتہائی دلیری اور

جرأت کی دلیل تھی پہاڑی تقریباً سمندر سے تین سو فٹ اونچی تھی۔

اسی وقت ایک زور کا چھپاکا ہوا اور وہ شخص سمندر کے پانی میں کیمرے سمت گم ہوگیا۔ عمران نے پستول جیب میں ڈال لیا پنجے جوڑے اور پھر سمندر میں چھلانگ لگا دی وہ تیر کی طرح اڑتا ہوا سمندر کی طرف جا رہا تھا اور سمندر لمحہ بہ لمحہ نزدیک آتا جا رہا تھا اور چند ہی لمحوں بعد وہ سمندر کی پہنائیوں میں تھا یہ غنیمت تھا کہ سمندر اس جگہ انتہائی گہرا تھا ورنہ اتنی بلندی سے کودنے کے بعد وہ یقیناً سمندر کے نیچے کی زمین سے ٹکرا جاتا اور پھر اس کے گوشت کا قیمہ مچھلیوں کی خوراک بن جاتا عمران کافی گہرائی تک تیر کی طرح گیا اور اس کی رفتار جب تیز ہوئی تو سمندر نے اُسے تیزی سے اوپر کی طرف اچھالنا شروع کیا تیرنے میں انتہائی مشاق ہونے کی وجہ سے لمحہ بہ لمحہ اس شخص کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا لیکن اچانک اس کی امیدوں پر اوس پڑگئی۔ کیونکہ ایک لانچ تیزی سے اس شخص کی طرف بڑھ رہی تھی جتنی تیزی

سے وہ لانچ اس شخص کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ وہ شخص گرفتار ہونے سے پہلے لانچ میں سوار ہو جائے گا لانچ اس شخص کے پاس پہنچ کر آہستہ ہوگئی اور لانچ پر کھڑے دو آدمیوں نے اسے پکڑ کر لانچ پر چڑھا لیا اتنے میں عمران بھی اس کے نزدیک پہنچ گیا تھا عمران کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک شخص نے پستول نکالنے کی کوشش کی لیکن یہاں عمران نے ایک ایسا جمپ لگایا کہ ایک انسان سے اس کی توقع بھی نہیں رکھی جا سکتی تھی وہ سمندر سے ایسے اچھلا جیسے کوئی شخص زمین سے اچھلا ہو اور وہ جمپ بھی اتنا زوردار تھا کہ دوسرے لمحے وہ لانچ میں پڑا تھا وہ دونوں شخص یہ دیکھ کر اتنے حواس باختہ ہوئے کہ ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی انسان سمندر سے اتنا بڑا جمپ لگا سکتا ہے لیکن یہ عمران تھا جو خطرے میں واقعی مافوق الفطرت بن جایا کرتا تھا عمران نے جیسے ہی لانچ پر گرا اس نے تیزی سے پلٹا کھایا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہوا چھلانگ لگانے میں اسے جتنا زور

لگانا پڑا تھا وہ خود ہی جانتا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کے پھیپھڑے پھٹ گئے ہوں اور پھر لانچ کے تختوں پر گرنے سے اس کو چوٹ بھی کافی آئی تھی۔

لیکن عمران جانتا تھا کہ یہی لمحہ فیصلہ کن ہے۔ اگر اس نے ذرا کمزوری دکھائی تو سارا کیا دھرا بے سود ہو کر رہ جائے گا اس لئے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اسے اٹھتا دیکھ کر دونوں شخص بھی چونک پڑے جیسے خواب سے جاگے ہوں وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے لیکن عمران نے پھر ایک ہائی جمپ لگایا اور اس کی دونوں ٹانگیں سامنے والے ایک شخص کے سینے پر پڑیں اور وہ چیخ مار کر پیچھے الٹ گیا دوسرا شخص عمران سے لپٹنے لگا لیکن ایک ہی گھونسے نے اسے بھی نیچے گرا دیا اب عمران تیسرے شخص کی طرف بڑھا جو یہ سچوئشن دیکھ کر کیمرے کو سمندر میں پھینکنے جا رہا تھا عمران نے ایک جھپٹا مارا اور کیمرہ اس کے ہاتھوں سے چھین لیا گھونسہ کھانے والا شخص دوبارہ عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

عمران نے تیزی سے بھاگ کر کیمرے کو ایک کونے میں رکھا اور پھر آنے والے شخص کو پھرتی سے ہاتھوں پر اٹھا لیا وہ شخص حالانکہ کافی قوی ہیکل تھا لیکن عمران کے ہاتھوں میں ایک کھلونے کی طرح بے بس ہو چکا تھا عمران نے پھرتی سے اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔

پھر وہ اس شخص کی طرف بڑھا جو کیمرہ لے آیا تھا وہ شخص اب پھر کیمرے کی طرف بڑھ رہا تھا عمران نے ایک زوردار گھونسہ اس کے منہ پر مارا اور پھر اسے بھی ہاتھوں پر اٹھا لیا ایک جھپاکے سے وہ سمندر میں گر چکا عمران کے چہرے پر اس وقت ایک درندگی پھیلی ہوئی تھی۔ تیسرا شخص ابھی فرش پر پڑا تھا اس کے سینے پر پڑنے والی لات اسے عدم کا راستہ دکھا چکی تھی عمران نے اس کی طرف سے مطمئن ہو کر لانچ کو سنبھالا جو تیزی سے آؤٹ آف کنٹرول ہو کر سمندر میں چکر لگا رہی تھی عمران نے سٹیرنگ سنبھالا اور لانچ موڑ کر ایک مخالف سمت کی طرف بڑھا دیا۔ وہ دونوں شخص سمندر میں پڑے ہاتھ پیر مار رہے تھے لیکن عمران ان سے بے پرواہ ہو کر لانچ چلا رہا تھا اب اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نمایاں تھی اس کی لانچ تیزی

اسی پہاڑی کی بھاگی جا رہی تھی جہاں سے اس نے چھلانگ لگائی تھی۔

اب اس طرف سے فارغ ہو کر وہ سوچ رہا تھا کہ نجانے وہ کس ملک میں ہے اور کس شہر سے کتنی دور ہے اسے فوراً نیویارک پہنچنا تھا کیونکہ اس کے بغیر اس کے ساتھی بے بس تھے انہیں نہیں معلوم تھا کہ میٹنگ کہاں ہو رہی ہے اور اس کے کوڈ الفاظ کیا ہیں اس لئے اس آج نیویارک پہنچ جانا لازمی ہے اب لانچ ساحل کے قریب پہنچ گئی اس نے لانچ کو ساحل کے پاس جا کر روکا پھر کیمرہ اٹھایا اور چھلانگ لگا کر ساحل پر اتر گیا اب وہ تیزی سے دوبارہ پہاڑ کی جانب جا رہا تھا۔

جولیا کو صفدر کی موجودگی میں کیوں اغوا کیا گیا ——— ؟

ماکازونگا (حصہ دوئم)

افریقہ کے پُراسرار خوفناک جنگلوں میں احمق اعظم عمران اور اس کے ساتھیوں کی ماکازونگا "کے ساتھ خوفناک جنگ

خوبصورت سرورق ——— اعلیٰ طباعت ——— قیمت ۱۰/۵۰ روپے

[اندھی] لاشیں، پیپر مین، گراس ورز، شیطان کے چیلے، موت کا میدان [آز]ادی کا فریب، عمران اور دیوتا، دیوتا کی موت، ڈیتھ فیلو اور ٹرپل مین کے بعد آپ کے محبوب مصنف **ایم اے ساجد** کا ایک اور شہ پارہ

کرالنگ ڈیتھ

[کرالنگ] ڈیتھ — لیبارٹی جس نے صفدر جیسے باہمت نوجوان کو بھی زندگی سے مایوس کر دیا۔

[کرالنگ] ڈیتھ — عمران کے ملک میں جنم لینے والی ایک لرزہ خیز کہانی

——— صفدر پراجیکٹ کی حقیقت کا انکشاف ——— کیا اس نے عمران کو ایکسٹو مان لیا۔

[کرالنگ ڈیتھ] ——— ایک پُراسرار اور سنسنی خیز مہم جو صرف دس دنوں میں انجام پائی اور یہ دس دن عمران نے موت کے منہ میں رینگتے ہوئے گزارے۔

[کرالنگ] ڈیتھ — عمران کی دلچسپ حماقتوں اور موت کے بھیانک قہقہوں کی داستان ہے۔

——— ہمارا دعویٰ ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کرنے کے بعد آپ اسے ایک [ہی] نشست میں ختم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس میں عمران ایک نئے انداز [می]ں سامنے آیا ہے۔

خوبصورت سرورق ——— اعلیٰ طباعت ——— قیمت — تیرہ روپے پچاس پیسے

جمال پبلشرز — بوہڑ گیٹ ملتان ۲

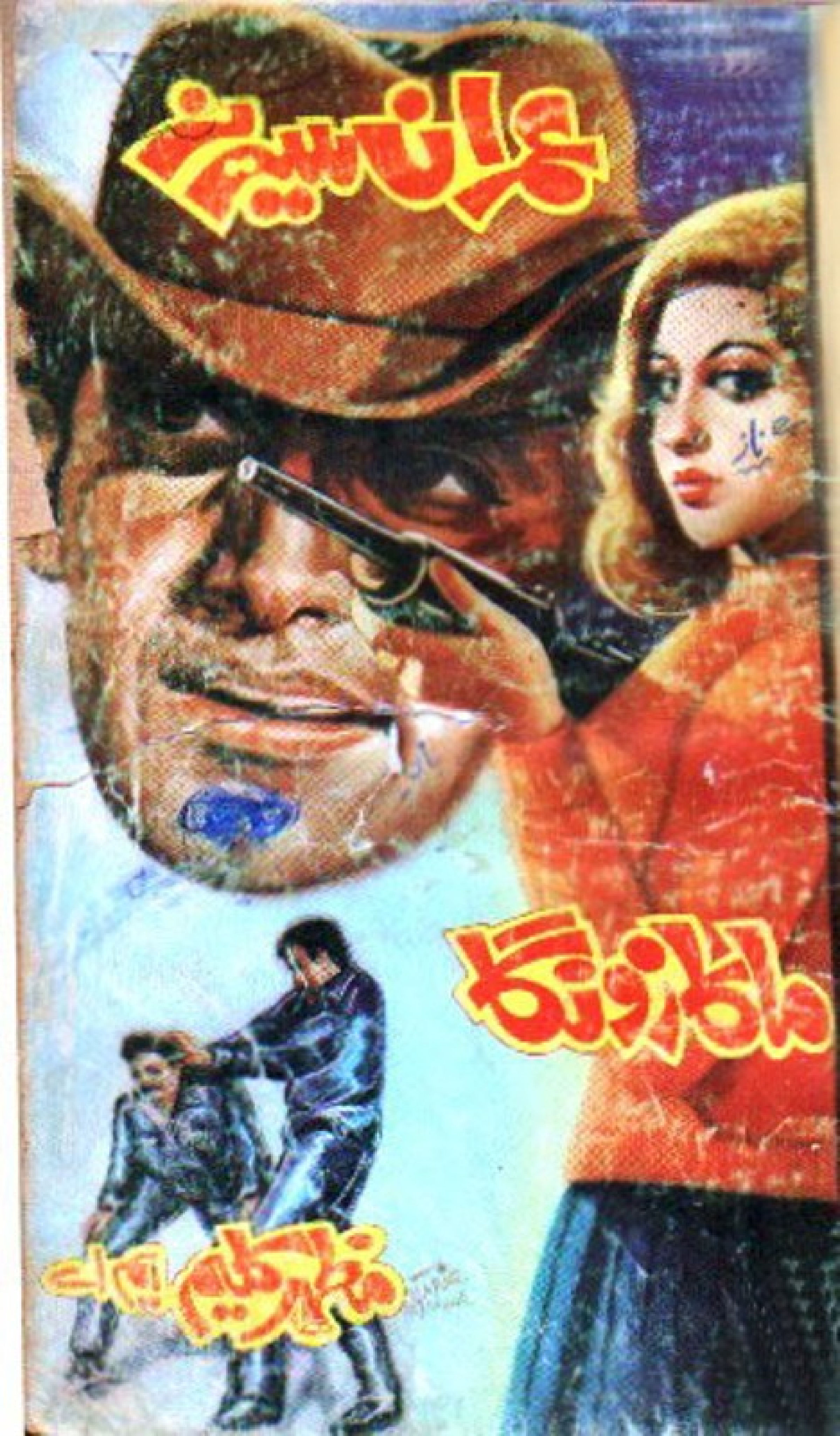
عمران سیریز
ماڈوزنگ
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ماکرونگا

مظہر کلیم ایم اے

New Kashmir Library
RAILWAY ROAD LALAMUSA

جمال پبلشرز — بوہڑ گیٹ ملتان

New Kashmir Librar
RAILWAY ROAD LALAM

جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور
طیارہ مڑ کر اپنی منزل کی طرف چلا۔
کیپٹن شکیل، صفدر اور جولیا دوبارہ اپنی سیٹوں
کی طرف بڑھے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ سخت
پریشان تھے کہ جانے عمران پر کیا گزرے
گی۔ طیارے کے مسافر ان تینوں کو عجیب
نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ چند ایک نے
تو ان سے سوالات بھی پوچھے لیکن انہوں
نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔
عمران کے متعلق ان تینوں میں کسی کو بھی

معلوم نہیں تھا کہ وہ کیمرہ کیا تھا انہوں نے تو یہ سمجھا تھا کیونکہ وہ سیاح
بن کر نیویارک جا رہے ہیں اس لئے عمران نے ایک کیمرہ بھی ساتھ
لے لیا لیکن اب انہیں معلوم ہوا کہ یہ کیمرہ بشرطیکہ یہ کیمرہ ہو کوئی انتہائی
قیمتی چیز تھی کیپٹن شکیل سوچ رہا تھا کہ وہ شخص کون تھا اور اسے اس
کیمرے کے متعلق معلومات کہاں سے ملیں؟ صفدر اور جولیا سوچ رہے تھے کہ
نیویارک جا کر وہ کیا کریں گے کیونکہ انہیں بذات خود کوئی معلومات نہ تھیں
سب کچھ عمران کو معلوم تھا اور عمران نہ جانے کب نیویارک پہنچے لیکن وہ
سب بے بس تھے اب تو آئندہ کا لائحہ عمل نیویارک جا کر ہی بنایا جا سکتا
ہے اسی لئے وہ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہے۔

ایک گھنٹے کے بعد طیارہ نیویارک کے ائرپورٹ پر لینڈ کر رہا تھا لیکن صفدر
وغیرہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ائرپورٹ پر ہر طرف پولیس ہی پولیس نظر
آ رہی تھی صفدر سمجھ گیا کہ پائلٹ نے اس واقعے کی اطلاع ائرپورٹ پر
دے دی ہے اب سوالات اور تفتیش کا ایسا چکر چلتا نظر آتا تھا کہ جان
چھڑانی مشکل ہو جاتی۔ اس لئے صفدر نے شکیل کے کان میں سرگوشی
کی اور شکیل نے جولیا سے کہا طیارہ ابھی تک ائرپورٹ کے چکر لگا رہا تھا
جیسے ہی طیارہ چکر لگاتا ہوا شہر کی ایک طرف سے گزرا ان تینوں نے
اپنے پستول نکال کر کھڑکیوں سے نیچے پھینک دیئے ان کے

اس حرکت کو کسی نے محسوس نہ کیا کیونکہ تمام لوگ اترنے کی تیاریوں میں مشغول تھے اب ان تینوں نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ کم از کم وہ اس کہانی سے ہی منکر ہو جاتے تو پستول کی عدم موجودگی اس بات میں وزن پیدا کر دیتی آہستہ آہستہ طیارہ ایئر پورٹ پر اتر گیا جیسے ہی طیارہ اترا پولیس نے طیارے کو گھیرے میں لے لیا مسافر باری باری اترنے لگے صفدر اور جولیا بھی نیچے اترے پولیس کے پاس کھڑی ایئر ہوسٹس نے ان کی طرف اشارہ کیا اور پولیس نے انہیں ایک طرف ہٹنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کئے اتنے میں کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آیا ایئر ہوسٹس کے اشارے پر اسے بھی ایک طرف بلا لیا۔ انہوں نے ایک آفیسر سے اس بارے میں احتجاج کیا کہ انہیں کیوں روکا جا رہا ہے لیکن وہ انہیں لے کر ائیر پورٹ کی ایک عمارت کی طرف چلے گئے۔ وی آئی پی روم میں لے جا کر ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ تینوں صاف مکر گئے کہ انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہیں۔ اور نہ ہی ان کا کوئی چوتھا ساتھی تھا لیکن پولیس آفیسر مطمئن نہ تھے ان کی تلاشی لی گئی لیکن ان کے پاس سے پستول قسم کی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی پولیس آفیسر حیران تھے کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ بہرحال وہ انہیں مزید تفتیش کے لئے ہیڈ کوارٹر کی طرف لے چلے راستے میں صفدر نے کیپٹن شکیل اور جولیا کی

طرف مخصوص لہجے میں اشارہ کیا ان دونوں نے سر ہلایا اور پھر ادھر اُدھر دیکھنے لگے اب وہ فرار کی سوچ رہے تھے۔ کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ تھا جیسے ہی وہ کشم کی حد سے باہر نکلے تو صفدر تیزی سے اور ایک دس منزلہ عمارت کے صدر دروازے میں گھس گیا پولیس آفیسرز پریشان ہو گئے وہ صفدر کو پکڑنے کے لئے دوڑے اب کیپٹن شکیل کی باری تھی اس نے انتہائی جرأت کا مظاہرہ کیا اور پاس سے گزرنے والی ایک موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ پر جمپ لگا دیا موٹر سائیکل تیزی سے گزر رہی تھی۔ یہ ایک اندھی چھلانگ تھی کہ وہ ٹھیک موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھا پھر تو وہ موٹر سائیکل سے چمٹ گیا دھکا لگنے سے موٹر سائیکل کا توازن بگڑنے لگا لیکن موٹر سائیکل سوار بھی کوئی تھا جس نے کنٹرول کر لیا پیچھے تو سب تعاقب کرنے والے سپاہی گھبرا گئے مگر فوراً انہوں نے ریوالور چلا دیئے مگر اتنی دیر میں کیپٹن شکیل ان کی رینج سے باہر ہو گیا تھا اب انہوں نے جولیا کی طرف توجہ دی تو وہ بھی غائب تھی۔ جولیا دراصل انتہائی پھرتی سے ایک کھڑی ہوئی کار کے پیچھے رینگ گئی تھی اب تو سب پولیس والے گھبرا گئے۔ سیٹیوں پر سیٹیاں بجنے لگیں صفدر اس عمارت کے صدر دروازے سے ہوتا ہوا پچھلے دروازے سے گزر گیا چلتے چلتے اس نے مونچھیں اتار دیں اپنا کوٹ الٹ کر پہن لیا۔ اس کا کوٹ ڈبل تھا۔ ایسے کوٹ مخصوص

طور پر سیکرٹ سروس والوں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اب صفدر کافی حد
تک بدل چکا تھا اس نے راہ جاتی ایک ٹیکسی روکی اور پھر اس میں سوار
ہو کر اسے رائل پارک جانے کو کہا۔ چاروں طرف پولیس پھیل چکی تھی مگر صفدر
اطمینان سے ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا وہ بیٹھا ہوا ان حالات پر غور کر رہا
تھا جن سے ناگہانی طور پر انہیں نپٹنا پڑ گیا اس نے ٹیکسی ایک جھونپڑوں
کی بستی کے پاس جا کر رکوا دی یہاں اسے معلوم تھا کہ اس کی مملکت کا ایک
جاسوس رہتا ہے جو نیویارک میں اس کے ملک کی طرف سے کام کرتا تھا
ایسے جاسوس ہر ملک میں چھپے ہوئے تھے اور کچھ عرصہ بعد عمران کے ساتھ
نیویارک آنے پر اس کا پتہ معلوم ہوا تھا پولیس سے بچنے کے لئے اس
سے بہتر جائے اماں اسے کوئی اور جگہ نظر نہیں آ رہی تھی وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا
ہوا جھونپڑوں سے گزرتا گیا ایک پرانی سی جھونپڑی کے دروازے پر تین
دفعہ مخصوص انداز سے دستک دی چند ہی لمحوں بعد دروازہ کھولنے والا ایک
ادھیڑ عمر کا حبشی تھا اس نے حیرانی سے صفدر کو دیکھا صفدر نے آہستہ سے
ایکسٹو کا لفظ کہا اور حبشی کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت یک لخت
دور ہو گئی وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ اور صفدر سر جھکا کر جھونپڑی میں داخل ہو
گیا تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسے ایک دوسری کہانی سنا رہا تھا ادھر کیپٹن شکیل
کی موٹر سائیکل کافی دور تک چلی گئی لیکن تھوڑی دور نکلتے ہی اس سے

موٹر سائیکل روک دی لیکن کیپٹن شکیل نے اپنا فاؤنٹین پن نکال کر اس کی کمر سے لگا دیا اور اسے پستول کی دھمکی دے کر موٹر سائیکل چلانے پر مجبور کر دیا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل دوبارہ بھگانا شروع کر دیا کیپٹن شکیل اسے ایک گلی میں سے گیا اور پھر ایک ہی نکّے سے موٹر سائیکل سوار کو بے ہوش ہونے پر مجبور کر دیا اب موٹر سائیکل کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسے گلیوں میں بھگا رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ کہاں جائے کیونکہ اس میک اپ میں کسی ہوٹل میں جانا پولیس کے ہاتھوں میں جانے کے مترادف تھا اور دوسری جگہ اس کے علم میں نہیں تھی آخر کار موٹر سائیکل اس نے ایک سڑک پر چھوڑ دی اور خود پیدل گلیوں میں چلنے لگا چلتے چلتے جب وہ تھک گیا تو اس نے ایک تنگ گلی میں ایک مکان کے دروازے پر دستک دی دروازہ فوراً کھل گیا۔ کھولنے والا صورت سے کوئی بدمعاش نظر آرہا تھا۔

کیا بات ہے؟ وہ آدمی غرایا۔

میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے مجھے پناہ دو۔ کیپٹن شکیل نے اجنبی لہجے میں کہا۔

پولیس۔ اچھا اندر آجاؤ۔ اس آدمی نے راستہ چھوڑ دیا۔

صدر دروازے کے آگے ایک تنگ سی گلی تھی کیپٹن شکیل اس آدمی کے

پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ گلی سے گزر کر وہ ایک بہت بڑے ہال میں آ گئے
جہاں میزیں بچھی ہوئی تھیں جن پر جوا کھیلا جا رہا تھا کیپٹن شکیل اس
اتفاق پر حیران ہو رہا تھا کہ کس طرح وہ خود بخود ایک خفیہ جوئے خانے
میں آ نکلا اگر وہ اس کے سردار کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر
فی الحال وہ پولیس کے پھندے سے بچ جائے گا وہ شخص ہال میں
سے گزر کر پھر ایک راہداری میں گھس گیا کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔
راہداری سے چلتے چلتے وہ شخص ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔
اس نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ۔ ایک غراہٹ آمیز آواز آئی۔

"دروازہ کھول کر کیپٹن شکیل اور وہ شخص اندر گئے۔

اندر ایک لمبی چوڑی میز کے پیچھے ایک کوتاہ گردن بھاری بھرکم شخص بیٹھا
تھا میز پر شراب کی بوتل کھلی پڑی تھی۔ اس شخص کی آنکھیں سرخ تھیں۔
کیا بات ہے بلو۔ یہ کون ہے؟ اس بھاری بھرکم آواز نے پوچھا کیپٹن
شکیل نے اس سردار کو دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا کیونکہ وہ پہچان گیا
تھا۔ یہ نیویارک کا مشہور غنڈہ "بیگو" ہے جس سے نیویارک کی پولیس
کانپتی ہے اور بیگو اس کا دوست تھا چند سال پہلے جب وہ ایک طرح
آپریشن کے لئے یہاں موجود تھا تو ایک موقع پر اتفاقی طور پر اس نے

جیگر کی جان بچائی تھی۔ چنانچہ جیگر اس کا ممنون تھا وہ کافی دن جیگر کے ساتھ ایک ہوٹل میں ہی رہا جیگر اس ہوٹل کا مالک تھا لیکن اس کے اس خفیہ اڈہ کا پتہ کیپٹن شکیل نہیں تھا یہ تو اتفاق تھا کہ وہ یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

جناب یہ شخص غیر ملکی ہے اور پولیس سے بچنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ بوڑھے نے مودب ہو کر جواب دیا۔

تمہارا دماغ خراب ہے جو ہر شخص کو اس جگہ لے آتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی سی آئی ڈی کا دندہ ہو۔ جیگر غرایا۔

نہیں جناب بوڑھے سی آئی ڈی کا کوئی کارندہ چھپا ہوا نہیں۔

میں سی آئی ڈی کا کارندہ نہیں ہوں جیگر۔ کیپٹن شکیل نے اطمینان سے کہا۔ جیگر نے جیسے ہی اپنا نام سنا وہ بری طرح چونکا اور جیگر کے ساتھ ساتھ بوڑھا بھی بری طرح چونک اٹھا۔

تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ جیگر کی آنکھیں کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی کیپٹن شکیل نے جواب دینے کی بجائے بوڑھے سے ایرینا کی بوتل لے آنے کو کہا۔

جیگر میں میک اپ میں ہوں۔ اس لئے تم مجھے نہیں پہچان سکے ایرینا کی ایک بوتل منگواؤ پھر مجھے پہچان جاؤ گے میں تمہارا دوست ہوں۔

کیا نام ہے تمہارا۔ جیگر نے کاٹ کھانے والے انداز میں پوچھا۔
شکیل میں نے آج سے پانچ سال پہلے پیراڈائز بل پر تمہاری جان بچائی تھی۔

اوہ شکیل ہو ٹھیک ہے تمہارا جسم اس سے ملتا ہے لیکن چہرہ خیر تم ہی کہہ رہے ہو کہ تم میک اپ میں ہو پھر اس نے بلوکو ایونیا کی بوتل لانے کو کہا وہ اسی کمرے کی ایک الماری سے ایونیا کی ایک بوتل نکال کر کیپٹن شکیل کے حوالے کر دی کیپٹن شکیل نے ایونیا سے منہ دھویا اور پھر رومال سے پونچھ ڈالا اب وہ اپنی اصلی شکل میں تھا جیگر نے دیکھتے ہی خوشی کا نعرہ لگایا اور کرسی سے اٹھ کر کیپٹن شکیل کو گلے سے لگا لیا تم یہاں کیسے پہنچے اس نے حیرت سے پوچھا اور کیپٹن شکیل نے من گھڑت کہانی سنا کر جیگر کو مطمئن کر دیا۔

ادھر جولیا کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا فوری طور پر تو وہ ایک کار کے نیچے رینگ گئی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کدھر جائے کیوں کہ پولیس کی سیٹیوں اور پٹرول کاروں کے سائرن سے پورا علاقہ گونج اٹھا تھا۔ اب چیکنگ کا دائرہ ہر لمحہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا تھا جولیا تیزی سے ایک کار سے دوسری کار کے نیچے رینگ رہی تھی یہ بھی غنیمت تھا کہ وہ جگہ اسی پورے علاقے کی پارکنگ پلیس تھی اس لئے سینکڑوں کی

تعداد میں کاریں کھڑی تھیں جولیا نے جیسے ہی ایک کار کی سائڈ سے سر نکالا اسے سنتے ہی دو سپاہی اپنی طرف آتے نظر آئے وہ فوراً کار کی دوسری طرف مڑ گئی اس نے ایک لمحے نے سوچا اور پھر کار کے دروازے کے ہینڈل پر زور دیا اتفاق سے کار لاک نہیں تھی اس لئے فوراً دروازہ کھل گیا جولیا تیزی سے پچھلی سیٹوں کے درمیان دبک گئی اور دروازہ آہستہ سے بند کر دیا وہ سپاہی تو گزر گئے لیکن اب ہر طرف سپاہیوں کے بھاری بوٹوں کی آوازیں آس پاس ہر چہار طرف آنی شروع ہو گئیں اب جولیا حیران تھی کہ وہ کیا کرے کیونکہ وہ کب تک یہاں پڑی رہتی اگر کار کے مالک آئے تو وہ فوراً گرفتار ہو جائے گی لیکن اب باہر نکلنے کا بھی موقع باقی نہیں رہا تھا کیونکہ اب تو پولیس کے قدموں کی آوازیں اسے مستقل کار کے ارد گرد آنی شروع ہو گئی تھیں۔ اس لئے وہ تن بہ تقدیر وہیں دبکی پڑی رہی اچانک اس کار کا دروازہ کھلا اور ایک شخص ڈرائیور کی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور پھر کار آہستہ آہستہ رینگنے لگی جولیا نے دل ہی دل میں خدا کا شکریہ ادا کیا کہ کار والا اکیلا تھا اگر اس کے ساتھ دوسرے لوگ ہوتے تو وہ فوراً پکڑی جاتی اب کار کھلی سڑکوں پر آ گئی تھی اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی جولیا نے آہستہ سے سیٹوں سے سر باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کار چلانے والا ایک خوش پوشاک نوجوان تھا جو بڑے اطمینان سے کار چلا رہا تھا۔

اسے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ وہ پولیس کی مطلوبہ مجرمہ کو اپنے ساتھ لئے جا رہا ہے جولیا اب آئندہ کے متعلق سوچنے لگی کیونکہ اس بار ان کے ساتھ عجیب غریب واقعہ پیش آیا تھا۔

نہ جانے کیپٹن شکیل اور صفدر کہاں ہوں گے اچانک کار ایک کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی جولیا دوبارہ سیٹوں میں دبک گئی کار آہستہ آہستہ پورچ میں جا کر رک گئی نوجوان نے کار کا دروازہ کھولا اور سیٹی بجاتا ہوا کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ جولیا آہستہ سے باہر نکلی اور کوٹھی کے صدر دروازے سے باہر نکل گئی اب وہ سوچ رہی تھی کہ کہاں جائیں اور پولیس سے کس طرح بچے ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ رات کسی غیر معروف ہوٹل میں گزار دے لیکن اسے معلوم تھا کہ پولیس سب سے پہلے ہوٹلوں کو چھانے گی آخر اس نے یہ سوچا کہ کسی کوٹھی میں بطور (PAING GUST) کے رہ پڑے گی نیویارک میں PAYING GUST کا رواج عام تھا اس لئے جولیا نے نزدیک ہی ایک کوٹھی کا رخ کیا تین چار کوٹھیاں پھرنے کے بعد آخر کار اسے ایک معقول جگہ مل گئی اب کوٹھی میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہو گئی۔

عمران کیمرہ کاندھے پر لٹکائے دوبارہ
پہاڑی پر چڑھنے لگا اس کی رفتار خاصی تیز
تھی۔ وہ جلد از جلد پہاڑی پر پہنچنا چاہتا تھا
تقریباً ایک گھنٹے کی لگاتار چڑھائی کے بعد
وہ پہاڑی کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا
پہاڑی کی دوسری طرف ایک بہت بڑا میدانی
علاقہ تھا جس میں جا بجا بڑے بڑے ٹیلے تھے
درمیان میں بل کھاتی ہوئی ایک سڑک موجود
تھی عمران سڑک پر چلنے لگا اچانک اسے
خیال آیا کہ یہاں کے لوگوں نے پراسرار شخص
اترتے ضرور دیکھے ہوں گے اس لیے

اگر انہوں نے یہاں کی پولیس کو اطلاع دے دی تو پولیس یہ تمام علاقہ چھان مارے گی اور عمران ان حالات میں کسی طور پولیس کے ہاتھوں میں نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے اس نے سڑک چھوڑ دی اب وہ ٹیلوں کی آڑ میں چل رہا تھا لیکن وہ کافی دیر چلنے کے باوجود اسے کوئی پولیس مین نظر نہ آیا اب اسے اطمینان ہو گیا کہ یا تو کسی نے پیرا شوٹ اترتے نہیں دیکھا اگر دیکھا ہے تو اطلاع نہیں دی یا یہاں عموماً پیرا شوٹ اترتے رہتے ہوں گے اس لئے کسی نے توجہ ہی نہیں دی بہرحال جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے یہ صورتحال فائدہ مند تھی وہ تیزی سے سڑک پر چلتا گیا اب وہ میدان ختم ہو گیا تھا اور دور تک کھیتوں کا سلسلہ نظر آتا تھا عمران کے کپڑے بھی اس اثناء میں سوکھ گئے تھے اس لئے اب وہ چلنے میں زیادہ تیزی پیدا کر سکتا تھا وہ سوچ رہا تھا نہ جانے کیپٹن شکیل صفدر اور جولیا پر کیا گذری ہو گی چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچ گیا یہاں آ کر اسے معلوم ہوا کہ یہ امریکہ کا ایک دور افتادہ گاؤں ہے اور نیویارک یہاں سے تقریباً دو سو میل ہے یہاں سے نزدیک ترین شہر سو میل تھا اب وہ جلد از جلد اس شہر میں پہنچنا چاہتا تھا آخر اسے ایک شخص ایسا مل گیا جو اپنی ویگن پر سبزی لے کر شہر جا رہا تھا۔ عمران بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد وہ لوگ شہر پہنچ گئے عمران سیدھا ایک ہوٹل میں گیا وہاں جا کر اس نے کھانے کا

آرڈر دیا اور کھانے کا انتظار کا وقت کاٹنے کے لئے اس نے اخبار اٹھایا لیکن پہلے صفحے پر نظر پڑتے ہی وہ چونک اٹھا کیونکہ اس میں دو مردوں اور ایک عورت کا ایئرپورٹ سے پراسرار فرار کا حال دیا ہوا تھا کہ کس طرح وہ پولیس کو جل دے کر غائب ہو گئے اور انتہائی کوششوں کے باوجود اب تک ان کا پتہ نہیں چل سکا اس میں ان کے کسی چوتھے ساتھی کے متعلق بھی لکھا ہوا تھا۔ اخبار میں ان تینوں کے حلیے بھی درج تھے۔ جس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ شکیل صفدر اور جولیا ہیں وہ سوچ رہا تھا کہ یہ تینوں نیویارک میں کہاں پہنچے ہوں گے حالانکہ اخبار میں تو درج نہیں تھا لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ طیارہ کے پائلٹ نے پولیس کو اطلاع دی ہوگی اور یہ تینوں مقامی پولیس سے بچنے کے لئے فرار ہو گئے ہوں گے۔

ان حالات میں اب اس کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ وہ جلد از جلد نیویارک پہنچے اور حالات کو سنبھالے کیونکہ کل سے میٹنگ شروع ہو رہی تھی۔ ویٹر کھانا لے آیا تو اس نے جلدی جلدی کھانا کھایا اور بل ادا کر کے باہر نکل آیا ہوٹل کے باہر ایک پبلک فون بوتھ تھا عمران اس میں گھس گیا اور ٹیلی فون کرنے سے ایئرپورٹ انکوائری کا نمبر دیکھ کر اس نے ایئرپورٹ انکوائری کو رنگ کیا یہ اس کی انتہائی خوش قسمتی تھی یا محض ایک اتفاق کہ دس منٹ کے بعد ایک فلائٹ نیویارک جا رہی تھی وہ فوراً ٹیکسی پکڑ کر ایئرپورٹ روانہ ہو

گیا اور تقریباً دس منٹ بعد وہ نیویارک کے ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا ۔ چونکہ ایک مقامی سروس تھی اس لئے کسی نے بھی اس سے پاسپورٹ چیک نہ کیا اور وہ اطمینان سے چلتا ہوا ایئرپورٹ کی بلڈنگ سے باہر آ گیا۔ اب وہ فوراً S.ا.ے کے سربراہ سے ملنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ کل کی میٹنگ کی سربراہی بھی S.ا.ے ہی کر رہی تھی چنانچہ اپنی آمد کی اطلاع بھی انہیں دی تھی۔ اور اس کے یہاں اپنے ساتھیوں کو ہی ڈھونڈنا تھا اس لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو لنکن روڈ پر چلنے کو کہا لنکن روڈ پر ایک بہت بڑی عمارت میں S.ا.ے کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

عمران یونہی کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایک چوکیدار نے دروازے پر ہی روک لیا۔

اے مسٹر تم اندر کہاں جا رہے ہو۔

چوکیدار کی آواز میں تلخی نمایاں تھی۔

اپنی خالہ کے گھر جا رہا ہوں تمہاری کوئی دعوت ہے عمران اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔

تمہارا دماغ خراب ہے۔ چلو بھاگو یہاں سے چوکیدار حیرت سے اس خوش پوش شخص کو دیکھ رہا تھا۔

کیوں کیا میرے خالو مسٹر کالی اس گھر میں نہیں رہتے۔ عمران نے تبسم

کر چلاتے ہوئے کہا۔

مسٹر کاپل۔

ہاں ہاں مسٹر کاپل وہی موٹے سے بند گلے کی جیکٹ پہنے اور بے رنگ کا مفلر پہنتے ہیں منہ میں ہر وقت پائپ رکھتے ہیں وہی تو ہیں مسٹر جاوید۔ عمران تیزی سے بولتا چلا گیا۔

مسٹر کاپل ہیں تو سہی مگر یہ دفتر ہے گھر نہیں۔

چوکیدار اب نرم پڑ گیا تھا۔

پھر گھر نہ سہی دفتری ہی تم کاپل صاحب کو جا کر کہو کہ آپ کا بھتیجا عمران آیا ہے دیکھو کیسے بلاتے ہیں نہیں۔

اگر نہ بلایا اور مجھے ڈانٹ پڑ گئی تو۔

چوکیدار شش و پنج میں بولا۔

اگر نہ بلایا تو سو روپے دونگا اور اگر بلا لیں تو سو روپیہ تم مجھے دینا۔

چوکیدار اب بھی شش و پنج میں تھا عمران کی خوش پوشاکی کو دیکھ وہ جانا چاہتا تھا لیکن اس کی باتیں اسے کوئی مخبوط الحواس ثابت کرتی تھیں بہرحال چند لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد وہ اندر چلا گیا عمران گیٹ سے گزرنے والی لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجا رہا تھا اور ایک لڑکی کو تو اس نے باقاعدہ آنکھ مار دی لڑکی مسکرائی اور رک گئی۔ مگر

عمران اسی دوران دوسروں کو آنکھ مارنے میں مشغول ہو گیا۔ لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ مسکرا کر جھجکتے ہوئے اندر چلی گئی چند لمحے بعد چوکیدار واپس آگیا اور عمران کو اندر چلنے کو کہا۔

مسٹر سورد پے آدو۔ شرط لگی ہوئی ہے کوئی مذاق ہے عمران اڑ گیا چوکیدار نے دانت نکال دیئے اور عمران ایک چھوٹا نٹ اس کے ہاتھ میں رکھتا ہوا اندر چلا گیا۔ چوکیدار اسے دیکھ رہا تھا جیسے ساتویں عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔ اندر عمران آدام سے مسٹر کاپل سے باتیں کر رہا تھا مسٹر کاپل بڑی مشکل سے آپ تک پہنچا ہوں عمران نے اسے تمام واقعہ بتاتے ہوئے مسٹر کاپل کو کہا۔

میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈنا ہے معلوم نہیں کہ وہ کہاں کہاں پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔ آپ براہ مہربانی مسٹر کاپل پولیس ان کے بارے میں خاص ہدایات جاری کر دیں۔

وہ تو ہو جائے گا مگر عمران صاحب وہ کیو کیا تھا جس کے لئے اتنا ہنگامہ ہوا۔

مسٹر کاپل نے پائپ کو منہ سے لگاتے ہوئے سوالیہ انداز سے کہا۔

یہ میں میٹنگ میں ہی بتا سکوں گا۔

اچھا اجازت عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مسٹر کاپل احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر عمران انتہائی لوفرانہ انداز سے سیٹی بجاتا ہوا ان کے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے باہر چلا گیا اور مسٹر کاپل چند لمحے تک حیران کھڑے رہے۔

بلقیس ہاشمی کا شاہکار ناول

جسے

حوریہ۔ جسے ہدایت کار تحسین نقوی نے سلیکٹ کیا۔
عدنانہ۔ جسے عنقریب فلمایا جا رہا ہے۔ وفا کی خوشبو۔ جو ہمارے
ادارے کا شاہکار ناول ہے۔ فرشتہ۔ جسے قارئین نے
بہترین ناول قرار دیا اور اب آپ کی خدمت میں بلقیس ہاشمی
کا ایک رومانی شاہکار
ناول

سماج

ایک ایسی عورت کی کہانی جس نے نفرت کے طوفانوں میں گھر کر بھی محبت کا دیپ جلائے رکھا۔ سماج کے ٹھیکیداروں کی کہانی جو عورت کو صرف کھلونا سمجھتے ہیں۔

یہ ایک سجا سجایا اور خاصہ وسیع
و عریض میٹنگ ہال تھا تمام حفاظتی
انتظامات کر لیے گئے تھے چاروں ملکوں کے
چار چار نمائندگان موجود تھے ایک کارنر
پر عمران کے ساتھ جولیا صفدر اور کیپٹن
شکیل بیٹھے ہوئے تھے عمران کے چہرے
پر حماقت کی لہریں انتہائی گہری تھیں
امریکہ کے مسٹر کارل اس میٹنگ کے
صدر تھے۔

چنانچہ افتتاحی تقریر بھی انہوں نے کی

حضرات یہاں ان چودہ ملکوں کے نمائندگان موجود ہیں جن کے ملکوں میں "ماکا زونگا" کی تنظیم نے جو حشر برپا کر دیا ہے یہ دہشت انگیز اور تخریب پسند تنظیم ساری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے۔ لیکن ہم نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ اس نام نہاد تنظیم سے جو یقیناً غنڈوں اور قاتلوں پر مشتمل ہے کسی حالات میں بھی شکست نہیں مانیں گے ہم چاہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر کوشش کر کے اس کالی اور بھیانک تنظیم کی جڑیں اکھاڑ دیں اس سلسلہ میں آپ سب حضرات کو یہاں مل بیٹھنے کی تکلیف دی گئی ہے تاکہ آپ سب مل کر اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔

اس کے بعد برطانیہ کا نمائندہ سر وی گریپ کھڑا ہوا۔

معزز حضرات۔

جیسے مسٹر کال نے آپ کے سامنے وضاحت کی ہے "ماکا زونگا" ایک انتہائی بھیانک تنظیم ہے اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں میرے ملک میں بھی ماکا زونگا نے تباہی مچائی تھی ہم نے بڑی کوششوں کے بعد بڑے تابو پایا ہے ہم دراصل اس کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں تھے ہمارے جاسوسوں نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر ایشیا کے کسی ملک میں ہے اور یہ تنظیم ایشیائی غنڈوں پر مشتمل ہے

اس لئے میرے خیال میں ہمیں دائرہ تحقیق میں شامل کرنا چاہیئے ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ جاپان کا نمائندہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

صاحب صدر مسٹر ہول گریپ نے آپ کے سامنے ابھی ابھی جو کچھ کہا ہے میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں انہوں نے ایشیا پر الزام لگایا ہے لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ تنظیم ایشیا کی نہیں یورپ کی ہے یورپ کے سفید فام ہی اس قسم کے ذہنی مریض ہوتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا اس آپس کی لڑائی کی وجہ سے سارے ہال میں افراتفری مچ گئی میٹنگ ایشیا اور یورپ دو گروہوں میں بٹ گئی ہر شخص اپنے علاقے کو بری الذمہ قرار دے رہا تھا کہ صاحب صدر نے میز بجائی۔ جب لوگ ذرا خاموش ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ہول گریپ نے ہمارے ایشیا کے معزز نمائندے پر بغیر کسی ثبوت کے الزام لگا کر تعصبی رجحان کی نشاندہی نہیں کی ہم سب یہاں برابر ہیں ہمیں بجائے آپس میں لڑنے کے ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے اس جھگڑے سے (مالا نڈرنگا) کو براہ راست فائدہ ہوگا اس لئے آپ حضرات اس علاقائی تعصب کی سطح سے بلند ہو کر کوئی ٹھوس پروگرام بنائیں میں ایشیا کے معزز ملک کے معزز نمائندے مسٹر عمرانی سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں ایوان کو کوئی

معلومات بہم پہنچائیں گے سب کی نظریں عمران کی طرف اٹھیں لیکن عمران اس طرح سر جھکائے میز کو دیکھ رہا تھا اسس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ اب سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ نمودار ہونے لگی جولیا کا چہرہ ندامت سے سرخ پڑ گیا لیکن عمران کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا آخر تنگ آکر صفدر نے اس کے پہلو میں چٹکی بھری اور عمران یکلخت ایسے اچھل پڑا جیسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ اب تو یہاں دبے دبے قہقہے بلند ہونے لگے۔

کیا بات ہے یہ سب لوگ ہنس کیوں رہے ہیں۔ عمران نے عجیب نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے صفدر سے پوچھا۔

ان کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ جولیا نے جھنجلا کر کہا۔

چچ چچ۔ برا ہوا یہ کہہ کر عمران نے اپنا سر پھر میز پر جھکا لیا۔

عمران صاحب میں نے آپ سے کچھ عرض کیا ہے۔

آخر مسٹر کالی کو دوبارہ بولنا پڑا۔

عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا عرض کرو۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اسس تنظیم کے متعلق اپنے خیالات پیش کریں۔

معاف کیجیے میں کسی ہوٹل کا ویٹر نہیں کہ لوگوں کو چیزیں پیش کرتا پھروں۔

عمران نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔
اور مسٹر کاپی اور دوسرے ممبر ایک دوسرے کی طرف اسی طرح دیکھنے لگے جیسے یا تو ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے یا عمران کا
مسٹر عمران یہ ہمارے ملک کے وقار کا سوال ہے۔ آپ مذاق چھوڑ دیں یہ انتہائی سنجیدہ میٹنگ ہے آخر کیپٹن شکیل نے اسے سمجھایا۔
اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں سنجیدہ ہو جاتا ہوں عمران نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔
ہاں تو مسٹر عمران ہم آپ کے منتظر ہیں۔
بری بات ہے انتظار کرنا۔ انتظار صرف صنف نازک کا کیا جاتا ہے مسٹر کاپی۔
عمران انکل میں ڈیڈی سے تمہاری شکایت کروں گی۔
جولیا نے انتہائی غصے کے عالم میں کہا۔
ارے تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں۔
یہ کہہ کر عمران نے یکدم جیب سے پستول نکال لیا۔ اور نالی کا رخ صاحب صدر مسٹر کاپی کی طرف کر دیا۔
خبردار آپ مسٹر کاپی خبردار اگر حرکت کی تو۔
سارا ہال یکدم سناٹے میں آ کر رہ گیا۔ سب سراسیمہ ہو کر اپنی اپنی نشستوں

سے اٹھ کھڑے ہوئے جو سب اور حضور بھی ایک لمحہ کے لیے گھبرا گئے
بھی کیپٹن شکیل کے پستول کا رخ بھی مسٹر کاپل کی طرف ہو گیا۔

مسٹر عمران کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ میری توہین ہے۔
میں اسے کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ برداشت کریں یاد کریں آپ غلط حرکت نہ کریں۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

کیپٹن شکیل تم مسٹر کاپل کی تلاشی لو اور دیکھئے جس صاحب نے بھی
مداخلت کی میں بے دریغ گولی مار دوں گا۔

کیپٹن شکیل مسٹر کاپل کی پشت پر پہنچ گیا اس نے مسٹر کاپل کی
جیب سے ایک چھوٹا سا سیاہ بکس اور ایک ریوالور نکال لیا سیاہ بکس کو
دیکھتے ہی مسٹر کاپل نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل کے
ریوالور سے ایک شعلہ لپکا اور مسٹر کاپل کے عین دل پر لگتی سے
سوراخ کرتا گیا مسٹر کاپل زمین پر گر پڑے۔

اب عمران نے تمام مندوبین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ سب حضرات اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں ابھی اس معاملہ
کی وضاحت کر دیتا ہوں لیکن ایک بار پھر میں آپ سب لوگوں کو بتا دینا
چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب مداخلت کرنے کی کوشش نہ کریں۔

پھر عمران نے جولیا اور صفدر کو حکم دیا کہ وہ ریوالور لے کر مختلف کونوں میں چلے جائیں اور سب پر نظر رکھیں جو بھی مشتبہ حرکت کرے فوراً اسے گولی مار دیں۔ تمام ممبران گم سم اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے ان سب کے چہرے زرد تھے منہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

حضرات آپ سب کی حیرت بجا ہے لیکن یہ مسٹر کاپل اصلی مسٹر کاپل نہیں ہیں۔

عمران کے اس انکشاف نے سب کو اور بھی زیادہ بوکھلا دیا ہال میں ہلکی ہلکی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

سنیئے حضرات آپ کو ثبوت چاہیے ہیں ابھی آپ کو دکھا دیتا ہوں اس نے ایک سیکیورٹی گارڈ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

امونیا کی بوتل لاؤ۔

گارڈ تھوڑی دیر بعد امونیا کی بوتل لے آیا۔

کیپٹن شکیل امونیا کی بوتل سے مسٹر کاپل کا منہ دھو ڈالو۔

کیپٹن شکیل نے امونیا سے مردہ مسٹر کاپل کا منہ دھونا شروع کر دیا، میک اپ اترنا شروع ہو گیا اب مسٹر کاپل کی بجائے ایک اور شخص کا چہرہ سامنے آ گیا۔

دیکھیے حضرات آپ سب نے ملاحظہ فرما لیا کہ یہ مسٹر کاپل نہیں ہیں۔

آپ کو ان پر کیسے شک ہوا۔

انڈونیشی مندوب نے عمران سے سوال کیا۔

صبر کریں میں سب کچھ آپ کو تفصیل سے بتا رہا ہوں۔

اس کے بعد عمران نے سفر کے دوران پیش آنے والا واقعہ عمران کو تفصیل سے بتایا۔

تو حضرت جب میں مسٹر کاپل کے پاس ملنے کے لئے گیا تو میں نے نوٹ کیا کہ مسٹر کاپل مجھے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکے اس کے بعد میرے کاندھے پر لٹکے ہوئے کیمرے کو دیکھ کر ان کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں ہوئے اس سے میں کچھ کھٹک گیا کیونکہ اگر وہ اصل مسٹر کاپل ہوتے تو انہیں میرے اس واقعہ کا کیسے علم ہو گیا۔ اس کے علاوہ آج میٹنگ کے دوران ان کا ہاتھ بار بار جیب میں جا رہا تھا۔ اور مسٹر کاپل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بات کرتے وقت ہمیشہ اپنے بائیں کان کو مروڑتے رہتے ہیں۔ یہ ان کی عادت بن چکی ہے اس سے مسٹر کاپل نے اس کی نقل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بدقسمتی سے اسے یہ یاد نہیں رہا کہ مسٹر کاپل بائیں کان کو مروڑتے تھے یہ بھول کر دائیں کان کی لو بار بار مروڑ رہا تھا چنانچہ میں کافی دیر سے ان کی حرکات چیک کر رہا تھا۔ آخر مجھے یقین ہو گیا اور اس کا نتیجہ آپ کے

حضرات کے سامنے ہے آپ سمجھ چکے ہیں گے. کہ یہ ماکا نزونگا کا کوئی ایجنٹ ہے اصل مسئلہ کا پل کہاں گئے اس کا پتہ چلانا امریکی حکومت کا کام ہے بہرحال میں اب آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ سب مل کر کسی اور کو صدر چن لیں تاکہ میٹنگ کی کاروائی چلتی رہے۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے اور ہم نے کام زیادہ کرنا ہے یہ کہہ کر عمران اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا. سیکورٹی گارڈ کے سپاہی اس مردہ ایجنٹ کی لاش اٹھا کرنے لگے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کے چہروں پر عمران کے لیے تحسین کے آثار تھے اور جولیا اور صفدر بے چارے اپنے رویہ پر شرمندہ تھے۔ عمران بہرحال عمران تھا۔

سب ممبروں نے متفقہ طور پر روسی مندوب ایلین براڈے کو صدر چن لیا اور میٹنگ کی کاروائی دوبارہ شروع ہو دی گئی۔

ایلین براڈے نے صدر بنتے ہی عمران کو مخاطب کیا۔

عمران صاحب اب سب کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں آپ براہ مہربانی ہمیں اس کیمرے کے متعلق کچھ بتائیں کہ یہ کیا ہے اور کیوں اس کو اتنی اہمیت دی جا رہی ہے؟

عمران نے کھڑے ہو کر وہ کیمرہ کاندھے سے اتارا اس کے گرد کو

کھولا اس میں ایک عجیب ساخت کی مشین نکل آئی جو بظاہر تو کیمرہ ہی معلوم ہو رہا تھا لیکن اس کی ساخت انتہائی پیچیدہ تھی عمران نے میران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

حضرات یہ مشین جو بظاہر کیمرہ نظر آ رہی ہے۔ ایک انتہائی خطرناک مشین ہے جسے مجرموں نے بار بار استعمال کیا ہے۔

جب میں نے اپنے ملک میں ماکا زونگا کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا تو میں اس مشین کو اڑانے میں کامیاب ہو گیا اس کو آپ ہائی پاور ٹرانسمیٹر سمجھ لیجئے اسے صحیح طریقے سے آپریٹ کر کے آپ دنیا کے ہر ریڈیو اسٹیشن پر گڑبڑ مچا سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو آپ کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے پوری دنیا میں پھیل سکتی ہے اس قسم کی مشین سے ماکا زونگا نے تمام دنیا کی لشیات جام کر دی تھیں یہ سائنس کا ایک نادر شاہکار ہے اس میں ایک انتہائی پیچیدہ نظام کام کر رہا تھا جو کام بڑی بڑی مشین بخوبی انجام نہیں دے سکتی۔ اسے یہ ہلکی پھلکی سی مشین بآسانی انجام دے لیتی ہے۔ اور پھر اسے جہاں چاہیں جب چاہیں آپریٹ کر سکتے ہیں اور اس کا پتہ چلنا انتہائی دشوار ہے کیوں کہ جب تک آپ تحقیق کریں گے یہ مشین اس جگہ سے سیکڑوں میل دور جا چکی ہوگی اب آپ کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو چکا ہوگا۔

کیا آپ اسے اپریٹ کر سکتے ہیں۔ جرمنی کے مندوب نے سوال کیا۔

جی ہاں میں نے دس دن تک اس پر تحقیقات کی ہیں اور اب

میں بخوبی اسے اپریٹ کر سکتا ہوں۔

جاپانی مندوب نے کھڑے ہو کر عمران سے سوال کیا یہ کہ ٹھیک

ہے کہ یہ چیز انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس کا ہمارے قبضہ

میں آجانا نیک فال ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے دیگر سیٹ

ابھی تک ماکا زونگا کے قبضے میں ہوں گے۔ چنانچہ اس صورت میں

یہ ہمارے لئے بے کار ثابت ہوگی۔

آپ کا کہنا بجا ہے لیکن اس کا ایک اور بھی فائدہ ہے کہ اس میں

میری تحقیقات کے مطابق ایک نظام موجود ہے کہ اگر اس قسم کے

دیگر سیٹ سے اگر کوئی کال ٹرانسمٹ کی جائے تو ہم اس کا

محل وقوع بخوبی پتہ چلا سکتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں اس پر سے

جب ایک کال ٹرانسمٹ کی گئی تو میں اسی وقت اس مشین پر کام کر رہا تھا۔

میں نے اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا۔

ہیڈ کوارٹر کا پتہ۔

سب یکدم چونک اٹھے۔

جی ہاں میں نے ماکا زونگا کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔

سب عمران ہکا بکا رہ گئے۔ وہ سب پر اشتیاق نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے ان سب کے چہروں پر انتہائی تحسین کے آثار نظر آرہے تھے چند یورپی ممبروں کے چہروں پر خجالت کے اثرات بھی صاف معلوم ہو رہے تھے کیوں کہ وہ لوگ مشرق کو ہمیشہ سے نکما اور کند ذہن سمجھتے آرہے تھے لیکن اب وہ دیکھ رہے تھے کہ مشرق ان سے بازی لے جا رہا تھا۔

صفدر اور جولیا کی گردن فخر سے اکڑتی چلی جا رہی تھی اور جولیا تو عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جس میں بے پناہ پیار ظاہر ہوتا تھا لیکن کیپٹن شکیل ویسے سپاٹ کا سپاٹ بیٹھا ہوا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی کوئی عجیب سی عجیب خبر یا انکشاف اس کے لئے نیا نہیں ہے اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سب کچھ پہلے ہی سے جانتا ہو۔

عمران صاحب ذرا جلدی بتائیے۔

مالا زونگا کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے کیوں کہ اب ہم اپنے اشتیاق پر قابو نہیں پا سکتے۔

روڈیشیا کے ناظر نے کہا۔

مالا زونگا کا ہیڈ کوارٹر براعظم افریقہ کے جنگلوں میں کسی جگہ واقع ہے۔

عمران نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

افریقہ میں۔ تقریباً سب بڑوں کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی۔

لیکن اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان بھیانک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر افریقہ میں ہے۔

صدر نے پوچھا۔

اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ مشین آپ کو مہیا کر سکتی ہے دیکھئے میں آپ کے سامنے اسے آپریٹ کرتا ہوں پھر آپ کو اس کا ثبوت مل جائے گا یہ کہہ کر عمران نے اس مشین کے ایک سوئچ کو دبایا فوراً مشین میں مختلف چھوٹے چھوٹے رنگین بلب جل اٹھے عمران نے ایک بٹن کو پش (PUSH) کیا تو ایک ہلکی ہلکی آواز اس میں سے نکلنے لگی۔ سب لوگ غور سے اس آواز کو سن رہے تھے کوئی شخص دوسرے کو ہدایات دے رہا تھا کہ زیرو جیسے کو فوراً ختم کر دیا جائے کیوں کہ وہ لوگ ہمارے ہیڈ کوارٹر مشن میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ آواز آنی بند ہو گئی اور عمران نے ایک سوئچ دبا کر مشین بند کر دی۔

لیکن اس میں تو کہیں بھی افریقہ کا ذکر نہیں آیا۔

برطانیہ کے ہولی گریپ نے فوراً اعتراض کیا۔

معاف کیجئے کا مسٹر ہولی گریپ میں ......!

میرا نام چولی گریپ نہیں بلکہ میرا نام ہوٹی گریپ ہے۔

صفدر اور شکیل چولی گریپ کے لفظ پر پوری طرح مسکرا پڑے۔

ایک بار پھر معاف کیجئے گا مسٹر ہولی گریپ۔

مجھے نام سے نہیں ہے یہ جانیے آپ کو اس میٹنگ میں بھیجا کس نے ہے

کیا مطلب۔ ہولی گریپ سٹپٹا گیا۔

میں نے گریک (GREEK) میں گفتگو نہیں کی جو آپ اس

کا مطلب نہیں سمجھے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں امید ہے کہ سکاٹ لینڈ یارڈ اپنے

کسی قابل دماغ کو بھیجے گا۔

آپ میری توہین کر رہے ہیں۔

ہولی گریپ بھڑک پڑا اور ادھر بری بات آپ غصے میں آ رہے ہیں۔

بات یوں ہے کہ آپ نے اس گفتگو کے دوران جو اس ٹرانسمیٹر

پر ہوئی ہے لفظ فرازو قبیلہ سنا ہوگا۔

فرازو قبیلہ دراصل افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک قبیلہ ہے یہ قبیلہ

آدم خور ہے امید ہے کہ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ ماکا زونگا

اسپیڈ کوارٹر افریقہ میں ہے۔

یہ کہہ کر عمران بیٹھ گیا۔

ہال میں اسی انکشاف پر نعرے ہونے لگے اور عمران اور جولیا سے مخاطب ہو کر بولا اب تو خوش ہو۔

اور جولیا مسکرانے لگی۔

آخر کار صفدر نے سب ممبروں کو مخاطب کر کے کہا۔

حضرت عمران صاحب کے اس انکشاف سے اب آپ لوگوں کو یہ تو یقین ہو گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر یہاں ہے چنانچہ اب میرا خیال ہے کہ ایک پارٹی ترتیب دی جائے جس میں سب ملکوں کے جاسوس ہوں اور وہ عمران صاحب کی قیادت میں افریقہ جا کر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے۔

سب نے تائید میں ہاتھ اٹھائے

لیکن عمران نے افریقہ جانے سے انکار کر دیا۔

میرا کام ختم ہو گیا ہے چند مجبوریوں کی وجہ سے میں افریقہ نہیں جا سکتا اب یہ کام آپ لوگوں کو خود کرنا ہوگا۔

صفدر اور جولیا حیران رہ گئے لیکن کیپٹن شکیل جانتا تھا کہ اس میں بھی عمران کی غرض پوشیدہ ہوگی کافی اصرار کے باوجود عمران نہیں مانا باقی ملکوں کے چیدہ چیدہ جاسوسوں پر مشتمل ایک پارٹی ترتیب دی گئی۔ اور میٹنگ ختم ہو گئی۔

جولیا آج بہت خوش تھی کیوں کہ
کافی عرصے کے بعد وہ آج ایک بار
پھر ساحل سمندر پر تفریح کر رہی تھی
سیکرٹ سروس میں آنے کے بعد تفریح
کے بہت کم مواقع پیش آئے تھے
کیوں کہ کام ہی اتنا ہوتا تھا کہ تفریح
کے لئے وقت ہی نہیں ملتا تھا۔
آج میٹنگ ختم ہو گئی تھی اور کل سب
نے اپنے وطن واپس روانہ ہونا تھا۔
عمران کے منع کرنے کے بعد جولیا خود

کر دے کر ساحل سمندر کی طرف نکل آئی تھی عمران نے اسے کہا تھا
کہ وہ محتاط رہے کیونکہ "ماکڑونا" کے ایجنٹ یہاں ہر طرف پھیلے ہوئے
ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو نقصان پہنچائیں لیکن جولیا
نہ مانی آخر کار عمران کو ہار ماننی پڑی اور جولیا صفدر کو لے کر چلی گئی۔
عمران کیپٹن شکیل کے ساتھ اپنے ایک دوست کو ملنے چلا گیا جولیا ساحل
سمندر پر بے فکرے آزاد خوب اچھل کود رہی تھی۔
کافی دیر بعد صفدر اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ
کافی دور تک نکل گئے۔ یہاں ہر طرف سکون ہی سکون تھا صفدر ایک
ٹیلے پر بیٹھ گیا اور اردگرد کا نظارہ کرنے لگا اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے اور
آگے نکل گئی۔ صفدر اسے جاتا دیکھ کر ایک چٹان کے پیچھے جولیا اس
کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور صفدر جولیا کے متعلق سوچنے لگا جو اپنا
ملک چھوڑ کر اب اس کے ملک کے ایک اہم عہدے پر فائز تھی صفدر
کو اس کی دلیری اور ذہانت پر اعتماد تھا حالانکہ وہ سوئس تھی لیکن
اب اس کے ملک کی باشندہ تھی اب صفدر کا وطن ہی اس کا وطن تھا
اور اس کو اپنے نئے وطن سے اس طرح محبت تھی جس طرح صفدر
کو اس چیز میں نہ کسی پہلے کی قسم کا شک تھا۔ اور نہ اب سب
اس کی حب الوطنی کے دلدادہ تھے۔ ایکسٹو کے ساتھیوں میں وہ

قابل اعتماد ساتھی کی جان بھی ابھی اسی کی سوچ میں گم تھا اور خیالات کی وادیوں میں سرپٹ دوڑ رہی تھی کہ ایک چیخ نے اسے چونکا دیا ایک لمحے کے لئے تو وہ کچھ نہ سمجھا لیکن اچانک دوسری چیخ گونج اٹھی اب صفدر سمجھ گیا کہ یہ چیخیں جولیا کی ہیں وہ تیزی سے اس ٹیلے کی طرف بھاگا فاصلہ کافی تھا لیکن صفدر نے انتہائی تیزی سے اسے عبور کر لیا ٹیلے پر چڑھتے ہی اس نے دیکھا کہ ایک عربی لباس پہنے ایک شخص نے جو شکل سے بھی بدمعاش ہی نظر آ رہا تھا جولیا کو پیچھے سے پکڑ رکھا تھا اور وہ اسے گھسیٹ کر ساحل کے پاس کھڑی ایک لانچ کی طرف گھسیٹ رہا تھا۔ اور جولیا بھرپور جدوجہد کر رہی تھی لیکن وہ بدمعاش انتہائی طاقتور تھا۔ صفدر کے قریب پہنچتے پہنچتے وہ جولیا کو لانچ میں ڈالنے میں کامیاب ہو گیا صفدر نے ریوالور نکال کر فائر کیا لیکن نشانہ گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں نشانہ خطا گیا اور لانچ تیزی سے سمندر میں دوڑ پڑی تھی صفدر اندھا دھند گولیاں چلا رہا تھا۔ لیکن جلد ہی لانچ پستول کی رینج سے باہر نکل گئی اب صفدر پاگلوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا لیکن آس پاس اور کوئی لانچ نہ تھی کچھ دیر میں لانچ نظروں سے غائب ہو گئی اور صفدر ہاتھ ملتا رہ گیا اسے اپنی بے بسی پر شدید غصہ آ رہا تھا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ "ماکا زونگا" کے ایجنٹ اتنی دلیری

سے جولیا کو لے اڑیں گے صفدر کو اب سوائے عمران کو رپورٹ دینے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

صفدر نے جیسے ہی عمران کو جولیا کے اغوا کی خبر سنائی عمران بھڑک گیا وہ کیپٹن شکیل اور صفدر کو لے سیدھا ساحل سمندر پر پہنچا وہاں ادھر ادھر کافی تحقیقات کی گئی لیکن اس پر اسرار بجرہ اور لانچ کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

عمران نے مقامی سی آئی ڈی اور پولیس کو اطلاع دی اور تمام نیویارک کی پولیس ہی اس اغوا کی خبر سے بھڑک اٹھی کیوں کہ غیر ملکیوں کی حفاظت ان کے وقار کا سوال تھا تمام نیویارک کی ناکہ بندی کر لی گئی ریڈیو سے تمام شہریوں کو بھی مطلع کر دیا گیا جولیا کا حلیہ بھی نشر کیا گیا کہ اگر کسی بھی شہری کو اس کا پتہ ہو تو فوراً پولیس کو اطلاع دے لیکن اتنی جبر اور دھگ دوڑ کے باوجود بھی جولیا کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ رات کو جب عمران صفدر اور کیپٹن شکیل مایوس اور دل گرفتہ واپس ہوٹل پہنچے تو کاؤنٹر کلرک نے انہیں لفافہ دیا۔

یہ آپ کے نام ہے۔

کاؤنٹر کلرک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران نے لفافہ لے کر حیرت سے اسے دیکھا وہ لفافہ دستی بھیجا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

یہ کون دے گیا ہے۔ عمران نے سوال کیا۔

دوپہر کو ایک نوجوان شخص دے گیا تھا کہ مسٹر عمران جب بھی آئیں انہیں پہنچا دیا جائے۔

عمران نے کمرے میں جا کر لفافہ کھولا اور اس میں موجود رقعہ پڑھنے لگا۔

مسٹر عمران تمہاری ساتھی جولیا ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہے ہم نے اسے بطور یرغمال بنا رکھا ہوا ہے تاکہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ مس جولیا کو قتل کر کے اس کی لاش تمہارے پاس بھیج دی جائے گی یہ کارروائی صرف حفظ ماتقدم کے طور پر کی گئی ہے ورنہ "ماکا زونگا" کا تم جیسے پھر کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے "ماکا زونگا" عظیم قوت کا نام ہے عمران نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لی اور پھر خط صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

شام کی فلائیٹ سے وہ تینوں واپس وطن جا رہے تھے۔

سر رحمان نے برقی گھنٹی کا بٹن زور سے دبایا باہر برآمدے میں گھنٹی کی آواز سنائی دی اور فوراً ایک باوردی چپڑاسی حاضر ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ فیاض کو سلام بولو۔

تھوڑی دیر بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض کیپ ٹھیک کرتا ہوا رحمان صاحب کے دفتر میں پہنچ گیا اور جا کر سلام کیا۔

بیٹھو رحمان صاحب نے کرسی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

فیاض جھجکتے ہوئے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران آج کل کیا کر رہا ہے۔

معلوم نہیں جناب۔ فیاض نے آہستہ سے کہا نہیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ ہے۔

سر رحمان نے غور سے فیاض کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی،، اور فیاض کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سر رحمان کو فیاض اور عمران کے تعلقات کا بخوبی علم ہے پھر رحمان صاحب فیاض سے عمران کی رہائش گاہ کے متعلق پوچھ رہے تھے۔

سر رحمان فیاض کی حیرت کو بھانپ گئے۔

فوراً کہنے لگے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ آج کل مسٹر عمران کی رہائش گاہ کہاں ہے؟

وہیں اپنے فلیٹ میں جناب۔

اچھا تو دیکھو میں سپیشل وارنٹ جاری کر رہا ہوں۔

تم ہر حالت میں عمران کو گرفتار کرکے میرے پاس لے آؤ۔

"عمران" کو اور فیاض کو حیرت کا ایک اور شدید دھچکا لگا۔

ہاں ہاں عمران کو اور کیا تمہارے باپ کو۔

سر رحمان کو غصہ آگیا۔

اور فیاض حیرت سے ہونٹ کاٹتا رہ گیا کیوں کہ سر رحمان نے آج پہلی بار ایک غیر حاضرانہ بات منہ سے نکالی تھی۔

آج تک ان کے منہ سے فیاض نے اس قسم کا کوئی کلمہ نہیں سنا تھا۔

یہ لو وارنٹ گرفتاری اور مجھے گرفتاری کے متعلق فوراً رپورٹ کرو اس کی گرفتاری ہر حالت میں ضروری ہے۔" سر رحمان نے وارنٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور فیاض وارنٹ لے کر حیران و پریشان کمرے سے باہر نکل آیا چند لمحے تو وہ حیرانی کے عالم میں برآمدے میں کھڑا وارنٹ کو دیکھتا رہا پھر حیرت پر جوش آگیا۔ آج قسمت نے اسے ایک سنہری موقع دیا ہے اس کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ وہ عمران کو کسی طرح نیچا دکھائے یہ تو اسے اس کاغذ کے پرزے نے بخش دیا تھا وہ فوراً اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے وارنٹ کو اچھی طرح پڑھا وارنٹ پر سیکرٹری وزارت دفاع کے دستخط تھے اب عمران کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا تھا اس نے عمران کو فلیٹ پر ٹیلی فون کیا وہاں سے

اسے سلیمان نے بتایا کہ صاحب باہر چلے گئے ہیں۔

اس نے سوچا کہ آج کل عمران ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں زیادہ دیکھا جاتا ہے چنانچہ اس نے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور ٹپ ٹاپ نائٹ کلب روانہ ہوگیا۔

ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے وسیع و عریض ہال میں عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کے ساتھ ایک میز پر بیٹھا قہقہے لگا رہا تھا اسکی احمقانہ حرکتیں تمام ہال کو ہنسنے پر مجبور کر رہی ہیں اس وقت وہ ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا کیپٹن شکیل اور صفدر کے چہرے ندامت سے سرخ پڑ جاتے تھے اچانک فیاض چار سپاہیوں کے ساتھ ہال میں داخل ہوا اس نے ایک لمحے کے لیے چاروں طرف دیکھا اسے کونے میں عمران میز پر اپنے دو ساتھیوں سمیت بیٹھا نظر آیا عمران کو دیکھ کر فیاض کی آنکھوں میں چمک آگئی اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا عمران نے جیسے ہی فیاض کو چار سپاہیوں سمیت ہال میں داخل ہوتے دیکھا وہ کھٹک گیا کہ آج ضرور کوئی خاص بات ہے اور جب وہ عمران کی طرف بڑھنے لگا تو عمران بلند آواز میں جل تو جلال تو کا ورد کرنے لگا سب لوگ بے تحاشہ ہنس رہے تھے لیکن فیاض کے چہرے پر کرختگی کے آثار ابھر آئے وہ عمران کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ عمران باقاعدہ تعظیم کے لئے

کھڑا ہو گیا جیسے کلاس میں استاد کے آنے پر بچے تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کہو سپر مزاج تو اچھے ہیں۔

عمران تم نے آج تک میرا مذاق اڑایا ہے لیکن میں آج تم سے سب بدلے چکاؤں گا فیاض نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب آج تو بہت ناراض نظر آتے ہو عمران نے فیاض کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

عمران میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں یہ وارنٹ ہے۔

کیوں مذاق کرتے ہو یار میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میرے دوست۔

لیکن فیاض نے سنی ان سنی کرتے ہوئے ساتھ آئے ہوئے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا اسے گرفتار کر لو۔

سپاہی عمران کی طرف بڑھا۔

اب عمران کے چہرے پر سنجیدگی چھانے لگی اس نے غور سے فیاض کی طرف دیکھا اور کہا۔

اچھا تو تم مجھے گرفتار کرنے آئے ہو تمہیں کس نے میری گرفتاری کا آرڈر دیا ہے عمران نے سپاہی کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔

سر رحمان نے فیاض سے سنجیدگی سے کہا۔

والد صاحب نے آخر کیوں!

میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو تمہیں ہر حالت میں گرفتار کروں گا تم نے آج تک مجھے بہت ستایا ہے آج میری باری ہے۔

"یار سوپر مجھے پرانی دوستی کا ہی لحاظ کرو۔

مجھے معاف کر دو۔

عمران نے دفعتاً لجاحت آمیز لہجے میں کہا۔

ان کی اس بات چیت کی جھنک ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کانوں میں بھی پڑی تھی وہ سب بھی حیران تھے

دیکھو عمران میرا وقت نہ ضائع کرو میں تمہیں کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا فیاض نے اکڑتے ہوئے کہا۔

صفدر اور شکیل صاحب چپ چاپ بیٹھے صورتحال کا اندازہ کر رہے تھے۔

فیاض نے سپاہی کی طرف دیکھتے ہی کہا۔

تم اسے ہتھکڑی کیوں نہیں لگاتے؟

اور سپاہی آگے بڑھا۔

رک جاؤ دیکھو فیاض میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں تم چلے جاؤ ورنہ بعد میں جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری بھی تم پر ہوگی۔

میں یہ ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں مگر میں تمہیں آج ضرور گرفتار کروں گا۔

اچھا ایک منٹ رک جاؤ مجھے چائے پینے دو اور میں نے ایک ضروری ٹیلی فون کرنا ہے اتنا تو کم از کم تم رعایت کر سکتے ہو۔

عمران نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اچھا تمہاری خاطر میں چند منٹ اور بھی رک سکتا ہوں لیکن دیکھو اگر تم نے میری ذات کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ کیا تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا فیاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا وہ بڑے ناخوشانہ انداز سے ہال پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

عمران نے ویٹر کو چائے لانے کا آرڈر دیا اور خود ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیلیفون پر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ہیلو میں عمران بول رہا ہوں۔

جی ہاں میجر رفیق سے ملا دیں۔

سلام علیکم میجر صاحب سب ٹھیک ہے کیپٹن شمیم کیپٹن سرور اور ملٹری پولیس کے چار آدمیوں کے نام پر فیاض چونکا۔

مجھے نہیں ایک اور کام ہے یہ کہہ کر وہ چائے پینے میں مشغول ہو گیا اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اس نے فیاض کے ہاتھ سے

وارنٹ لے کر دیکھا اس پر سیکرٹری وزارت داخلہ سر سلطان کے دستخط تھے۔ اس نے ایک اور کی ہوں کی اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔

چند منٹ بعد ہال میں کیپٹن اور چار ملٹری پولیس کے آدمی داخل ہوئے تمام ہال انہیں دیکھ کر چونک گیا لیکن وہ سیدھے عمران کے پاس آتے ہی بڑھے اور پھر عمران کے پاس آتے ہی ان سب کی ایڑیاں بج گئیں اور سلوٹ کرنے کے بعد وہ اٹن شن پوزیشن میں کھڑے ہو گئے۔

دیکھو کیپٹن شمیم نواب فیاض صاحب کو بتاؤ کہ میں کون ہوں یہ میری گرفتاری کے وارنٹ لے کر آئے ہیں۔

کیپٹن شمیم نے آگے بڑھ کر فیاض کے ہاتھ سے وارنٹ لے لیا۔

اسے پڑھا اور پھر فیاض کو دیتے ہوئے کہا۔

دیکھئے مسٹر فیاض آپ تشریف لے جائیے آپ صدر مملکت کے جاری کردہ وارنٹ پر بھی مسٹر عمران کو گرفتار نہیں کر سکتے یہ تو صرف سر سلطان کا جاری کردہ ہے بس اسی سے آپ ان کی پوزیشن کا اندازہ کر لیں اور اگر آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات کی تو میں آپ کو گرفتار کر لوں گا۔

اور خیال بے بسی سے ہونٹ کاٹتا ہوا واپس مڑ گیا۔

اور کوئی حکم جناب۔

کیپٹن شمیم نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے نہیں بس جاؤ۔

عمران نے شان بے نیازی سے کہا۔

اور کیپٹن شمیم اور اس کے ساتھی عمران کو سلوٹ کرنے کے بعد واپس مڑ گئے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ انتہائی حیران تھے اور وہ سرگوشیوں میں عمران کی پوزیشن کا اندازہ لگا رہے تھے۔

عمران نے بل ادا کیا اور پھر صفدر اور شکیل سمیت ہال سے باہر نکل گئے۔

عمران اور اُسکی ٹیم کا ایک ہنگامہ خیز کارنامہ

سُپرمین

جمال پبلشرز۔ بوہڑ گیٹ ملتان

عمران صوفے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا اسے اونگھنا ہی کہیں گے کیونکہ عمران ٹانگیں صوفے پر رکھے اکڑوں حالت میں بیٹھا تھا۔ دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے دیئے ہوئے تھے آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔

اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور عمران صوفے سے اچھل کر فرش پر آگرا لیکن پھر فوراً کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا زیر لب کچھ بڑبڑایا اور رسیور اٹھا کر بولا۔

ہیلو میں ہملا چند رولا چند شکر قند والا بول رہا ہوں۔

دوسری رانگ نمبر آواز آئی اور عمران نے ریسیور کو آنکھ مارتے ہوئے واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

حماقتیں عمران کی فطرت بن چکی تھیں وہ ایسے وقت میں بھی حماقتوں سے باز نہ آتا جبکہ ان کا سرے سے کوئی جواز ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اب بھی ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر وہ جان بوجھ کر نیچے جا گرا۔ اور پھر غلط پتہ بتا کر ٹیلی فون کرنے والے کو تنگ کیا اس کی بلا سے چاہے کال کتنی اہم کیوں نہ ہوتی عمران اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

گھنٹی ایک بار پھر زور سے بجی عمران نے ریسیور اٹھایا۔

ہیلو علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی آکسن سے بات کریں۔

بھائی جان میں ثریا بول رہی ہوں۔ ادھر سے ثریا کی آواز ابھری

خدا کرے سدا بولتی رہو جگ جگ جیو۔ عمران نے بڑی تیزی سے بڑھیوں کی طرح آواز کو بھرا کر کہا۔

بلیز بھائی جان تنگ نہ کیجئے ضروری بات ہے۔

ثریا کیا تمہارا دماغ خراب ہے فون پر کیسے تنگ ہوسکتی ہو فون

نہ ہوا شگفتہ ہو گیا۔

بھائی جان پلیز ایک بات تو سنو۔

بولو۔

بھائی جان دو تین روز سے ابو جان عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہیں سخت الجھن میں ہوں۔

حرکتیں کیا مطلب کیا بندر کی طرح ناچتے ہیں۔

بھائی جان مجھے شک پڑتا ہے کہ ابو جان اصلی بالکل نہیں ہیں۔

کیا مطلب اب والد صاحب بھی پلاسٹک ہونے لگے۔

ثریا تمہیں شرم آنی چاہئے کہ اپنے والد کے متعلق تم ایسا کہہ رہی ہو۔

سنئے تو سہی آپ کو معلوم ہے کہ ابو جان سوتے وقت ہمیشہ ایک گلاس دودھ بغیر میٹھا ڈالے پیتے ہیں لیکن دو تین دن سے ابو جان ایسا نہیں کر رہے حالانکہ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کل ماموں جان آئے تو ابو جان اسے پہچان نہ سکے۔

پگلی یہ سب تیرا وہم ہے ابو جان آج کل مصروف ہوں گے اس لئے دماغ ذرا پریشان رہتا ہوگا۔ اور پریشانی میں کبھی کبھی انسان کی عادتوں میں فرق آ جاتا ہے عمران نے یہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

لیکن عمران کے چہرے پر سلوٹیں نمودار ہونے لگیں اس نے سوچا ثریا ٹھیک کہتی ہے مجھے خود وہاں جا کر چیک کرنا چاہئے کیوں کہ ایوجان کے دشمن ہزاروں ہیں۔ اور آج کل ماکا نگا نے ملک میں تہلکہ برپا کیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بچہ ماکا نندگا نے ہی چھپایا ہو۔

یہ سوچ کر اس نے جلدی سے کپڑے پہنے اور اپنی کار کوٹھی کی طرف دوڑا دی۔

دروازے پر کھڑے پٹھان چوکیدار نے اسے دیکھا تو بولا

خو چھوٹے صاحب آج ادھر کیسے راستہ بھول پڑے۔

خان بس ویسے ہی دل چاہا سوچا ذرا اماں جی سے بھی ملاقات ہو جائے گی تم سناؤ خوش ہو۔

جی آپ کی دعا سے ہم خیریت ہیں۔

پٹھان نے نسوار سے بھرے کالے دانت نکالے۔

اور عمران آنکھیں بند کرتا ہوا کار آگے نکال کر لے گیا۔ کار کھڑی کر کے جب وہ آگے بڑھا تو ثریا اسے گیلری ہی میں مل گئی۔

ہیلو بھائی جان۔

وسلام نہ دعا ملتے ہی ہیلو یہ کیا انگریزیت ہے اماں بی کہاں ہیں۔

شکر ہے آج آپ کو اماں جی کا خیال تو آیا اندر ہیں۔ اور عمران سیدھا اندر چلا گیا۔

اندر اماں بی جا نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھیں اور یہ تمام دعا عمران ہی کے بارے میں تھی دعا مانگتے مانگتے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔ ماں کی محبت دیکھ کر عمران کا دل بھر آیا اور وہ وہیں ماں کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا ماں نے عمران کو دیکھتے ہی۔ عمران کہہ کر اسے سینے سے لگا لیا عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ صحراؤں میں بھٹکتے بھٹکتے کسی نخلستان میں پہنچ گیا ہو۔ جہاں ٹھنڈی چھاؤں ہے محبت اور شفقت کا میٹھا چشمہ بہہ رہا ہے عمران کی والدہ عمران کو سینے سے لگائے رو رہی تھی اور عمران چپ چاپ آنکھیں بند کئے ان کے سینے سے لگا ہوا تھا جیسے چھوٹا سا بچہ ہو جب والدہ کے دل کا بخار اتر گیا تو اب انہیں عمران پر غصہ آ گیا انہوں نے پاس پڑی ہوئی چپل اٹھائی اور پھر عمران کے سر پر چپلیں تڑاتڑ بجنی شروع ہو گئیں۔ لیکن عمران ایسے ہی بیٹھا تھا جیسے چپلیں نہ ہوں پھول برس رہے ہوں۔

نامراد تو مجھے مار کر چھوڑے گا مجھ پر کسی کو رحم نہیں آتا نہ تجھے نہ تیرے باپ کو تم دونوں ہی میری جان کے دشمن ہو جب ان

کے ہاتھ تھک گئے تو ایک بار پھر انہوں نے عمران کو سینے سے لپٹا لیا۔

آخر ثریا بول پڑی۔

اماں جان اب چھوڑیئے ہمیں بھی بھائی جان کو ہمیں بھی کوئی بات کر لینے دو۔ اور اماں بی نے آنسو پونچھتے ہوئے عمران کو علیحدہ کر دیا۔ اور عمران ابا جان سے ملنے کا بہانہ کر کے اٹھ گیا۔ ثریا نے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ سیدھا والد صاحب کے کمرے میں گھس گیا سر رحمان ایک آرام کرسی پر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹے ہوئے تھے۔ عمران کے اندر آنے سے وہ چونک پڑے عمران سیدھا جاکر ان کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے والد چند لمحے کے لئے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر انہوں نے پوچھا کیسے آئے۔

بس آپ کو سلام کرنے حاضر ہوا تھا۔

ہوں۔

آپ نے میری گرفتاری کے وارنٹ کیوں جاری کئے تھے۔ اس کی آخر کیا وجہ تھی۔

اوپر سے احکام آئے تھے لیکن فیاض نے تمہیں گرفتار کیوں نہیں کیا۔

ابا جان آپ کو معلوم ہے کہ میں فیاض سے لیس کا دوگ نہیں

پھر آپ نے خواہ مخواہ فیاض کو بھیج کر اس کی بے عزتی کرائی
تم نے فیاض کی بے عزتی کی یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے
فیاض کی نہیں بلکہ براہ راست میری بے عزتی کی ہے۔
سر رحمان کو غصہ آگیا۔
اور آپ نے بھی تو میرے وارنٹ جاری کر کے میری بے عزتی
کی۔ عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔
شٹ اپ نکل جاؤ میں دیکھ لوں گا تمہیں۔
میں آپ کے سامنے موجود ہوں آپ ابھی دیکھ لیں۔
میں کہتا ہوں نکل جاؤ تم ناخلف اولاد ہو اچھا ہوتا اگر تم پیدا
ہی نہ ہوتے۔
اگر میں پیدا نہ ہوتا تو آپ وارنٹ کس طرح جاری کرتے۔
اور سر رحمان کو اتنا شدید غصہ آگیا کہ وہ کچھ بول نہ سکے۔
ابا جان سر ذوالفقار آپ کو پوچھ رہے تھے۔
اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ تمہیں کہاں ملے تھے۔
بار میں بیٹھے میرے ساتھ شراب پی رہے تھے۔
اور یہ کہہ کر عمران کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ثریا باہر دروازے
سے لگی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

ثریا کی بچی یہ تمہیں کیا بڑی عادت ہے چھپ چھپ کے باتیں سننا اخلاقی جرم ہے

آپ نے ابا جان کے متعلق کیا سوچا۔

ثریا ان کی بات کاٹ کر بولی۔

ابا جان ..... ابا جان .... جی ہیں .... سوچا ... کیا ..... اور یہ کہتے ہوئے عمران پورٹیکو کی طرف تیزی سے چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی سے باہر نکل گئی۔

عمران کی کار تیزی سے سر سلطان کی کوٹھی کی طرف بھاگ رہی تھی۔ صبح اسے پتہ چلا کہ سر سلطان کسی اہم مشن پر ملک سے باہر گئے ہیں اب وہ یقیناً واپس آچکے ہوں گے عمران نے ان سے اپنے والد کے متعلق پوچھنا تھا چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کے پورٹیکو میں کھڑی تھی۔ اپنے آنے کی اطلاع کرا کے ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد سر سلطان اندر آ گئے۔

ہلو عمران کیسے آئے۔

آپ سے لڑنے

مجھ سے لڑنے تمہارا دماغ ٹھکانے پر ہے۔

جی ہاں کھوپڑی میں ہے آج ہی میں نے آئینے میں دیکھا ہے۔

عمران کم از کم کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔

پہلے تو یہ بتائیے کہ میں نے آپ کا کیا قصور کیا تھا کہ آپ نے میرا سپیشل وارنٹ نکلوا دیا۔

میں نے کوئی وارنٹ جاری نہیں کیا۔

سر سلطان حیران ہوتے ہوئے بولے۔

کمال ہے وارنٹ پر آپ کے دستخط تھے۔ والد صاحب نے فیاض کو دے کر مجھے ہر حالت میں گرفتار کرانا چاہا۔

حیرت ہے مجھے تو علم ہی نہیں میں تو کل شام سے ہی باہر گیا ہوا تھا۔ ابھی آیا ہوں۔

ہوں .... اچھا چلیں آپ والد صاحب کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیں۔

سر رحمان کے وارنٹ گرفتاری کیوں۔

میں جو کہہ رہا ہوں۔

تمہارا دماغ خراب ہے آخر کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کوئی کہنا کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کہنا کوئی وجہ نہیں۔

مجھے جلاد سمجھ رکھا ہے کیا بات ہے مسٹر عمران آخر وہ تمہارے والد ہیں۔

میں سب کچھ آپ کو بعد میں بتلا دوں گا۔ اب آپ فوراً ان کی گرفتاری کے

وارنٹ ایشو کریں۔

اگر تم کچھ نہیں بتاتے تو میں وارنٹ ایشو نہیں کرتا۔ سر سلطان نے غصہ کرتے ہوئے کہا۔

دیکھئے آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ میں یہ آرڈرز ایشو کرا سکتا ہوں لیکن میں آپ کو ہر معاملے میں عزت دیتا ہوں۔ اس لئے آپ مہربانی کر کے میری بات مانیں اور وارنٹ ایشو کر دیں۔

اچھا جیسے تمہاری مرضی لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری تمہیں اٹھانی پڑے گی۔

سر سلطان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

میں ہر قسم کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں آپ یہ وارنٹ جاری کر کے میرے فلیٹ میں پہنچا دیں۔ ٹاٹا۔

اور عمران بغیر ہاتھ ملائے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور سر سلطان ششدر بیٹھے کے بیٹھے رہے۔

آج ماکا زونگا کے سلسلے کی ایک
اہم میٹنگ تھی جس میں وزیر داخلہ سر
سلطان، سر رحمان پولیس کے اعلیٰ
افسران کے ساتھ ایکسٹو بھی منہ پر
نقاب ڈالے موجود تھا میٹنگ ہال کی نگرانی
اور حفاظت کے خاص انتظامات کیے
گئے تھے۔ چاروں طرف ملٹری پولیس کا
پہرہ تھا اور ہال میں بھی چاروں طرف
ملٹری پولیس کے سپاہی ریوالور ہاتھوں میں لیے
چوکنے کھڑے تھے سر سلطان نے ماکا

زرنگا کی کارروائیوں پر مشتمل رپورٹ پڑھی۔ اب ایکسٹو سے کہا گیا کہ

وہ نیویارک میں بین الاقوامی میٹنگ کی کارروائی سنائے۔

ایکسٹو نے مزاح بھری آواز میں کہا کہ میں کارروائی پیش کرنے سے

پہلے ایک اور بات کا انکشاف کرنا چاہتا ہوں یہ کہہ کر ایکسٹو نے اشارہ کیا

اور ملٹری پولیس کے سپاہیوں نے سر رحمان کو دیا اوروں کے گھیرے میں

لے لیا۔ سر رحمان گھبرا گئے۔ وزیر داخلہ اور دیگر اعلیٰ افسران انتہائی

حیران ہو گئے وزیر داخلہ نے ایکسٹو سے کہا۔

یہ کیا حرکت ہے آپ نے سر رحمان کی توہین کی ہے آپ جوابدہ

ہوں گے۔

ایکسٹو نے اسی لہجہ میں جواب دیا۔

کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا یہ سر رحمان نہیں بلکہ ماکا

زرنگا کے خاص ایجنٹ ہیں۔

ماکا زرنگا کے ایجنٹ۔

تمام ممبران کے منہ سے اکٹھا نکلا۔

مسٹر ایکسٹو تم مجھ پر غلط الزام لگا رہے ہو مجھے دس سال ہو

گئے اس حکومت کی خدمت کرتے ہوئے اور میری وفاداری پر آج

تک کوئی حرف نہیں آیا اور آج آپ نے سنگین الزام مجھ پر لگایا ہے

میں اس توہین کا بدلہ عدالت میں لوں گا۔

سر رحمان بوکھلائے ہوئے بول رہے تھے۔

ایکسٹو نے کوئی جواب نہ دیا اس نے ایک سپاہی کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ ایمونیا کی بوتل لے آیا سر رحمان کا زبردستی منہ دھلایا گیا تو پلاسٹک میک اپ کی تہہ کے نیچے ایک اجنبی چہرہ برآمد ہو گیا اب تو وزیر داخلہ بھی چونک پڑے پھر فوراً بولے۔

اصلی سر رحمان کہاں ہیں۔

میں نے ان کی برآمدگی کے لئے اپنے ایجنٹ بھیجے ہیں امید ہے ابھی کہیں نہ کہیں سے اطلاع آجائے گی اور ایکسٹو کے اشارے سے سپاہی نقلی سر رحمان کو پوچھ گچھ کے لئے باہر لے گئے۔

آپ کو ان کے نقلی ہونے کا پتہ کیسے چلا۔

آئی جی پولیس نے سوال کیا۔

میرے خاص ایجنٹ علی عمران نے جو سر رحمان کے صاحبزادے بھی ہیں مجھے اطلاع بھیجی ہے جس پر مزید تحقیقات کرنے سے ان کا نقلی ہونا پایہ ثبوت تک پہنچ گیا ہے اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

ایکسٹو نے جواب دیا۔

اتنے میں ملٹری پولیس کا ایک آدمی ایکسٹو کے قریب آیا اور اس نے

ایک پرچہ اس کے حوالے کر دیا۔

ایجنٹ نے پرچہ کھول کر پڑھا اور اسے پڑھ کر کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔

حضرات اصل سرغنہ کا پتہ چل گیا ہے وہ قدرے زخمی ہیں اس لئے انہیں ملٹری پولیس کے سپیشل وارڈ میں پہنچا دیا گیا ہے۔

اب میں آپ کو بین الاقوامی میٹنگ کی کارروائی سے آگاہ کرتا ہوں ایجنٹ نے تفصیل سے بتایا۔

سب عمران نے ماما زونگا کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جانے پر خوشی کا اظہار کیا ایجنٹ نے انہیں بتایا کہ وہ علی عمران کی سرکردگی میں ماما زونگا کی سرکوبی کے لئے اپنے ایجنٹوں کی ایک ٹیم روانہ کر رہے ہیں اس تجویز سے سب نے متفقہ طور پر اتفاق کیا اور میٹنگ برخاست ہو گئی۔

سب نے جیپوں سے اتر کر سامنے
حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے بھیانک جنگل
کو دیکھا اور ان سب کو پھریری سی آ
گئی خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ آئندہ ہونے
والے واقعات کا تصور کر کے یہاں سے
ان کی زندگی کا ایک بھیانک باب
شروع ہونا تھا نہ جانے اس پراسرار
اور خوفناک جنگل میں کس طرح کے واقعات
پیش آتے اور آیا وہ صحیح سلامت
واپس اس جنگل سے نکل بھی سکیں گے یا

جنبی۔ ایک عمران تھا جو ہر طرح کے خطرے سے بے نیاز سامان اُٹھا رہا تھا اور جوزف اس کی تو حالت ہی عجیب تھی اس کے چہرے پر خوشیاں پھوٹی پڑ رہی تھیں جیسے کئی سالوں بعد کوئی شخص اپنے وطن واپس آیا ہو صحیح معنوں میں جوزف شہر کی زندگی سے اکتا گیا تھا اس کا کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ وہ واپس جنگل کی آزاد فضاؤں میں چلا جائے جہاں نئی تہذیب کی بے غیرتی اور تکلف و تصنع سے پاک ایک آزاد ماحول ہوتا ہے لیکن وہ ایسا عمران کی وجہ سے نہ کر سکتا تھا کیوں کہ عمران سے اس کا لگاؤ اس کی ہر خواہش پر قابو پا لیتا تھا۔

عمران سے اسے ایک طرح کا عشق تھا اور یہ تھی بھی ایک حقیقت عمران اس کی زندگی کا جزو بن چکا تھا گریٹ باس عمران کی منفرد خصوصیات نے جوزف کو اس کا گرویدہ کر دیا تھا۔

اب قسمت نے اسے چند دن کے لئے دوبارہ موقع دیا تھا کہ وہ جنگل میں سانس لے سکے اس لئے اس کے چہرے پر خوشیاں پھوٹی پڑ رہی تھیں۔

بلیک زیرو ان سے تقریباً سو میل آگے گھنے جنگل میں موجود تھا وہ کمپاس کے ذریعے سمت کا اندازہ کر رہا تھا تاکہ ٹیم کی مناسب رہنمائی کر سکے۔ بلیک زیرو کا کام دراصل سب سے کٹھن تھا کیوں کہ

اسے جنگل میں اکیلے ہی سب آفتوں کا مقابلہ کرنا تھا لیکن عمران نے اس کی اس طرح ٹریننگ کی تھی کہ وہ اب عمران کی طرح تقریباً ناقابل تسخیر بن چکا تھا اس میں اس کی اعلیٰ صلاحیتوں اور حاضر دماغی کا بھی بہت دخل تھا۔

ساری ٹیم شکاریوں کے بھیس میں تھی ٹیم میں عمران، شکیل، صفدر، تنویر، نعمانی، صدیقی، خاور اور جوزف شامل تھے جولیا اغوا ہو جانے کی وجہ سے اس بار ٹیم میں شامل نہ تھی۔ جس کا سب کو افسوس تھا جب بھی انہیں جولیا یاد آتی وہ سب افسردہ ہو جاتے سب کو موہوم سی امید تھی کہ جولیا واپسی میں ان کے ساتھ ہوگی بہرحال جولیا کی انہیں بڑی طرح کمی کھل رہی تھی۔

ان سب نے اپنے اپنے حصے کا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ فالتو سامان جوزف کے کاندھوں پر تھا جسے وہ آسانی سے اٹھائے ہوئے تھا ان سب کے پاس اعلیٰ قسم کی مشین گنیں ایک جدید قسم کے پستول جن سے گولی کی بجائے چھوٹے چھوٹے راکٹ نکلتے تھے اور ایک راکٹ ایک چھوٹی توپ کے گولے جتنی تباہی مچاتا تھا دور مار رائفلیں ان کے کاندھوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ ہینڈ گرنیڈ بھی کافی تعداد میں موجود تھے جوزف کے پاس کافی مقدار میں ڈائنا میٹ بھی موجود تھا چونکہ

وہ جدید اسلحے سے پوری طرح لیس تھے۔

وہ سب عمران کی سرکردگی میں گھنے جنگل میں ایک چھوٹی سی پگڈنڈی پر چلے جا رہے تھے" تنویر بے چارہ انتہائی افسردہ تھا اور عمران اسے بار بار چھیڑ دیتا۔

"تنویر جانے جولیا کس حال میں ہوگی نہ جانے بے چاری زندہ بھی ہے یا نہیں۔

اور یہ کہتے کہتے عمران کے چہرے پر غم کی لہریں چھا گئیں۔

"تنویر اب تو خاموشی سے سنتا چلا آ رہا تھا لیکن آخر کب تک اس بات پر پھٹ پڑا۔

مریں اس کے دشمن وہ کیوں مرے مجھے پتہ ہے تم نے جان بوجھ کر اسے صفدر کے ساتھ بھیجا تھا۔ تم اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔ اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن یاد رکھنا اگر ہیڈ کوارٹر میں جولیا نہ ملی تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ہائے .... پوری دادی اماں کی طرح بول رہے ہو جولیا کے عشق نے تمہیں بھی عورت بنا دیا ہے یعنی من تو شدم تو من شدی والا چکر ہے۔

صفدر اور ناشاد عمران کی اس بات پر ہنس پڑے لیکن تنویر کا

چہرہ بگڑتے دیکھ کر وہ چپ ہو گئے۔

تنویر کو از حد غصہ آگیا۔ اس نے سامان پھینک دیا اور خود عمران پر جھپٹ پڑا۔ لیکن اس سے پیشتر کہ وہ عمران تک پہنچتا جوزف نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔

مسٹر ماسٹر پر جھپٹنے سے پہلے مجھ سے دو دو ہاتھ کر لو۔ آؤ جلدی آؤ۔

اور تنویر نے غصے میں ایک مکا جوزف کو مار دیا اب تو جوزف کو بھی غصہ آگیا اور جھٹ سامان پھینک کر ایک زوردار لفٹ ہک تنویر کے منہ پر مارا اور تنویر دو فٹ اچھل کر زمین پر جا گرا اس کا چہرہ ضرب کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

عمران ہائے ہائے کرتا رہ گیا لیکن تنویر کو مکا پڑ چکا تھا۔ اب عمران نے جوزف کو منع کیا اور تنویر کو بڑی مشکل سے صفدر اور کیپٹن شکیل نے سنبھالا اور وہ ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے

دوپہر کو جنگل کے ایک صاف قطعے میں انہوں نے کیمپ لگایا تاکہ کچھ تازہ دم ہو کر وہ آگے جائیں صفدر بندوق لے کر شکار کو نکل گیا جوزف اور تنویر اب تک ایک دوسرے کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ایک ہرن مار کر لے آیا اور وہ

لوگ کھانا پکانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ کیپٹن شکیل بندوق ہاتھ میں لیے ٹہلتا ہوا جنگل میں کافی دور نکل گیا۔

یہ پراسرار جنگل اپنے اندر کافی رنگینیاں لیے ہوئے تھا اونچے اونچے درخت اور پھر مختلف پرندوں اور جانوروں کا مسلسل شور اس کے کانوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔ کافی دور ٹہلنے کے بعد وہ واپس کیمپ کی طرف مڑ گیا ابھی وہ کیمپ سے دو سو گز دور تھا کہ اسے اپنی پشت پر زوردار دھماکوں اور درخت ٹوٹنے کی آوازیں آئیں اور زمین ہلنے لگی وہ فوراً پیچھے پلٹا تو اسے محسوس ہوا کہ بھاری بھرکم جانوروں کا ایک گروہ بھاگا چلا آ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ دیو ہیکل ہاتھیوں کا غول ہوگا خیمے میں بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی ہڑبڑا کر باہر نکل آئے تھے کیپٹن شکیل نے انہیں فوراً خیموں سے ضروری سامان نکال کر دور دور درختوں پر چڑھ جانے کا حکم دیا۔ لیکن گھبراہٹ میں وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے جب بات ان کی سمجھ میں آ گئی تو اتنی دیر میں ہاتھیوں کا ایک گروہ تیزی سے ان کی طرف بھاگتا ہوا نظر آیا ان دیووں کے سامنے جو چیز بھی آئی خس خاشاک کی طرح بکھرتی چلی گئی اب بھاگنے کا وقت نہ تھا لیکن کیپٹن شکیل اپنے ساتھیوں سے دو سو گز دور تھا۔ اس لیے پیچھے قدموں وہیں آتا لیکن وہ سنبھل کر کھڑا ہو گیا اس

نے اپنی رائفل اٹھائی نشانہ باندھا اور ------ سب سے آگے آنے والے ہاتھی کے ماتھے پر گولی چلا دی اور جاگتے جاگتے ڈگمگا کر گرا لیکن وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اب ہاتھیوں کی رفتار آہستہ ہو گئی انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ سامنے ان کے دشمن ہیں اور وہ فطری چالاکی سے ایک دائرہ بنا کر جاگنے لگے ان سب کے آگے وہی ہاتھی تھا جس کے ماتھے پر گولی لگی تھی اس کے بھاگنے کی طرز سے پتہ چلتا تھا کہ گولی کارگر نہیں ہوگی۔

عمران نے کیپٹن شکیل کو زبردست خطرے میں دیکھا تو اس نے اسے فوراً پیچھے بھاگ آنے کو کہا اس کے دوسرے ساتھی اتنی دیر میں نزدیک کے درختوں پر چڑھ چکے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں اٹھایا وہ تن کر کھڑا ہو گیا اسے معلوم تھا کہ اگر ہاتھیوں کے سردار کو کسی طرح ختم کر دیا جائے تو یہ گروہ واپس بھاگ جائے گا چنانچہ اس نے رائفل اٹھا کر ایک اور فائر کیا لیکن رائفل پھنس ہو کر رہ گئی شاید اس میں کوئی خرابی ہو گئی تھی اتنے میں ہاتھی بالکل نزدیک آ گئے تھے۔ اب موت کیپٹن شکیل کے بالکل سامنے تھی وہ ایک لمحے کے لیے جھجکا اور پھر اس نے رائفل کو نال سے پکڑ کر سامنے کر لیا اب وہ ہاتھیوں سے دست بدست جنگ کرنے کے لیے تیار تھا۔

عمران اتنی دیر میں بھاگتا ہوا کیپٹن شکیل کے پاس آ رہا تھا لیکن عمران کے پاس پہنچنے سے پہلے ہاتھیوں کے سردار نے کیپٹن شکیل پر حملہ کر دیا۔

عمران نے سردار کے پیچھے آنے والے ہاتھیوں پر ہینڈ گرنیڈ پھینک دیا۔ زبردست دھماکہ ہوا اور ہاتھیوں نے بدک کر اپنا رخ پھیر دیا لیکن سردار ہاتھی اس دھماکے سے نہ گھبرایا شاید وہ جوش انتقام سے پاگل ہو رہا تھا اس نے جیسے ہی شکیل پر حملہ کیا شکیل نے رائفل کا بٹ گھما کر اس کی سونڈ پر مار دیا۔

اور خود اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا ہاتھی اپنے زور میں آگے چلا گیا رائفل کا بٹ تو فوراً ٹوٹ گیا لیکن ہاتھی کی سونڈ بھی بری طرح زخمی ہو گئی۔

اب کیپٹن شکیل بالکل تنہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں صرف رائفل کی نال تھی۔ اور ہاتھی زخمی ہو کر اور بھی غضب ناک ہو گیا تھا۔ اب وہ پھر پلٹ کر حملہ کر رہا تھا عمران نے اسے پلٹتا دیکھ کر اس کی دائیں سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے بھی شکیل کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اگر اب بھی کیپٹن شکیل اس کی زد میں آ جاتا تو کیپٹن شکیل کا ہاتھی کے پاؤں میں پس جانا یقینی تھا۔ لیکن کیپٹن

شکیل نے رحیم کی رائفل کی نال اس کی آنکھ میں گھسیڑ دی اور ہاتھی چنگھاڑتا ہوا ایک طرف بھاگا لیکن وہ چند گز کے فاصلے پر لڑکھڑا کر گرا وہیں پاؤں پٹخا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا لیکن لیفٹیننٹ شکیل کی بہادری دیکھ کر عمران کے چہرے پر بھی تحسین کے تاثرات چھا گئے۔

عابدہ، حوریہ، عزناز، نور سنز اور وفا کی خوشبو جیسی کامیاب ناولوں کی

مصنفہ بلقیس ہاشمی کا نیا شاہکار ناول

نشورہ

- جب حسن قیامت بن جائے —— تو اُسے نشورہ کہا جاتا ہے۔
- نشورہ بھی ایک چھوٹی سی قیامت تھی جو بہار کی ایک بھیگی ہوئی شام کو خالد کے دل پر گزر گئی
- اور پھر جس وقت چاند اور مشتری کا قران ہوا۔ میں اسی —— نے ایک پر قوت کا روپ دھارا —— اور عشق کی عجائی پہ آ وارد ہوا۔
- نشورہ ایسا کیوں ہے جس پر مصنفہ نے غریب والدین کی مجبوریوں سے مذہب کا لبادہ اوڑھا ایک پر قوت کرتے دکھایا گیا ہے۔ اور ان سب سے جدا نسل کے دو محبت کرنے والے دل ہیں جن کی ہر دھڑکن پرانی تہذیب سے ٹکرانے کا عہد و پیمان کی تجدید کر رہی ہے ——

سفید کاغذ —— خوبصورت سرورق —— آفسٹ طباعت —— قیمت:

کیپٹن شکیل کی بے مثل جرأت اور
بہادری سے ساری ٹیم کی جانیں بچ
گئی تھیں۔ جوزف بھی کیپٹن شکیل کی
بہادری کا پوری طرح مداح تھا۔
عمران کے بعد یہ دوسرا آدمی تھا
جس سے جوزف متاثر ہوئے بغیر نہ
رہ سکا تھا ساری ٹیم اپنا اپنا سامان
اٹھائے ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو
چکی تھی۔ عمران رات کو ہی بلیک زیرو سے

آخر وہ راستے کی تمام لرزشیں سے بچا تھا۔ چنانچہ اب وہ آسانی سے اس راستہ پر جا رہے تھے۔ دو دن تک سفر کے دوران انہیں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا لیکن دو دن کے سفر کے بعد انہیں عمران سے معلوم ہوا کہ وہ راستہ بھول چکے ہیں۔ کیوں کہ رات ہی بلیک زیرو نے عمران کو بتایا تھا کہ کمپاس کی ایک ڈگری غلطی سے اب وہ اپنے منزل مقصود سے کافی دور ہو چکے تھے۔ بلیک زیرو کی یہ غلطی ایک بھیانک غلطی تھی۔ کیوں کہ اس پراسرار جنگل میں راستہ بھول جانے کا مطلب سوائے تباہی کے اور نہ تھا لیکن بلیک زیرو بھی آخر انسان تھا۔ اب غلطی ہو چکی تھی عمران نے بلیک زیرو کو دوبارہ سمت ماپنے کو کہا اور اس کی ترمیم شدہ سمت بتانے پر وہ پوری ٹیم کو لے کر اس طرف چل پڑا۔ عمران سب سے پیچھے صفدر سے باتیں کرتا ہوا آ رہا تھا اچانک اسے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور پیشاب کرنے کے بہانے ایک طرف جھاڑی میں چلا گیا۔

بلیک زیرو نے اسے بتایا کہ وہ بوبی قبیلے کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں۔ عمران بوبی کا لفظ سنتے ہی تشویش میں پڑ گیا کیوں کہ افریقہ کے جنگلوں میں بوبی سب سے زیادہ وحشی اور آدم خور قبیلہ تھا۔

آج تک اس قبیلے سے بہت کم افراد اپنی جانیں بچا سکے تھے۔

عمران نے جیک زیرو کو کہا کہ وہ کہنی کاٹ کر ان کے قافلے کے پیچھے چلا جائے تاکہ اگر ان کو کچھ ہو جائے تو جیک زیرو بروقت ان کی مدد کر سکے اور خود اس نے ٹیم کو سارے واقعات بتا کر ہوشیار رہنے کو کہا کیوں کہ اس قبیلے سے نپٹنا بڑا ہی مشکل تھا بہرحال تن بہ تقدیر اب وہ آگے بڑھے جا رہے تھے عمران نے انہیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز فائر نہ کریں کیوں کہ اس سے حالات اور بگڑ سکتے ہیں اور عمران نے کچھ سوچ کر اپنے کپڑے اتارے اور ایک نیکر پہنی اور جسم پر مختلف رنگ مل لئے سر پر ایک جھاڑی باندھی اب وہ کسی وحشی قبیلے کا ایک جادوگر نظر آ رہا تھا سب لوگ اس کی اس ہیئت کو دیکھ کر ہنس رہے تھے اور عمران طرح طرح کے منہ بنا کر ان کو اور بھی ہنسا رہا تھا۔

اچانک دور سے ڈھول بجنے کی آواز آئی اور عمران سمجھ گیا کہ وحشی قبیلے کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا ہے اور اب وہ اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے رہے ہیں اور پھر جنگل میں دور دور تک ڈھول بجنے کی لگاتار آوازیں آنے لگیں۔ لیکن ٹیم چلتی رہی اچانک ہی جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی اور جنگلیوں کا ایک گروہ جو بالکل ننگا تھا ہاتھوں میں تیر کمان اور نیزے لئے سامنے کھڑا تھا ان کے نیزے یقیناً زہر آلود تھے

اور پھر ان کو دیکھتے دیکھتے چاروں طرف سے وحشیوں کے سر ابھرنے لگے۔

اب انہوں نے دیکھا کہ وہ چاروں طرف سے وحشیوں کے نرغے میں ہیں۔ عمران سب سے آگے تھا اچانک وحشیوں کی صفوں میں حرکت ہوئی اور ایک وحشی لبا سا نیزہ لے کر آگے بڑھا اس نے جنگلی زبان میں کچھ چیخ کر کہا۔ اس کے جواب میں عمران نے بھی اسی زبان میں بات کی۔ عمران کے منہ سے یہ جنگلی زبان اتنی روانی سے سن کر سب حیران ہو گئے۔ عمران بذات خود ایک جنگلی لگ رہا تھا تھوڑی دیر تک جنگلی زبان میں بات چیت ہوتی رہی پھر جنگلیوں نے انہیں اپنے نرغے میں لے کر چلنا شروع کر دیا عمران نے میم کو بتایا کہ یہ واقعی بڑی خبیث ہے میں نے ایک جادوگر کا روپ دھارا ہے میں نے انہیں بتایا ہے کہ میں بہت بڑا جادوگر ہوں۔ اور تمہارے متعلق میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ بھی ایک قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو سارے کا سارا جادوگروں کا قبیلہ ہے ان کے پاس آتشی زبان والے سانپ ہیں جو بہت دور سے ان کے ایک اشارے پر لوگوں کو مار دیتے ہیں وہ ہم سے کافی متاثر معلوم ہوتے ہیں لیکن آگے جا کر ہم پر کیا گزرے گی یہ خدا بہتر جانتا ہے

بہرحال اب ہمیں انتہائی احتیاط برتنی پڑے گی۔ کیوں کہ ہماری

ذرا سی بے احتیاطی ہمیں بڑی مصیبت میں ڈال سکتی ہے جنگلیوں کا غول ڈھول بجاتا ہوا ناچتا کودتا ان کو لئے جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد گھنے جنگل کے عین درمیان میں ایک بہت بڑا قطعہ درختوں سے قطعی پاک نظر آیا اس میں بے ڈھنگی قسم کی جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ اور کالی عورتیں اور بچے ننگ دھڑنگ پھر رہے تھے۔ درمیان میں ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کو شیر کی کھال سے ڈھانپا گیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ جھونپڑی تمام تر شیر کی کھال کی بنی ہوئی ہو یقیناً یہ جھونپڑی قبیلے کے سردار کی تھی۔ اس کے آگے جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑا کر دیا گیا۔

ہزاروں جنگلی ان کو دیکھنے کے لئے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر بعد جنگلیوں کا سردار سر پر پروں کا تاج پہنے جھونپڑی سے باہر نکلا وہ ایک قوی ہیکل اور انتہائی طاقت ور آدمی تھا۔ اس کے دونوں طرف دو جوان عورتیں انسانی کھوپڑی میں شراب لئے چل رہی تھیں۔ سردار کے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کا ہار تھا۔ جن کو جنگلیوں کی خاص تکنیک سے سکھا کر چھوٹا کر دیا گیا تھا۔ عمران کے ساتھ آنے والے چھوٹے سردار نے اسے عمران کی وہ باتیں بتائیں جو اس نے پھر عمران سے براہِ راست بات چیت کی گفتگو کے بعد سردار اپنی جھونپڑی میں چلا گیا اور اس

کے ساتھیوں کو ایک اور جھونپڑی میں قید کر دیا گیا۔
لیکن ان کے سامان کو بالکل نہیں چھیڑا گیا کیوں کہ جنگلیوں کی سمجھ میں ہی نہ آیا کہ یہ کیا سامان ہے۔

جھونپڑی میں جاتے ہی سب عمران کے گرد ہو گئے۔ سردار سے اس کی کیا بات ہوئی ہے۔

بات چیت کیا خاص ہوئی تھی۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
کیوں کیا بات ہوئی۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

اب انہوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ ہم آج رات کو تمہاری جادوگری کی آزمائش کریں گے اگر تم پورے اترے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے اور تمہارے باقی ساتھیوں کو بھون کر کھا جائیں گے۔ کیوں کہ ان کے خیال میں تم جادوگر معلوم نہیں ہوتے اور اگر میں ناکام ہو گیا تو مجھے قتل کر دیں گے اور تمہیں چھوڑ دیں گے۔

ہمیں کیوں چھوڑ دیں گے؟ صفدر نے سوال کیا۔
تمہارا گوشت کڑوا ہے نا۔ عمران نے ایسے منہ بنایا جیسے کونین چبائی ہو۔
اور اسی حالت میں ہونے کے باوجود باقی ساتھیوں کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

وہ تمہیں اسی لئے چھوڑ دیں گے کہ ان کے خیال میں تم کسی نامعلوم قبیلے کے لوگ ہو۔ وہ تمہیں چھوڑ کر تمہارے قبیلے سے دوستی کا آغاز کریں گے۔

وہ آزمائش کیا ہوگی" خویر نے پوچھا۔

جولیا کی کھوپڑی منگوانی پڑے گی۔ عمران بولا۔

یہ بات تنویر نہ جانے کس خیال کے تحت ضبط کر گیا بہرحال آپ لوگ کسی قسم کا ذکر نہ کریں۔

کیا ایکسٹو یہاں ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا ناشاد نے سنجیدہ ہو کر دریافت کیا۔

ضرور مدد کرے گا۔ وہ ہر لمحے ہمارے نزدیک رہتا ہے۔ عمران نے کہا۔

بہرحال آپ لوگ کسی قسم کا فکر نہ کریں اگر میں کامیاب ہو گیا تو میں تمہیں اکیلا نہیں مرنے دوں گا۔ اور اگر ناکام ہو گیا تو پھر وہ معاملہ ٹھیک ہے آپ لوگوں کی جانیں تو بچ جائیں گی۔

نہ جانے یہ بات کہتے ہوئے عمران کے چہرے پر حماقتیں کہاں غائب ہو گئی تھیں۔

گریٹ باس۔ جوزف نے نعرہ لگایا وہ یہاں بھی بوتل کو منہ لگائے

شراب پی رہا تھا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ یہاں ہر موقع پر کامیاب ہو جاتا ہے

آدھی رات کے وقت ان سب کو باہر نکالا گیا سامنے کھلے میدان میں ایک دائرہ باندھے سارے جنگلی بیٹھے تھے درمیان میں وسیع میدان تھا چاروں طرف شمعیں جل رہی تھیں ایک طرف لکڑی کی ایک بڑی سی چوکی پر سردار بیٹھا ہوا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی میدان میں لے جایا گیا باقی ٹیم کو ایک طرف بٹھا دیا گیا اور عمران نے جھونپڑی ہی میں کوڈ ورڈز میں بلیک زیرو ہوشیار رہنے کے لئے کہہ دیا تھا اور اس وقت بلیک زیرو اس میدان کے نزدیک ہی ایک گھنے درخت پر بیٹھا ساری کارروائی دیکھ رہا تھا وہ صرف اشارے ہی کا منتظر تھا اس نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس لئے اس کے دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے بیٹھا تھا۔

عمران کو بتایا گیا کہ اسے زمین پر لٹا دیا جائے گا اور ہمارا ایک آدمی اس کی گردن پر کلہاڑی مارے گا۔ اگر اس کلہاڑی کی ضرب سے وہ مر گیا تو وہ جھوٹا جادوگر ثابت ہوگا اگر کلہاڑی کی ضرب نے اسے نقصان نہ پہنچایا تو سچا جادوگر ہوگا اگر وہ مر گیا تو اس کے ساتھیوں کو

آزاد کر دیا جائے گا اور اگر وہ نہ مرا تو اس کے سب رقیبوں کو مار دیا جائے گا۔

عمران نے ایک لمحے سوچ کر کہا کہ اگر میں اس کلہاڑی مارنے والے کو اپنے جسم کے زور سے پہلے ہی مار دوں تو کیا میں سچا ہوں گا کہ نہیں۔

سردار نے ایک لمحے سوچ کر کہا کہ تم نے کلہاڑی مارنے والے آدمی کو کلہاڑی مارنے سے پہلے بغیر کسی ہتھیار کے مار دو تو اس کے دو آدمی تم پر وار کریں گے۔ اگر تم انہیں بھی مار دو تو تین آدمی یہاں تک کہ پانچ آدمی تک تم پر وار کریں گے۔ پانچ آدمی تم پر وار کرنے سے پہلے مر گئے تو سچے قرار دیئے جاؤ گے ورنہ نہیں۔

ایک بات ہے اگر دو آدمی تک میں مار دوں اس کے بعد میرے دیگر ساتھی انہیں اپنے جادو کے زور سے مار دیں گے تو کیا میرے ساتھ میرے ساتھیوں کو بھی چھوڑ دیا جائے گا۔

سردار نے ایک لمحہ سوچتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو ہم تمہارے ساتھ ان کو بھی چھوڑ دیں گے۔ لیکن تم یا تمہارے ساتھی ایسا کر لیں میرے خیال میں ناممکن ہے۔

جادوگروں کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی اور ہاں مجھے زمین پر

لٹانے سے پہلے عمل پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

سردار نے اسے اجازت دے دی۔ اور پھر عمران کے چہرے پر یکدم سرخی چھا گئی اس نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔

اس کے منہ سے عجیب سی زبان کے الفاظ نکل رہے تھے ہر لمحے اس کی اچھل کود میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دراصل وہ بلیک زیرو کو انگوٹھی کے ٹرانسمیٹر کے ذریعہ کوڈ ورڈز میں ہدایات دے رہا تھا جب بلیک زیرو کو ہدایات دے چکا تو اس نے بلیک زیرو کو ہدایت کی کہ وہ بطور ایکسٹو صفدر کو ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے کہ دو آدمیوں کے بعد انہوں نے کس طرح کام کرنا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کی حرکات سست ہوتی گئیں اور پھر وہ اطمینان سے زمین پر نیم مدہوشی کی حالت میں لیٹ گیا۔

ساری ٹیم انتہائی حیرت سے عمران کی حرکات کو دیکھ رہی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمران کیا کر رہا ہے۔

اچانک صفدر کی گھڑی میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور صفدر حیران رہ گیا کہ کس کی کال ہو گی۔

ہیلو۔ ہیلو صفدر سپیکنگ " صفدر نے آہستہ سے کہا۔

ایکسٹو۔ ایکسٹو کی مانوس آواز ابھری اور صفدر کے چہرے

پر یک دم خوشی کے آثار چھا گئے۔

یس سر

کیا حالات ہیں؟

سر ہم بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں، پھر صفدر نے اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا۔

دیکھو میں تمہارے نزدیک ہوں پھر ایکسٹو نے شرط کے متعلق صفدر کو تفصیل سے بتلایا، پھر کہا کہ سب ساتھی چوکنے ہو جائیں جب دو آدمی ختم ہو جائیں تو اس کے بعد پانچ آدمیوں کو تم نے مشین گن سے ختم کرنا ہے لیکن ہوشیار ہو کر مسٹر صفدر تمہاری ذرا سی غلطی سے عمران کی جان چلی جائے گی۔ او کے اوور اینڈ آل اور صفدر نے تمام ساتھیوں کو ایکسٹو کی کال کے متعلق بتایا سب نے یہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ اب انہیں یقین ہو گیا، کہ وہ اس سچویشن پر قابو پا جائیں گے صفدر نے مشین گن چیک کر کے سنبھالی اتنی دیر میں ایک جنگلی بڑا سا کلہاڑا لئے عمران کے سر پر پہنچ گیا اس نے کلہاڑا مارنے کے لئے اٹھایا ہر طرف خاموشی چھا گئی سب دم بخود تھے کہ نہ جانے آئندہ کیا ہوگا ابھی جنگلی اچھی طرح کلہاڑا سنبھال بھی نہ سکا تھا کہ جنگلی کی کھوپڑی فضا میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی اور

وہ کلہاڑے سمیت زمین پر مردہ ہو کر رہ گیا تمام جنگلیوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ تمام پارٹی حیران تھی کہ یہ فائر کہاں سے ہوا کیونکہ فائر اچانک ہوا تھا۔ یہ تو وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ فائر یقیناً ایکس ٹو کی طرف سے ہوا ہوگا اور سائلنسر لگی رائفل سے کیا گیا ہوگا۔ سردار کے اشارے سے دو اور جنگلی کلہاڑے سنبھالے آگے بڑھے انہوں نے بڑی پھرتی سے عمران پر وار کرنا چاہا لیکن وار کرنے سے پہلے ہی ان کے دل میں دو گولیاں سوراخ ہو گئے اور وہ زمین پر گر گئے۔ چند لمحے بعد وہ دونوں جنگلی مردہ تھے۔

جنگلیوں کی ایک بار پھر چیخیں نکل گئیں اب وہ خوفزدہ تھے انہیں یقین ہو گیا کہ یہ شخص ضرور کوئی بڑا جادوگر ہے۔

ان کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ کلہاڑی مارنے والے کس طرح مر جاتے ہیں۔ اب تو سردار کے چہرے پر بھی خوف کی پرچھائیں نظر آنے لگیں لیکن اس نے تین اور جنگلیوں کو اشارہ کیا وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے اب صفدر تیار ہو گیا۔

عمران نے سردار سے کہا اب میرے ساتھی جادوگری دکھائیں گے چنانچہ سردار کے اشارے سے تین آدمی آگے بڑھے ابھی وہ عمران کے نزدیک بھی نہیں پہنچے تھے یکدم ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز ابھری

اور تین کے تین زمین پر تڑپنے لگے۔

سردار نے کھڑے ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی جادوگری تسلیم کر لیا سردار نے عمران کو خود اٹھایا اور پھر ان کے سامنے جنگلی تعظیم سے جھک گئے وہ ان کے نزدیک آنے سے بھی خوفزدہ تھے اب پوری ٹیم کو اچھی جھونپڑی میں رکھا گیا۔ ان کی خوب اچھی طرح مہمان نوازی کی گئی اور پھر دوسرے دن انہیں وحشی اپنی سرحد سے پار چھوڑ گئے۔

ملک کی نامور ادیبہ **عذرا بانو عرشی** بی۔ اے
کی انوکھی تحریر

شبنم

خوبصورت سرورق
سفید کاغذ
اعلیٰ طباعت
قیمت تین روپے

جمال پبلشرز
بوہڑ گیٹ
ملتان شہر

بڑی قبیلے سے بچ کر نکل آنے پر
سب خوش تھے۔ عمران نے اپنی صلاحیتوں
کا لوہا ایک بار پھر منوا لیا۔ الیگزنڈر اب
ان سے آگے تھا۔ کافی چکر لگانے
کے بعد اب وہ صحیح سمت پر آ گئے تھے
جبکہ زبیدہ کے نقشے کے مطابق ماکا زونگا
کا ہیڈ کوارٹر صرف چار دن کی مسافت
پر تھا کیونکہ عمران کے اندازے کے
مطابق ماکا زونگا کا ہیڈ کوارٹر خوخوار
قبیلے کے آس پاس ہی تھا اور خود وہ قبیلہ

یہاں سے تین دن کی مسافت پر تھا انہوں نے خونخوار قبیلے سے بچ کر نکلنا تھا کیوں کہ خونخوار قبیلے بھی کچھ کم وحشی اور خطرناک نہ تھے۔

چنانچہ تین دن تک وہ چلتے رہے تیسرے دن وہ خونخوار قبیلے کی سرحد سے تقریباً دو میل پرے سے آگے نکل گئے اور جب انہوں نے خونخوار قبیلے کو پیچھے چھوڑ دیا اور سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ تقریباً دو دن اور چلنے کے بعد وہ جنگل میں دور دور تک پھیلے ہوئے ایک وسیع و عریض میدان کے سرے پر پہنچ گئے اس میدان میں درختوں کی بجائے جھاڑیاں تھیں۔ بلیک زیرو ان سے ایک دن پہلے یہاں پہنچ چکا تھا۔ اس لئے جب ٹرانسمیٹر پر اس نے عمران کو اس میدان کے متعلق بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہی ان کی منزل مقصود ہے لیکن اس میدان میں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔

یہاں تو کوئی آدمی ہی نہیں۔ تنویر نے میدان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جانور تو ہیں۔ عمران نے چوٹ کی۔

تم خود جانور میرے ساتھ بات کرتے ہوئے زبان کو قابو میں رکھا کرو۔

لو اب زبان بھی سنبھال کر رکھتے رہو تا زبان نہ ہوئی کوہِ نور ہیرا ہو گیا۔

میرا خیال ہے کہ ابھی ماکا ندنگا کا ہیڈ کوارٹر دور ہو گا کیپٹن شکیل نے دخل اندازی کی۔

میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہی میدان ماکا ندنگا کا ہیڈ کوارٹر ہے

عمران نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

کس طرح۔

صفدر نے پوچھا۔

یہ دیکھو یہاں زمین پر فوجی بوٹ کے نشان ہیں اب ظاہر ہے جنگلی جانور یا وحشی لوگ تو فوجی بوٹ پہنے پھرتے ہیں۔

اور عمران کی یہ بات سن کر وہ سب جھک کر غور سے فوجی بوٹ کے ایک مدہم نشان کو دیکھنے لگے اب سب کو عمران کی بات کا قائل ہونا پڑا۔

تو پھر یہ ہیڈ کوارٹر زمین دوز ہو گا۔

کیپٹن شکیل نے خیال پیش کیا۔

بالکل ٹھیک ہے۔ عمران نے تحسین آمیز جواب دیا۔

لیکن اس کا راستہ کہاں ہو گا۔

تنویر جھنجلا کر رہ گیا۔

لیکن اگر یہی ہیڈ کوارٹر ہے تو یقیناً پہرے کا بھی انتظام کیا گیا ہو گا۔

صفدر نے کہا

بالکل کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

تو اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ دیکھے جا چکے ہیں۔

نا شاد بولا۔

یقیناً۔

لیکن اب تک ہمارے خلاف کوئی کاروائی نہیں ہوئی۔ نہ جانے اس میں کیا مصلحت ہے۔ بہرحال ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ ڈھونڈنا ہے سب لوگ دو دو کی ٹولیوں میں بٹ جاؤ اور پھر ادھر ادھر پھر کے راستہ پر غور کرو۔ تنویر نے کہا۔

وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں بٹ کر ادھر ادھر پھرنے لگے عمران اور جوزف ایک طرف تھے کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہیں آ رہا تھا دوپہر تک سب لوگ ڈھونڈتے رہے لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔

دوپہر کو سب لوگ جنگل میں واپس چلے گئے انہوں نے وہاں جا کر کیمپ لگایا اور سستانے لگے اچانک شور سا محسوس ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کے کیمپ مشین گنوں کی زد میں تھے نجانے کہاں سے سپاہی ٹپک پڑے تھے۔ ان کے جسموں پر باقاعدہ وردیاں تھیں۔

اور وہ ہاتھوں میں جدید طرز کی مشین گنیں لئے ہوئے تھے۔ ان

لوگوں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔

یقیناً وہ ماکا زونگا کے ایجنٹ تھے وہ ان سب کو نرغے میں لے کر میدان کی طرف چلے ایک جگہ جا کر انہوں نے ایک جھاڑی کو ہلایا تو زمین پھٹ گئی۔ اس میں راستہ نظر آنے لگا وہاں پر سپاہی پر ایک سپاہی گن لئے کھڑا تھا ان سب کو ان سیڑھیوں کے ذریعہ نیچے لے جایا گیا اندر واقعی ایک علیحدہ دنیا تھی۔ ایک جدید ترین شہر سب لوگ یہ انتظامات دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ماکا زونگا کا ہیڈ کوارٹر اتنا وسیع و عریض اور اتنا جدید ہو سکتا ہے بہت بڑے بڑے ہال کمرے گیلریاں ان میں باقاعدہ ایئرکنڈیشن نصب تھی۔ اور وہاں گھٹن کا احساس بالکل نہیں ہوتا تھا۔

عمران اور اس کی ٹیم کو لے کر یہ لوگ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچے اس ہال کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے وہ لوگ الف لیلے کے کسی ماحول میں آگئے ہوں ہر چیز قدیم طرز معاشرت کی اور انتہائی پر تکلف تھی انہیں ہال کے درمیان میں کھڑا کر دیا گیا وہ لوگ حیران نظروں سے ہال کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک دیواروں میں سے آواز آئی۔

تم لوگ ماکا زونگا کو تباہ کرنے آئے تھے اب دیکھو کیا اسے واقعی تباہ کر سکتے ہو۔

بالکل کر سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

وہ کس طرح۔ آواز آئی۔

میرے پاس چراغ الٰہ دین والا جن ہے جو ایک منٹ میں ہر چیز تباہ کر سکتا ہے۔

عمران نے حماقت آمیز لہجے میں کہا۔

ہم تمہارے مذاق کی داد دیتے ہیں نوجوان کہ تم اس حالت میں بھی مذاق کر سکتے ہو۔

تمہارا لیڈر کون ہے آواز آئی۔

میں ہوں۔ عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی پھر دروازہ کھلا اور چند سپاہی مشین گنیں لیے اندر داخل ہوئے انہوں نے عمران کے سوا باقی سب کو واپس چلنے کا اشارہ کیا۔

عمران وہیں کھڑا رہ گیا اور باقی سب لوگ واپس چل پڑے۔

تھوڑی دیر بعد ایک شخص عمران کو لے کر ایک کمرے کی طرف بڑھا اس کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی صرف دو آدمیوں کی شبیہ نظر آ رہی تھیں۔

تمہارا نام کیا ہے۔ آواز ابھری جو یقیناً ان دو میں سے کسی ایک کی ہوگی

مولوی فضل دین ۔ عمران نے جواب دیا۔

صحیح نام بتاؤ لہجہ بے حد کرخت ہوگیا۔

صحیح نام کا تو میرے باپ کو بھی پتہ نہیں۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ یہی میرا نام ہے اب چاہے اس کے ہجے غلط ہیں یا ٹھیک جیسا آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط ہے تو اس کے صحیح کا علم تو میرے باپ کو بھی نہیں اگر اسے ہوتا تو وہ یقیناً اسے صحیح کر دیتا۔

میرے بھائی اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

تم مذاق کر رہے ہو۔

نہیں جی میں آپ کی باتوں کا جواب دے رہا ہوں۔

ہوں تو تمہارا صحیح نام مولوی فضل دین ہے۔

جی اللہ کے فضل سے۔

تم کس ملک کے ایجنٹ ہو؟

توبہ کرو جی میں اور ایجنٹ میں تو ایک معمولی سا سپاہی ہوں۔

جسے انہوں نے بطور مزدور ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا ہے۔

جھوٹ بولتے ہو ہم ابھی سب کچھ پتہ کر لیتے ہیں تم ماما کا نو لنگا سے

کچھ نہیں چھپا سکتے۔

آپ میں ماکا کون ہے اور زونگا کون ہے؟

میں ماکا ہوں اور یہ زونگا۔

دائیں طرف والے نے کہا۔

تو پھر اس کا مطلب ہے کہ ماکا زیادہ عظیم ہے کیوں کہ وہ دائیں طرف بیٹھا ہے۔

نہیں میں اس سے زیادہ عظیم ہوں اس کا نمبر میرے بعد ہے۔

عمران نے زور سے قہقہہ مارا اور پھر کہنے لگا میں نے تو دنیا میں پہلی بار تماشہ دیکھا ہے جو زیادہ عظیم ہے اس کا نام بعد میں اور جو کم عظیم ہو اس کا نام شروع میں ہو۔

تم ہمیں آپس میں لڑانا چاہتے ہو۔ ماکا بول اٹھا۔

جی مزہ تو بہت ہی آئے گا۔

عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہوں۔ اور ماکا نے گھنٹی بجائی دو اشخاص مشین گن سنبھالے اندر آئے

اسے لے جاؤ اور اسے مشین نمبر ۲ میں فٹ کرو۔

اور وہ دونوں عمران کو لے کر باہر نکل آئے اسے وہ لئے ہوئے ایک اور کمرے میں آئے یہاں ایک بہت بڑی مشین تھی جس کے درمیان

ایک کرسی رکھی ہوئی تھی اور سامنے ایک بڑی سی سکرین تھی ان دونوں نے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

کیا میری حجامت بڑھی ہوئی ہے۔ عمران بولا۔

کیا مطلب ؟

کمال ہے یار سب ہی بدھو ہو مطلب کوئی ہی نہیں سمجھتا کیا یہ باربر شاپ ہے مجھے تو مشین اور کرسی کسی نائی کی معلوم ہوتی ہے دیکھو میری کردن کٹ جانا۔

اور وہ دونوں ہنسنے لگے۔

ان میں ایک بولا۔

فکر نہ کرو ابھی سب کچھ بتا دو گے پھر پوچھوں گا آٹے دال کا بھاؤ۔

ابھی پوچھ لو آٹا بڑا مہنگا ہے ۳۰ روپے من آٹا اور دال ۱۲۰ روپے من

اور وہ ایک بار پھر ہنسنے لگے اب انہوں نے ایک لوہے کی ٹوپی عمران کے سر پر دے ڈالی اب عمران اپنے سر کو ہلا نہیں سکتا تھا ان میں سے ایک نے مشین کو آپریٹ کیا سکرین پر ہلکی ہلکی سی لہریں کودنے لگیں۔

تمہارا نام۔ عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے دور سے آواز آئی اور پھر عمران کے دماغ میں کھلبلی سی مچنے لگی اس کی زبان سے خود بخود الفاظ نکلنے لگے لیکن اس نے اپنی تمام قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے

انہیں دوبارہ اور سختی پر بھی زور زور سے کوڑے لگیں اور پھر اس نے اپنے دماغ کو ٹھیک کیا ہر قسم کا خیال اس نے اپنی قوت ارادی سے نکال پھینکا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سختی بالکل صاف تھی۔ انہوں نے اور بھی بہت سے سوالات پوچھے لیکن عمران کی بے انتہا طاقتور قوت ارادی کام کر گئی اور سختی بالکل صاف رہا۔ عمران کو اس جدوجہد میں پوری دماغی طاقتیں کام میں لانی پڑیں چنانچہ آخرکار ان دونوں نے تھک ہار کر اسے کرسی سے اٹھالیا۔

بڑے سخت جان ہو یار ایک بولا۔

کمال ہے بھئی یہ پہلا شخص ہے جس نے اس مشین کو ناکام بنا دیا۔ یہاں تو بڑے بڑے سخت جان بھی موم کی طرح پگھل جاتے ہیں دوسرا بولا۔

اور پھر وہ دونوں عمران کو ایک کمرے کے پاس لے جا کر اسے دھکیل دیا یہاں عمران کے سب ساتھی موجود تھے اس نے سب کو واقعہ بتلایا اور وہ آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور کرنے لگے کوئی ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر طلبی ہوئی۔

ایک بار انہیں ایک وسیع کمرے میں لے جایا گیا کمرے میں لے جانے سے پہلے ان کی مکمل تلاشی لی گئی سگریٹ تک چھین لئے گئے۔

یہیں ایک بہت بڑی میز کے گرد دو شخص جو یقیناً یورپی تھے بیٹھے ہوئے تھے۔

عمران سمجھ گیا کہ ان میں سے ایک ماکا ہے اور دوسرا زونگا۔ عمران نے نعرہ لگایا ہیلو ماکا زونگا۔

اور سب بری طرح چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

تمیز سے بات کرو نہیں تو ختم کر دیئے جاؤ گے۔

اب تو اپنا صحیح نام بتا دو۔ زونگا نے سوال کیا۔

مولوی فضل دین۔ عمران نے جواب دیا۔

نہیں جناب اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ عمران کے ساتھیوں میں سے ایک آواز ابھری اور سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔

عمران بھی حیران ہو کر دیکھنے لگا یہ آواز کیپٹن شکیل کی تھی۔

ماکا کے اشارے سے کیپٹن شکیل کو آگے لے جایا گیا سارے ممبر کیپٹن شکیل کی غداری سے کھول اٹھے۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کی بوٹیاں اڑا دیں۔

تم کون ہو ماکا نے پوچھا۔

جی میں سیکرٹ ایجنٹ ہوں۔

تمہارا نام؟

میرا نام کیپٹن شکیل ہے۔

کیپٹن شکیل تم ہمیں یہ سب کچھ خود بخود کیوں بتلا رہے ہو حالانکہ سیکرٹ سروس ایجنٹ تو بڑے سخت جان ہوتے ہیں۔

جی ہاں دراصل میں شروع ہی سے ماکا زونگا کا ہم خیال ہوں میں ماکا زونگا کے مقاصد سے ہم آہنگی رکھتا ہوں۔ میرے ملک کی موجودہ حکومت انتہائی غلط اور ظالم ہے اور اب صرف ماکا زونگا ہی ہمیں اس حکومت سے نجات دلا سکتی ہے۔

لیکن تم نے کبھی ہمارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کیا۔

دراصل میں موقعہ کی انتظار میں تھا کہ میں کسی طرح ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں تو صحیح پوزیشن عرض کروں ورنہ مجھ پر کوئی اعتبار نہ کرتا۔

اگر اب بھی ہم تم پر اعتبار نہ کریں تو۔ زونگا بولا۔

تو یہ میری بدقسمتی ہے آپ میرا ہر قسم کا ٹسٹ لے لیں میں آپ کا وفادار رہوں گا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارا باس کون ہے؟

ایکسٹو۔

ایکسٹو۔ تم ایکسٹو کے ماتحت ہو۔

جی ہاں۔

ایکس ٹو کون ہے

جی مجھے علم نہیں ایکس ٹو کے متعلق کوئی بھی نہیں بتا سکتا یقین جانیئے

اچھا یہ تمہارا لیڈر ہے" ماکا نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

جی ہاں۔

یہ کیسا آدمی ہے؟

یہ انتہائی خطرناک اور چالاک آدمی ہے اگر آپ نے اس کو قابو میں نہ کیا تو آپ کا ہیڈ کوارٹر چند دنوں میں ختم ہو جائے گا۔

اس کے بعد انہوں نے کیپٹن شکیل سے باقی ممبروں کے متعلق پوچھا اور کیپٹن شکیل نے سب کچھ ماکا نعنگا کو سچ سچ بتا دیا۔

ہوں دیکھو ..... نوجوان ہم تمہاری سچائی سے بہت خوش ہوئے ہیں یقین ہو گیا ہے کہ تم ہمیشہ وفادار رہو گے کیوں کہ ہم عمران اور تم سب کے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں ہم تمہیں اپنی خاص کیبنٹ کا مشیر مقرر کرتے ہیں آج سے تم ہمارے بعد پندرہویں نمبر پہ ہو گے۔

اور ہاں ان کو کیا سزا دی جائے۔

فوراً قتل کر دیا جائے۔

کیپٹن شکیل نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

صفدر، تنویر، نعمان، شاد اور جوزف کا غصے کے مارے برا حال تھا ان کا

بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کو کس طرح ختم کریں.

کیپٹن شکیل تمہارا مشورہ درست ہے لیکن ابھی اس پارٹی سے خفیہ سرکاری راز اگلوانے ہیں اس لئے ان کا فیصلہ موقع سمجھ کر تمام ممبران کی رضامندی سے کریں گے.

سر ایک عرض ہے کیپٹن شکیل نے ان سے کہا.

کیا بات ہے!

سر پارٹی کی ایک ایجنٹ مس جولیا فرٹز واٹر آپ کے پاس ہے آپ نے اسے نیویارک سے اغوا کرایا تھا وہ آپ کے پاس ہے.

ہاں ہاں وہ لڑکی ہمارے پاس ہے.

جناب میں شروع سے ہی اس سے محبت کرتا ہوں کیا میری تمنا پوری کر دی جائے گی. آپ اسے مجھے بخش دیں میں اس سے شادی کر دوں گا.

ہوں. اچھا ہم غور کریں گے.

عمران سمیت ٹیم کے سارے مجرم یہاں کانوں میں مزدوری کر رہے تھے ان پر سخت نگرانی کی جاتی تھی ذراسی غفلت پر انہیں سخت سزا دی جاتی جوزف غریب کا تو بہت ہی برا حال تھا کیونکہ اسے مقدار کے مطابق شراب نہیں مل رہی تھی۔ یہ کانیں سونے کی تھیں جن سے سونا نکال کر سائنسی مشینیں منگوائی جاتی تھیں تاکہ دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جائے

اس ہیڈ کوارٹر میں دن رات سینکڑوں سائنسدان کام کرتے رہتے۔ تاکہ نئی نئی مشین ایجاد کریں۔ اس شہر کی آبادی تمام تر تخریب پسندوں پر مشتمل تھی۔ صرف مزدور ایسے تھے جو پکڑ کر لائے گئے تھے۔

کیپٹن شکیل دوبار یہاں آ کر انہیں چیک کر گیا تھا۔

انہیں یہاں کام کرتے ہوئے دو دن گزر چکے تھے رات کو انہیں ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا۔ اور اس کوٹھڑی کے باہر زبردست پہرہ ہوتا۔

آج رات جیسے ہی انہیں کوٹھڑی میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا عمران اٹھ کھڑا ہوا اس نے صفدر کو اشارہ کیا اور دونوں نے اپنی پنڈلیوں سے بندھے ہوئے اوزار نکالے جو وہ صبح کام سے چھپا کر لے آئے تھے رات ہی انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سرنگ کھود کر کوٹھڑی سے باہر نکل جائیں گے۔

چنانچہ انہوں نے ان اوزاروں سے سرنگ کھودنی شروع کر دی۔ ساری رات کام ہوتا رہا آخر صبح تک وہ ایک سرنگ کھودنے میں کامیاب ہو گئے ان کی اتنی جلدی کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ زمین بڑی نرم تھی۔

صبح کو وہ پھر کام پر چلے گئے اچانک عمران کی انگوٹھی والے ٹرانسمیٹر

پر اشارہ موصول ہوا۔ عمران پیشاب کرنے کے بہانے ایک طرف اوٹ میں چلا گیا۔ کال بلیک زیرو کی تھی۔ بلیک زیرو نے اسے بتایا کہ کیپٹن شکیل نے اسے رات کال کیا تھا کہ اس نے اپنی حکمت عملی سے ان کا اعتماد حاصل کر لیا ہے اس نے جولیا کو بھی آزاد کرا لیا ہے اور اسے سب کچھ بتا کر اپنے ساتھ رکھ لیا ہے اس نے اس جگہ کے متعلق کافی کچھ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق یہاں کا اہم حصہ پاور پلانٹ ہے جس سے یہاں کا تمام نظام چل رہا ہے پاور پلانٹ کسی طرح تباہ کر دیں تو یہاں پر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس کو تباہ کرنے سے پہلے ہمیں یہاں سے نکل جانے والے راستے پر نگرانی کرنی پڑے گی۔

عمران نے اسے بتایا کہ اسے پہلے ہی علم تھا کہ کیپٹن شکیل جان بوجھ کر انہیں سب کچھ بتلا رہا ہے تاکہ ان کا اعتماد حاصل کرے اور وہ واقعی اس میں کامیاب بھی رہا۔ عمران نے اسے مرگھٹ کے متعلق بھی بتایا اور اسے کہا کہ وہ کیپٹن شکیل کو ہدایت کرے کہ وہ رات کو جادوی کوٹھڑی کے شمالی ویران حصے میں کوٹھڑی سے تقریباً ۲۰۰ گز دور آ جائے ہم اسے وہیں ملیں گے۔

چنانچہ رات کو وہاں عمران صفدر اور کیپٹن شکیل کی ملاقات ہوئی کیپٹن شکیل نے اسے سب کچھ تفصیل سے بتلایا اس نے کہا کہ میں

عنقریب ان کے ایک خاص آدمی کو جو میجر حمید کے برابر ہے یہاں دھوکے سے لے آؤں گا۔ تم اسے ختم کرکے اس کا میک اپ کر لینا اور اپنا میک اپ اس پر کر لینا۔ میں میک اپ کا سامان بھی مہیا کروں گا۔ پھر ہم دونوں مل کر ان کی تباہی کے متعلق کچھ سوچیں گے اس طرح آہستہ آہستہ ہم سب کا خاتمہ کر دیں گے۔

کیپٹن شکیل واپس چلا گیا۔ اور صفدر اور عمران دونوں چھپ کر ہوٹل کا معائنہ کرنے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے لگے۔ پھر پھرتے وہ ایک ایسے ہی ایک گیلری میں گھسے انہیں مشینیں چلنے کی آوازیں آنے لگیں۔ یہ آوازیں ایک بہت بڑے ہال سے آ رہی تھیں جن کے دروازے پر دو آدمی مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ عمران اور صفدر فوراً ایک دوسری گیلری میں مڑ گئے۔ اس طرح چھپتے چھپاتے انہوں نے تمام ہیڈکوارٹر کو اچھی طرح دیکھ لیا۔ اب ان کے لئے کام کرنے کے لئے آسانی ہو گئی چنانچہ وہ واپس اپنی کوٹھری میں چلے گئے تاکہ آئندہ لائحہ عمل پر غور کر سکیں۔

دو دن بعد عمران کو خفیہ ٹرانسمیٹر
کے ذریعے اطلاع ملی کہ کیپٹن شکیل ایک
افسر کو جس کی جگہ عمران نے لینی تھی.
لے کر رات کو کوٹھڑی کے پاس آ رہا
ہے چنانچہ رات کو مقررہ وقت پر عمران
اور صفدر وہیں چھپ کر کھڑے ہو گئے.
دور سے انہیں کیپٹن شکیل اور
ایک ایسا آدمی جو قد و قامت میں عمران کے
برابر تھا باتیں کرتے ہوئے نظر آئے
کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا

بلیک تھا جیسے وہ عمران کے پاس سے گزرے عمران نے اچھل کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس نے بڑی جدوجہد کی لیکن عمران کی گرفت میں وہ ہلنے سے بھی معذور ہوگیا تھا عمران اسے اٹھا کر کوٹھڑی میں لے آیا کیپٹن شکیل بھی ساتھ تھا اسے دیکھ کر جوزف اور دیگر افراد غصہ میں آگئے کیوں کہ انہیں صحیح پوزیشن کا علم نہیں تھا عمران نے انہیں روکا اور صحیح صورتحال سے آگاہ کیا اب اس آدمی کو ختم کرنے کا مسئلہ تھا۔

عمران نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر زمین پر گرا دیا۔

تمہارا نام عمران نے پوچھا۔

لیکن وہ چپ رہا۔

عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اس نے اس کی ناک پکڑ کر اندر سے دبائی اس کی ناک میں سے خون آنے لگ گیا پھر اس نے آسانی سے اپنا نام بتلا دیا۔

میرا نام پانا کی ہے۔

"ناپاکی"

عمران نے کہا...... یہ کیا نام ہے؟

ناپاکی نہیں۔ پانا کی۔

اس شخص نے جھنجھلا کر کہا۔

تمہاری بیوی ہے۔ عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

اور وہ بھونچکا رہ گیا۔ "کیوں"

ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہاں ہے۔ وہ حیرت زدہ ہو کر بولا۔

ٹھیک ہے اب تم اپنے کپڑے اتار دو۔

پاتا کی پر ایک بار پھر حیرت کا شدید دورہ پڑ گیا۔

لیکن عمران نے زبردستی کپڑے اتروائے اس کے کپڑے خود پہن کر اسے اپنے کپڑے پہنا دیئے اب میک اپ کی باری تھی۔

یہ سب باتیں عمران نے اس لئے کی تھیں تاکہ اس کے لب ولہجے پر پورا قابو پا سکے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہاں صورتحال تبدیل ہو گئی۔

عمران پاتا کی بن چکا تھا اور عمران عمران میک اپ کرنے کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا کہ اسے ختم کر دیا جائے۔

کیپٹن شکیل نے اشارتاً عمران سے پوچھا کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے۔

بلیڈ سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی جائے اور اس کے تصور سے ہی سب کے جسم میں سردی کی ایک لہر سی دوڑ گئی کیوں کہ یہ خودکشی

کا ایک خوفناک ترین حربہ تھا۔ اس لئے کہ جان آہستہ آہستہ نکلتی تھی۔ اور انسان سسک سسک کر مرتا تھا کیپٹن شکیل بلیڈ لے کر آگے بڑھا تو پاپانی نے جان بچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی وہ رحم آمیز نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس وقت عمران کا چہرہ چٹان کی طرح سخت تھا۔

کیپٹن شکیل نے سپاٹ چہرے سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی۔ رگ کے کٹتے ہی خون فوارے کی طرح ابل کر باہر نکلنا شروع ہو گیا تھا سب ششدر ہو کر اسے دیکھتے رہے خون متواتر نکل رہا تھا اور پاپانی کا چہرہ آہستہ آہستہ سرخی کی طرف مائل ہوتا جا رہا تھا۔ اب کمزوری سے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں وہ آخری بار تڑپا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور پھر بے ہوشی ہی میں ایک ہلکی سی تڑپ کے ساتھ ختم ہو گیا اب سامنے کسی کو اس طرح مرتے دیکھنا اور چپ چاپ کھڑے رہنا سیکرٹ سروس کے کئی ممبران کے لئے یہ پہلا اور بھیانک تجربہ تھا۔ ان کے لاشعور نے انہیں جھنجھوڑ ڈالا۔ صفدر سوچنے لگا کہ آخر یہ بھی تو ایک انسان تھا۔ اس کے بھی احساسات تھے سینکڑوں ارمان اس کے دل میں بھرے ہوں گے ہزاروں خواہشیں ایسی ہوں گی جو ابھی پوری نہ ہوئی ہوں گی ہمیں کیا حق ہے کہ ہم ایک انسان

کو سبھی سے کراہیں چاہے وہ دشمن تھا لیکن تھا تو انسان ۔ آج انسانیت کہاں منہ چھپا گئی۔ لیکن پھر اس کے خیال کا دھارا مڑ گیا۔ اسے یاد آگیا کہ وہ ایک عظیم فرض کی ادائیگی کر رہے ہیں اگر ایک آدمی مرنے سے کروڑوں آدمیوں کی جان بچ جاتی ہے تو یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی انسانیت کی بحالی کے لئے خون کی اشد ضرورت ہوتی ہے چاہے وہ خون دشمن کا ہو یا دوست کا انسانیت کی دیوی کی پرورش خون پر ہی ہوتی ہے ایک کا خون سیکڑوں کے لئے امرت بن جاتا ہے تقریباً ایسے ہی خیالات سب کے ذہنوں میں گردش کر رہے تھے لیکن عمران ان خیالات سے بے پرواہ کیپٹن شکیل کے ساتھ آئندہ کے لائحہ عمل پر بات چیت کر رہا تھا آخر یہ طے ہوا کہ عمران اور شکیل واپس چلے جائیں گے اور ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد ٹیم کے ممبر شور مچا دیں گے اور اپنی باتوں سے چوکیداروں کو مطمئن کر دیں گے کہ یہاں کے ظلم اور پابندی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کے ساتھی نے خودکشی کر لی ہے اور واقعی ان سب نے چوکیداروں سے لے کر افسروں تک کو یقین دلایا کہ مرنے والا عمران ہی تھا اور معاملہ دب گیا۔

چند دن بعد اسی طرح ایک اور شخص
کو ختم کر کے انہوں نے صفدر کو بھی آزاد
کرا لیا۔ اب پروگرام تھا کہ پاور پلانٹ
کی تباہی کا لیکن اس میں سے سب
سے بڑی خامی یہ تھی کہ پاور پلانٹ
کے تباہ ہونے سے پورا ہیڈ کوارٹر تباہ
نہیں ہوتا تھا۔ یہ ٹھیک تھا کہ اس کی
تباہی سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا
لیکن مکمل تباہی نا ممکن تھی اور عمران کے

خیال میں جب تک اس ہیڈ کوارٹر کی مکمل تباہی نہ ہو اس وقت تک ماکا زونگا کی تنظیم کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا تھا اور یہ بات یقینی تھی کہ اگر پاور پلانٹ کی تباہی کے بعد بھی وہ نہیں بچتے تو ضرور پکڑے جاتے کیونکہ انہوں نے سختی سے چیکنگ کرنا تھی۔

چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ پہلے تمام کانوں اور اہم جگہوں پر ڈائنامیٹ لگا دی جائے اس کے بعد پاور پلانٹ تباہ کر دیا جائے اور جب سارا نظام ابتر ہو جائے تو پھر ڈائنامیٹ کو آگ لگا کر خود باہر نکل جانے کی کوشش کی جائے۔

صفدر تم بائیں طرف مڑ کر ایک نمبر گیلری میں ہال نمبر ۴ کی طرف جاؤ وہاں کے چوکیدار کو ختم کر کے تم چوکیدار کا روپ دھار لو اس کے بعد ہم وہاں آئیں گے۔

اور صفدر فوراً ادھر روانہ ہو گیا۔ عمران اور کیپٹن شکیل اس کوٹھڑی کی طرف چل پڑے جہاں ان کے دیگر ساتھی قید تھے عمران چونکہ پاناگی کے میک اپ میں تھا۔ اس لئے اس کے آنے جانے پر کہیں بھی روک ٹوک نہ تھی انہوں نے چوکیداروں سے دروازہ کھولنے کو کہا کہ چوکیداروں نے بلا روک ٹوک دروازہ کھول دیا تو عمران اور کیپٹن شکیل اندر گئے تو جوزف اور تنویر میں جو نجیں لڑ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل اور عمران

کو دیکھ کر وہ لوگ چپ ہو گئے پاناگی کے میک اپ میں وہ عمران کر جاتے تھے۔ جولیا تنویر اور ناشاد تم تینوں اب سے ۲ گھنٹے بعد سرنگ سے باہر نکل کر ہمارا انتظار کرنا۔ آج تمام رات تمہیں کام کرنا پڑے گا یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئے ادھر صفدر جب ہال نمبر ۱۲ کے قریب پہنچا تو چوکیدار رات کو اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر گھبرا گیا اس نے جلدی سے اسے سلام کیا کیوں کہ صفدر دراصل چوکیداروں کے افسر کے میک اپ میں تھا۔ صفدر نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر اس سے دریافت کیا۔

تمہاری ڈیوٹی یہاں کتنے بجے تک کی ہے۔

صبح ۶ بجے تک جناب۔

چوکیدار نے جواب دیا۔

دیکھو ہشیاری سے ڈیوٹی دینا سو نہ جانا ہاں ذرا دروازہ چیک کر دکھلاؤ تو ہمیں۔

چوکیدار نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تو صفدر نے اچانک اس کا منہ دبا دیا اس نے بہت جدوجہد کی لیکن صفدر نے سختی سے اس کا منہ اور ناک دبایا ہوا تھا ہوا نہ ملنے سے وہ چند ہی لمحوں میں بے ہوش ہو گیا تو صفدر نے پستول کا دستہ اس کی کھوپڑی پر مار دیا اب چوکیدار

کم از کم صبح تک ہوش میں نہ آسکتا تھا صفدر نے جلدی سے اپنے کپڑے اتارے اور چوکیدار کو پہنائے اور چوکیدار کی وردی خود پہن کر وہاں پہرہ دینے لگا اس نے چوکیدار کو گھسیٹ کر ایک پنچ کی آڑ میں ڈال دیا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد کیپٹن شکیل اور عمران وہاں آ پہنچے۔

انہوں نے صفدر کو مخصوص اشارہ کیا صفدر نے جواب میں انہیں تسلی دی ہال نمبر ۲۱ دراصل اسلحہ کا سٹور تھا۔

اس کی حفاظت کا انتظام تمام تر سائنسی تھا۔ ایک چوکیدار تو صرف وہاں اس لئے تعینات کیا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص غلطی سے اس کی دیوار یا دروازے سے نہ چھو بیٹھے ہال نمبر ۲۱ کی دیواروں میں زبردست کرنٹ تھا۔ اور اس کے ساتھ گھنٹیاں منسلک تھیں ذرا بھی دیوار کو چھو جاتا تو ایک تو اتنا زبردست جھٹکا لگتا کہ انسان اچھل کر دور جا گرتا۔ دوسرا لگا تار گھنٹیاں بجنے لگ جاتیں۔ دروازے کو دھرا بنایا گیا تھا باہر کے دروازے پر ایسی شعاعوں کا ایک چکر چل رہا تھا جو نظر نہیں آتی تھیں لیکن اگر ان کا چکر ذرا بھی کٹ جاتا تو ہیڈ آفس میں گھنٹیاں بجنے لگ جاتیں اور سب سے بڑا خطرہ بھی انہیں شعاعوں سے تھا۔

سب سے پہلے انہوں نے وہ بٹن ڈھونڈنا تھا جس کے بند کرنے

سے یہ سٹا ہیں بند ہو جائیں انہوں نے غور سے دروازے کے آس پاس
دیکھنا شروع کر دیا لیکن کہیں بھی کوئی بٹن نظر نہ آیا آخر صفدر نے
بجلی کے سوئچ جتنا ایک بٹن دروازے کے پاس دیکھا اس پر چونکہ
ہلکا سنہری رنگ کر دیا گیا تھا اور سارے دروازے کا رنگ سنہری
تھا اس لئے وہ آسانی سے کیا غور سے بھی دیکھنے سے نظر نہیں آتا
تھا یہ تو اتفاق تھا کہ صفدر کی نظر پر بٹن چڑھ گیا۔ عمران نے آہستہ
سے انگلی سے دبا کر بٹن کو بند کر دیا۔ لیکن اب بھی نامعلوم سا خطرہ
تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بٹن وہ نہ ہو چنانچہ کیپٹن شکیل نے پستول
کی نال دروازے کے ساتھ لگائی چند منٹ تک وہ انتظار کرتے رہے
اور کوئی عمل نہ ہوا اب انہیں اطمینان ہو گیا کہ وہی بٹن ٹھیک تھا اب
ایک مسئلہ تو حل ہوا اب دروازے کے کرنٹ کا مسئلہ تھا۔

عمران نے جیب سے ایک کٹر نکالا اور دروازے کی جڑوں میں سے گزرنے
والی ایک پتلی سی تار کو کاٹ دیا ایک شعلہ سا لپکا اور سارا کرنٹ
ختم ہو گیا انہوں نے ہاتھوں پر ربڑ کے دستانے پہنے اور دروازے
کے ہینڈل کو گھمایا۔ دروازے پر پڑے ہوئے تالے کو عمران نے ایک معمولی
سی مڑی ہوئی تار سے کھول ڈالا۔

عمران اسی طریقے سے تالے کھولنے میں ماہر تھا وہ آتی پھرتی اور

آہستگی سے تالا کھولنا کو دیکھنے والے کو یوں محسوس ہوتا جیسے تالا اس کے اشارے سے کھل گیا ہو۔

دروازہ کھل گیا یہ ہال بہت بڑا تھا اس میں جدید ترین اسلحے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ڈائنامیٹ اٹھانے کو کہا انہوں نے ڈائنامیٹ کافی مقدار میں اٹھا لیا اور پھر وہ دروازہ بند کرکے باہر نکل آئے۔

اب وہ تینوں تیزی سے کانوں کی طرف جا رہے تھے راستے میں جتنے بھی پہریدار ملے وہ صفدر کو دیکھ کر کچھ نہ کہتے وہ کوٹھڑی کے پاس گئے تو انہوں نے ناشاد تنویر اور جوزف کو وہاں کھڑے دیکھا یہ تینوں خفیہ سرنگ سے باہر نکل آئے تھے انہوں نے بوجھ کو بانٹ لیا۔ اور ۶ افراد کانوں کی طرف چل پڑے۔

کانیں کافی دور تھیں اس لئے عمران نے تنویر ناشاد جوزف کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ کانوں کے نزدیک زمین کے نیچے ڈائنامیٹ لگا دیں اور تار ڈائنامیٹ سے تباہ کرنے والی مشین کو ٹھڑی کے نزدیک لگا دیں اور اس وقت تک اس کی حفاظت کریں جب تک ہم خود یہاں پہنچ کر اس

کی تباہی کے آرڈر نہ دیں چنانچہ یہ تینوں تو اپنے مشن کی طرف چل پڑے۔

اب عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کے ذمے سب سے مشکل کام تھا یعنی پاور پلانٹ کو تباہ کرنا اور یہ تینوں اسے تباہ کرنے کے لئے چل پڑے۔

عذرا نوشی بی اے
کی
انمٹ
تحریر
سفید کاغذ
اعلیٰ طباعت
خوبصورت سرورق
قیمت تیس روپے
جمال پبلشرز۔ بوہڑ گیٹ

پاور پلانٹ دراصل ایک بہت بڑے
ہال میں الیکٹرونک مشینوں کو کہتے تھے
اس ہال میں بڑی بڑی مشینیں لگی
ہوئی تھیں جن پر سینکڑوں سائنسدان
دن رات کام کرتے رہتے تھے ان مشینوں
کا کام دراصل ایسی طاقت پیدا کرنا تھا۔
جس سے زماں و مکاں کی حدود ہی
ختم ہو جائے یہ مشینیں دن رات چلتی
رہتی ہیں ان سے ایک نیا جوہر جسے

وہ لوگ سوڈیم کہتے تھے تیار ہو رہا تھا۔ یہ جوہر ایٹم سے بھی کروڑوں گنا زیادہ طاقت ور تھا اور اگر واقعی یہ جوہر کافی مقدار میں ہو جاتے تو اس سے ایسے ایسے خطرناک بم بنائے جا سکتے تھے جو حجم میں صرف ایک چھوٹے سے کیپسول کے برابر ہوتے لیکن تباہی میں ہزاروں بموں کو پیچھے چھوڑ جاتے ایسے جہاز تیار ہو سکتے تھے جن کی رفتار کا شاید کوئی عام شخص اندازہ بھی نہ کر سکتا ہو۔ غرض یہ کہ سینکڑوں تباہ کن چیزیں تیار ہو سکتی تھیں اس جوہر کا علم ابھی بقیہ دنیا والوں کو نہیں تھا۔

دراصل ایک جرمنی سائنسدان کا دریافت کردہ جوہر تھا اور اس پر بنیرہ ماما کا زد لگائے لگا یا تھا اگر اس جوہر کو انسان کی بھلائی کے کاموں میں لگایا جاتا تو حقیقت میں یہ دنیا ایک جنت بن جاتی۔ لیکن انسانی ذہن ہمیشہ زیادہ تخریب کی طرف مائل رہتا ہے خون ریزی اور ظلم انسان کی حیوانی جبلت کو تسکین پہنچاتے ہیں ان سے بھی زیادہ ایک اور جذبہ ہے جس نے بنی نوع انسان کو ازل سے لے کر آج تک چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ اور وہ ہے اقتدار اعلیٰ حاصل کرنا اور یہی جذبہ یہاں کام کر رہا تھا۔

پاور پلانٹ کا ہال فن تعمیر کا نادر ترین شاہکار تھا یہ پلانٹ تقریباً ایک

میل لمبا تھا اور پا میل چوڑا تھا۔

چونکہ یہ تمام ہیڈکوارٹر زمین دوز تھا اس لیے اتنا بڑا پاور زمین دوز تیار کر لینا واقعی فنی تعمیر کا عجوبہ تھا بہرحال اس کی حفاظت کے لیے انتہائی پراسرار انتظام کیا گیا تھا۔ ایسے انتظامات کو دیکھ کر ہر شخص اسے ناقابل تسخیر کہتا تھا اس میں بغیر اجازت آدمی تو آدمی ہے مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی لیکن کیپٹن شکیل صفدر اور عمران تینوں اس ناقابل تسخیر چیز کو تسخیر کرنے چلے تھے جولیا کو عمران نے ایک بالکل علیحدہ کام سپرد کر دیا تھا اس کے ذمے انتظامات کرنے تھے جن سے وہ آسانی سے یہاں سے فرار ہو سکتے تھے۔

پاور پلانٹ کی حفاظت کے لیے سب سے موثر کردار ایک مشین ادا کر رہی تھی۔ جو اس دروازے کے بیچ میں لگی ہوئی تھی۔ یہ مشین دراصل ایک چھوٹا سا پائیدان تھا اور اس پر سے گزرتے ہوئے محسوس بھی نہیں ہوتا تھا کہ ہمیں کوئی چیک کر رہا ہے۔ یہ مشین گزرتے ہوئے انسان کے خیالات اور تصورات کو نمایاں کر دیتی تھی اور اگر خیالات میں ذرا سی بھی تبدیلی پائی جاتی تو انسان دوسرا قدم اٹھانے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا تھا ہال کی دیواروں کو ایسے مصالحے

تیار کیا گیا جس کو نقب نہیں لگائی جا سکتی تھی دروازہ میں خیالات پڑھنے کی مشین کے علاوہ چوکھٹ میں ایک چھوٹا سا بلب بھی ہر وقت جلتا بجھتا تھا یہ بلب دراصل ٹیلی ویژن کیمرے کے لئے آنکھ کا کام دیتا تھا اس کے نیچے سے جو چیز بھی گزر جاتی یہ اس کی تصویر بنا کر ایک اور مشین کو بھیج دیتا جو اپنے ریکارڈ میں اس کی تصویر کو چیک کرتی ہے کہ آیا یہ شخص یہاں کام کرتا ہے یا نہیں نئے آدمی کو کام دینے سے پہلے اس آدمی کی تصویر کا ریکارڈ اس مشین میں جمع کرانا پڑتا۔

چنانچہ تصویر ملتے ہی یہ مشین ایک لمحے میں ریکارڈ چیک کر لیتی اور اگر یہ آدمی غلط ہوتا اس مشین سے ایک لہر نکلتی اور وہ شخص جل کر راکھ ہو جاتا چوکھٹ سے ایک انسان صحیح سلامت گزر جانا ایک معجزہ تھا یہ ایک لمبی سی گیلری تھی اس میں ایک ایسا نظام تیار کیا گیا تھا جس کے تحت انسان کا چلتے چلتے ایکسرے ہو جاتا تھا۔ اس کے جسم کے اندرونی حصوں ہڈیوں اور ہڈیوں کے گودے کی تفصیل مشین نکال لیتی۔ اور پھر انہیں اپنے ریکارڈ سے ملاتی اگر صحیح ہوتا تو انسان بھی محسوس نہ کرتا کہ موت اس کے سر سے گزر گئی ہے اور اگر ذرا بھی شک پڑ جاتا تو انسان موت کے قریب پہنچ جاتا۔

مشین ایک بار پھر سادی چیکنگ کرتی اگر اب وہ ریکارڈ مل جائے تو ٹھیک اگر نہ گیلری کی چھت میں لگے ہوئے بے شمار رنگین بلبوں میں سے کسی ایک میں سے ایک ہر نکلتی اور انسان بخارات بن کر ہوا میں مل جاتا اس گیلری سے صحیح سلامت نکل جانے کے بعد کوئی شخص اس ہال میں پہنچ سکتا ہے۔

صفدر اور کیپٹن شکیل نے سوچا کہ ان انتظامات سے بچ نکلنا ان کے بس کی بات نہیں لیکن عمران نے انہیں تسلی دی کہ وہ سب کچھ کرے گا اور عمران کی تسلی بذات خود بہت اطمینان بخش تھی۔

صفدر اور کیپٹن شکیل جب تم دروازے سے گزرو تو اپنے ذہن کو بالکل بلینک کر لینا اور کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے تمہارا چہرہ بالکل نیچے ہو تاکہ جب تمہاری تصویر نہ اتار سکے اس کے بعد گیلری میں جیسا ہو گا دیکھا جائے گا۔

عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اور اب وہ تینوں پاور پلانٹ کے پاس پہنچ چکے تھے آنے والے لمحات کا خیال آتے ہی صفدر کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کیوں کہ ان کی ذرا سی غلطی سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹا دیتی بہر حال پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ تینوں آگے بڑھتے

چلے گئے۔

سب سے آگے عمران تھا اس کے بعد صفدر اور آخر میں کیپٹن شکیل ان تینوں کی جیبوں میں کوئی بم یا پستول نہیں تھا کیوں کہ عمران کے خیال میں اگر ان کی جیب میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ ایک لمحے میں پکڑے جاتے اب دروازہ بالکل سامنے آ گیا جب کہ چوکھٹ دروازہ تھا جس پر کی گئی حسین گلکاری اسے بڑا جاذب نظر بنا رہی تھی لیکن جاذبیت غلط آدمی کے لئے موت کا پیغام بن جاتی عمران نے اپنا پہلا قدم قالین پر رکھ دیا اور پھر دوسرا قدم اور پھر وہ صحیح سلامت قالین کو پار کر گیا اب صفدر کی باری تھی۔ صفدر نے بھی قالین پر قدم رکھتے ہی پوری قوت ارادی سے اپنے ذہن کو خالی کر دیا اور پھر وہ بھی صحیح سلامت باہر نکل آئے اسی طرح کیپٹن شکیل بھی پار ہو گیا ان تینوں نے اپنے منہ نیچے کئے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی تصویر بھی نہ کھنچ سکی اب سامنے موت کی گیلری تھی۔ اس گیلری میں جیسے ہی ان تینوں نے قدم رکھے اچانک چھت پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور عمران نے خطرے کا نعرہ لگایا اچانک ایک بلب سے ایکسرے تیزی سے نکلی لیکن عمران اس لہر سے پہلے ہی چھلانگ لگا چکا تھا لہر ایک قالین پر پڑی اور وہاں پڑا ہوا قالین نجانے کس چکا تھا۔

"ہاں" عمران چیخا۔

اور وہ تینوں اندھا دھند بھاگنے لگے اچانک چھت پر جلیبوں کی بارش ہونے لگیں لیکن وہ انتہائی پھرتی اور تیزی سے زگ زیگ رہے تھے آدھا راستہ انہوں نے طے کر دیا تھا اچانک کیپٹن شکیل نے صفدر کو دھکا دیا اور صفدر منہ کے بل آگے جا گرا جہاں سے صفدر کا جسم آگے ہٹا تھا۔ وہیں ہر شے اور صفدر بال بال بچ گیا اب ..... عمران سوچتا رہا تھا۔ کہ وہ پستول کیوں نہیں لائے اگر پستول ساتھ ہوتے تو کم از کم یہ بلب تو توڑ دیتے ان کے چاروں طرف بجلیاں سی کوند رہی تھیں کسی بھی لمحے ان تینوں میں سے کوئی ایک یا تینوں ختم ہو سکتے تھے۔ لیکن قدرت ابھی تک تو انہیں بچا رہی تھی۔ اچانک عمران نے نیچے پڑے ہوئے قالین کو دیکھا راستے ہی میں بچاؤ بن چکا تھا لیکن وہ تینوں ایک اور بلب کی زد میں آچکے تھے۔

اب تینوں نے قالینوں کو اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا تھا یہ بھی ایک انتہائی مشکل کام تھا بھاگتے ہوئے قالین اٹھا کر اوپر پھینکنا بھی انہی لوگوں کا کام تھا۔ خدا خدا کرکے عمران تو گیلری کو پار کر گیا دوسرے ہی لمحے صفدر بھی اب کیپٹن شکیل تھا تیسرے لمحے ایک لمبی چھلانگ نے اسے بھی صحیح سلامت گیلری سے پار کر دیا اب وہ ایک چھوٹے کمرے

میں تھے۔ اس بھیانک گیلری میں سے صحیح سلامت نکل آنا انہیں عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ شاید قدرت کو ابھی ان کی زندگی مقصود تھی جو وہ صحیح سلامت اس گیلری سے نکل آئے تھے عمران بھی محسوس کر رہا تھا کہ اس سے زیادہ بھیانک موت اس نے کبھی تصور نہیں کیا تھا۔ ان کا جسم پسینے سے تر بتر تھا چند منٹ اس کمرے میں لگا کر دروازہ کھول کر ہال میں گھس گئے تھے ہال میں گھستے ہی ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کیوں کہ وہ زندگی میں پہلی بار اتنا وسیع و عریض ہال دیکھ رہے تھے ہال میں سینکڑوں کی تعداد میں عجیب و غریب مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ہزاروں آدمی وہاں کام کر رہے تھے سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ کسی نے بھی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیوں کہ ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ کوئی غلط شخص بھی دروازے اور گیلری کو پار کر کے ہال میں داخل ہو سکتا ہے اس لئے وہ مطمئن تھے یہ تینوں ان مشینوں کے پاس سے گزرتے چلے گئے۔

عمران نے کیپٹن شکیل کو مخصوص اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل نے کونے میں لگی ہوئی ایک مشین کا رخ کیا وہ کسی ہی ملے صفدر بھی ایک دوسری مشین کی طرف مڑ گیا عمران کا رخ درمیان میں لگی ہوئی ایک بہت بڑی مشین کی طرف تھا۔ کیپٹن شکیل نے جس مشین کا رخ کیا

تھا وہ ایک چھوٹی مشین تھی جس پر ایک آدمی کام کر رہا تھا۔ وہ مشین کے ہینڈل کو پکڑے سامنے لگے ہوئے ڈائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر ڈائل کو دیکھنے کے بعد اس نے ہینڈل چھوڑ دیا اور اطمینان سے پیچھے کی طرف مڑا لیکن کیپٹن شکیل نے انتہائی پھرتی سے اسے مشین کی طرف کھینچ لیا کیپٹن شکیل کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر تھا ایک لمحے میں وہ بے ہوش ہو گیا کیپٹن شکیل نے اس کا مخصوص لباس اتارا اور خود پہن لیا اور پھر اس کا گلا گھونٹ دیا۔

اب کیپٹن شکیل اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا وہ ہینڈل کو پکڑے اس طرح غور سے مشین کے ڈائل کو دیکھ رہا تھا مشین کے ڈائل پر سینکڑوں سرخ اور سبز نمبر بنے ہوئے تھے جن پر مختلف رنگ کی سوئیاں گھوم رہی تھیں ادھر صفدر حسین مشین کی طرف گیا تھا۔ وہ آٹومیٹک تھی۔ اس پر کوئی آدمی نہ تھا عمران نے جس مشین کا رخ کیا وہ ایک بہت بڑی مشین تھی اس پر دس آدمی کام کر رہے تھے عمران نے ایک کے کندھے پر ہاتھ مارا اور وہ جیسے ہی پیچھے مڑا عمران نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارا وہ چکراتا ہوا نیچے جا گرا باقی ساتھی ششدر کھڑے دیکھتے رہے۔

عمران اسی لمحے ایک زوردار سیٹی بجائی اور خود اچھل کر ایک زوردار ٹھوکر مشین کے بنے ہوئے ڈائل پر مار دی ڈائل چکنا چور ہو گیا کیونکہ عمران نے خاص طور پر اس بوٹ کے آگے ربڑ کی پتی چڑھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ڈائل ٹوٹا ایک زوردار گونج پیدا ہوئی اور اس مشین کے تمام بلب بجھ گئے ادھر صفدر نے آٹومیٹک مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے اور مشین رک گئی صفدر اسے رکا ہوا دیکھ کر دوسری مشین کی طرف بڑھا ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہو گا کہ پہلی مشین ایک زوردار دھماکے سے پھٹ گئی صفدر اس بار بھی بال بال بچ گیا۔

ادھر کیپٹن شکیل نے ہینڈل کو الٹ گھما دیا ایک زوردار گونج پیدا ہوئی کیپٹن شکیل بھاگ کر اس مشین سے پرے ہٹ گیا وہ مشین بھی غلط استعمال کی وجہ سے پھٹ گئی اس مشین کا پھٹنا تھا کہ سارے ہال میں زوردار دھماکے ہونے لگے اور مختلف مشینیں زوردار دھماکوں سے پھٹنے لگیں دراصل کیپٹن شکیل والی مشین گیس مشین تھی اس مشین سے مخصوص گیس ساری مشینوں کو جاتی تھی ہینڈل الٹا گھمانے سے گیس کا دباؤ ہر مشین میں بڑھ گیا اور دباؤ کی وجہ سے مشینیں پھٹنے لگیں تھیں ہال میں بھگدڑ مچ گئی کام کرنے والے تمام لوگ گیلری کی طرف بھاگے۔ عمران صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ان میں شامل ہو گئے جیسے

یہ تینوں گیلری میں پہنچے بمبوں سے ہرن کو دنے لگیں لیکن ہر بار ان کی پھرتی انہیں بچا جاتی اور ان کی جگہ کوئی اور شخص اس کی زد میں آجاتا۔

ابھی انہوں نے آدھی گیلری پار کی تھی ایک زوردار دھماکہ ہوا ایسے محسوس ہوا جیسے زلزلہ آ گیا ہو ہر چیز زیر زمین ہو کر رہ گئی تمام لوگ اوندھے منہ فرش پر گر پڑے عمران کو شدید جھٹکا لگا لیکن اس نے اپنے اوسان قابو رکھے۔ اور وہ تیزی سے گیلری پار گیا چند ہی لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور صفدر بھی گیلری کو پار کر گئے اور تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگے ابھی وہ تینوں دس بارہ قدم ہی دور گئے تھے کہ ایک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اتنا زوردار دھماکہ ہوا کہ پاور پلانٹ کے پرخچے اڑ گئے اور عمران کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں تیزی سے اس کوٹھڑی کی طرف بھاگے جا رہے تھے جہاں تنویر ناشاد اور جوزف ڈائنامیٹ لگانے کے لئے بالکل تیار کھڑے تھے اور انہیں صرف عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کا انتظار تھا اسی لمحے چاروں طرف بھگدڑ مچ گئی لوگ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔

جولیا کو نیویارک کے ساحل سے
ہیڈ کوارٹر لے کر آیا گیا تھا یہاں اس پر
کافی سختیاں کرنے کے باوجود اس کا
منہ بند رہا پھر کیپٹن شکیل نے اسے
رہا کر کے اپنے ساتھ ملا لیا پہلے تو
کیپٹن شکیل کو غدار سمجھ کر اسے غصہ
آگیا لیکن جب کیپٹن شکیل نے اسے
تمام قصہ سنایا تو اس کا غصہ جاتا رہا
جس دن پاور پلانٹ کی تباہی کا منصوبہ
تھا اس دن جولیا کے ذمے ہیڈ کوارٹر

سے باہر نکلنے کے انتظامات تھے۔

جولیا نے اگلے دن ہی اس کا پتہ چلا لیا چنانچہ وہ سیدھی رن وے

گئی اس نے چار یا پانچ ہیلی کاپٹر کھڑے دیکھے یہ تمام رن وے

انڈر گراؤنڈ تھا کنٹرول روم میں بٹن دبانے سے اوپر کی چھت ایک

طرف ہو جاتی۔ اور طیارے اور ہیلی کاپٹر آسانی سے باہر پرواز کر جاتے

اب مسئلہ تھا ایسے انتظامات کرنے کا کہ فوراً ایک ہیلی کاپٹر اور

کنٹرول روم پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ وہ سیدھی کنٹرول روم میں چلی گئی۔

ہیلو جولیا، ادھر کیسے بھول گئی۔

کنٹرول روم آفیسر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ کیپٹن شکیل

کے ساتھ رہنے سے سب لوگ اسے اچھی طرح جان گئے تھے۔

ویسے ہی سیر کرنے نکل آئی تھی۔

جولیا نے جواب دیا،

آئیے تشریف رکھیں۔

آفیسر نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

شکریہ۔ جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آپ لوگوں کا آسمان دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

ہم تو روزانہ آسمان دیکھتے رہتے ہیں۔

آفیسر نے لگاوٹ سے کہا۔

دیکھیے۔

جولیا نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

یہ دیکھیے۔ آفیسر نے سب تو لگے ہوئے بورڈ میں سے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے پورے دن وے کی چھت ایک طرف سرک گئی۔ اور اوپر آسمان صاف نظر آنے لگا۔

جولیا آسمان کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔

بہت خوب ---- بہت خوب ---- یہ تو بہت ہی اچھا سسٹم ہے اور واقعی یہ عجوبہ ہے۔

جی ہاں آپ کی دعا ہے۔

آپ کی بڑی مہربانی آپ کی وجہ سے میں نے کافی مدت کے بعد آسمان دیکھ لیا۔ جولیا نے سرخ رنگ کا بٹن ذہن میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپ سوئیس ہیں آفیسر نے پوچھا۔

جی ہاں میں سوئیس ہوں۔ جولیا نے آہ بھر کر کہا۔

تو آپ ان کالے لوگوں کے ساتھ کیسے مل گئیں۔

بس مقدر کی خرابی سمجھیے۔

کیپٹن شکیل نے اچھا کیا جو ماکا زونگا کی اطاعت میں آ گئے ہم

لوگ جلد ہی تمام دنیا کو فتح کر لیں گے اور پھر کیپٹن شکیل کو کوئی
اچھی پوسٹ مل جائے گی۔

جی ہاں دیکھئے کب ملتی ہے میں تو اب یہاں کے ماحول سے اکتا
گئی ہوں۔

کیوں؟ آفیسر نے حیرت سے پوچھا۔

دراصل میں کہتی ہوں یہاں سے نکلوں تو کسی انگریز سے شادی کروں
جولیا نے معصومانہ لہجے میں کہا۔

وہ آفیسر بھی انگریز تھا یہ سن کر وہ پوری طرح سنبھل کر بیٹھ گیا۔

انگریز سے وہ کیوں؟

دراصل مجھے انگریز اچھے لگتے ہیں با اصول، قناعت پسند اور رومانی
طبیعت کے مالک جو ہوتے ہیں جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور
مسکرا دی۔

لیکن کیا کیپٹن شکیل اس کو گوارا کریں گے۔

ارے شکیل کی پرواہ کون کرتا ہے۔ یہ تو مجبوری تھی جو میں نے ہاں کر
دی ورنہ ایسے لوگوں کی طرف تو میں آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں۔

آپ فکر نہ کریں بندہ ہر طرح کی خدمت کے لئے حاضر ہے آفیسر نے
بالکل لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہا اب وہ جولیا کے جسم کو بھوکی نظروں سے دیکھ

رہا تھا اس کے دیکھنے کا انداز کچھ ایسا تھا۔

جیسے وہ اسے کچا ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

شکریہ میں آپ کے بارے میں بھی غور کروں گی آپ بھی تو انگریز ہیں جولیا نے کہا۔

جی ہاں آپ فکر نہ کریں میں ہر طرح سے آپ کی خدمت کروں گا۔

نہیں فکر نہ کریں آپ تو ویسے بھی مجھے اچھے لگ رہے ہیں۔ جولیا نے آخری پھندہ کستے ہوئے کہا۔

اب آفیسر پوری طرح پھندے میں آچکا تھا۔

میں نے آج تک ہیلی کاپٹر اندر سے نہیں دیکھا آپ مجھے ہیلی کاپٹر دکھا کر میری یہ حسرت پوری کریں گے۔

ضرور ضرور آیئے یہ کونسی بڑی بات ہے۔

آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا وہ اور جولیا تنگ کردن دے پر کھڑے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے یہ ہیلی کاپٹر رن وے کے ایک کونے میں کھڑا تھا۔ اس آفیسر نے جولیا کا ہاتھ تھام لیا اور اسے آہستہ آہستہ دبانا شروع کر دیا۔ جولیا نے کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ آہستہ آہستہ مسکراتی رہی وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے آفیسر نے جولیا کو ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور

جولیا اچھل کر اندر بیٹھ گئی آفیسر نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ کس طرح ہیلی کاپٹر چلتا ہے اور کس طرح پرواز کرتا ہے کافی دیر تک وہ اسے سمجھاتا رہا پھر وہ جولیا کا بوسہ لینے کے لئے جھکا لیکن جولیا نے اسے ہاتھ سے ہٹا دیا اور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آئی آفیسر بھی دروازہ کھول کر باہر نکل آیا، جولیا نے ہیلی کاپٹر کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیا چلانا تو اسے پہلے ہی اچھی طرح جانتی تھی۔

دراصل وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ہیلی کاپٹر کی ٹینکی میں پٹرول کتنا ہے اور اس نے دیکھ لیا کہ ہیلی کاپٹر کی ٹینکی بھری ہوئی تھی اسے اطمینان ہو گیا کہ اب وہ اور آفیسر دوبارہ کنٹرول روم کی طرف جا رہے ہیں۔

کنٹرول روم میں جا کر وہ کافی دیر بیٹھی رہی اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سب لوگ اچھل پڑے۔

سارے لوگ سراسیمہ ہو کر کنٹرول روم سے باہر نکل آئے جولیا سمجھ گئی کہ وہ پاور پلانٹ تباہ ہو چکا ہے سب لوگ حیرانی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ دھماکہ کیسا ہوا چند ہی منٹوں بعد اور زوردار دھماکہ ہوا اور پاور پلانٹ کی طرف آگ کے شعلے بلند ہوتے نظر آئے تھوڑی دیر بعد سب لوگ ادھر ادھر بھاگتے نظر آئے کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا اب جولیا آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کی طرف کھسک رہی تھی۔

جوزف تنویر اور نتاشا وڈنتامیٹ
کے بنڈل اٹھائے کان کی طرف چلے گئے
وہ عام لوگوں کی نظروں سے چھپ کر
جا رہے تھے عام راستے سے ہٹ
کر وہ ایک چھوٹی سی گیلری سے
گزرے ان کی حالت ایسی تھی جیسے
مزدور ہوں وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ
چل رہے تھے کانوں کے پاس پہنچ
کر انہوں نے ایک اکیلی جگہ پر بخار کی

مقدار میں ڈائنامیٹ لگا دیا اور اس پر ایک چھوٹی سی مشین فٹ کر دی
یہ مشین وائرلیس سسٹم پر کام کرتی تھی وائرلیس پر جب مخصوص فریکوئنسی
ملائی جاتی تو اس مشین کا بٹن دب جاتا اور ڈائنامیٹ پھٹ پڑتا
کانوں کے قریب ڈائنامیٹ دفن کرنے کے بعد وہ ماکا زونگا کے خاص
رہائش گاہ اور دفاتر کی طرف چلے راستے میں انہیں ایک آفیسر نے
روک لیا۔

کون ہو تم اور یہ کیا لے جا رہے ہو؟

ہم مزدور ہیں اور یہ سامان دفتر پہنچانا ہے۔

تنویر نے کہا۔

دکھاؤ مجھے یہ کیا ہے!

آفیسر کوئی فرض شناس معلوم ہو رہا تھا تنویر نے ڈائنامیٹ کا
بنڈل نیچے رکھا اور پھر اچانک اچھل کر آفیسر کو زور سے ٹکر ماری
آفیسر کو ٹکر چونکہ غفلت میں لگی تھی اس لیے وہ زمین پر جا گرا زمین
پر گرتے ہی تنویر نے اس کا گلا دبوچ لیا آفیسر نے کافی جدوجہد کی۔
لیکن تنویر نے اسے اس وقت چھوڑا جب اس کی روح قفس عنصری
کو پرواز کر چکی تھی۔ تنویر نے اس کی لاش اٹھا کر ایک طرف کونے
میں ڈالی اور خود بنڈل اٹھا کر آگے چلے گئے دفاتر کے قریب پہنچ

کر انہوں نے ایک اکیلی جگہ پر ٹائنامیٹ کا پورا بنڈل زمین پر دفن کر دیا اور اس پر بھی وہی مشین فٹ کر دی یہ مشین چھوٹی سی تھی اور سرسری طور پر بھی دیکھنے سے بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اب ان کی آخری منزل ان کی رہائش گاہیں تھیں۔ وہ تینوں تیسرا بنڈل اٹھائے رہائش گاہوں کی طرف چل پڑے یہ بنڈل جوزف نے اٹھایا ہوا تھا وہ تینوں آہستہ آہستہ رہائش گاہوں کے قریب ہوتے جاتے تھے رہائش گاہوں پر پہرہ تھا اچانک ایک پہرے دار نے انہیں روک لیا اس کے ہاتھ میں ایک مشین گن تھی۔

کون ہو اور ادھر کیوں جا رہے ہو؟

ہم اپنی خالہ کے گھر جا رہے ہیں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔

ناشاد نے مزاحیہ لہجہ میں کہا۔

چوکیدار بھی جوزف کی طرح ہٹا کٹا نظر آ رہا تھا۔ اس لئے جوزف کے ہاتھوں میں کھجلی ہونے لگی اس نے چپکے سے وہ بنڈل تنویر کے ہاتھ میں دے دیا اور فوراً آگے بڑھ کر چوکیدار کے قریب چلا گیا۔

ذرا ایک منٹ میری بات سنو۔

جوزف نے اسے کہا۔

کیا بات ہے اس نے اکڑتے ہوئے لہجہ میں کہا۔

تم سنو تو سہی ۔ در اصل جوزف اسے ایک طرف آڑ میں لے جانا چاہتا تھا۔

چوکیدار جوزف کے ساتھ چل پڑا۔

ایک طرف لے جا کر جوزف نے اسے کہا۔

ذرا سنبھل کر مسٹر۔

اور پھر چوکیدار کی ناک پر زوردار مکا پڑا اور چوکیدار لڑکھڑایا۔

خوب تم میں تو کافی جان معلوم ہوتی ہے۔

مشین گن تو مکے کے دھکے سے گر پڑی تھی جوزف نے ٹھوکر مار کر اسے دور پھینک دیا۔

اب جوزف باکسنگ کے لیے پوری طرح تیار تھا چوکیدار بھی مقابلے میں ڈٹ گیا۔ اس نے جوزف کو مکا مارنا چاہا لیکن جوزف نے اسے ایک ہاتھ سے روک کر دوسرے ہاتھ سے زوردار پنچ مارا اور چوکیدار لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا اس کے ناک اور منہ سے خون ابل پڑا تنویر اور ناشاد نے موقعہ غنیمت سمجھ کر وہیں قریب ہی تیسرا بٹن بھی دبا دیا اتنی دیر میں جوزف نے چوکیدار کو ادھ موا کر دیا اور پھر جوزف نے اس کا گلا دبا دیا۔

اس کی لاش ایک طرف ڈال کر اب وہ تینوں تیزی سے دوبارہ اپنی

کوٹھڑی کی طرف چل پڑے چلتے چلتے جوزف نے مشین گن بھی
اٹھائی جو اس نے تنویر کو دے دی کیپٹن تنویر کی جیب میں وائرلیس
پر فریکونسی سیٹ کرنے والا آلہ پڑا تھا۔ اچانک ایک زوردار دھماکہ
ہوا دھماکہ بھی کہیں قریب ہی ہوا تھا وہ سمجھ گئے کہ عمران کا منصوبہ
کامیاب ہو چکا ہے ابھی کوٹھڑی سے وہ کافی دور تھے اچانک ایک
طرف سے گولی چلنے کی آواز آئی اور گولی جوزف کے بازو میں گھستی
چلی گئی جوزف نے ایک ہلکی سی چیخ ماری اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور
دفاتر کے قریب ایک چوکیدار ہاتھ میں رائفل لئے کھڑا ہے غالباً ان
کو بھاگتے دیکھ کر اس نے گولی چلا دی کیپٹن تنویر نے جوزف کو زخمی
دیکھا تو ناشادکوات رہ گیا کہ جوزف کو تھام لے اور خود مڑ کر
اس چوکیدار کی طرف مشین گن چلا دی ریٹ ریٹ کی مخصوص
آواز گونجی اور چوکیدار کا جسم گولیوں کی بوچھاڑ میں قلابازیاں کھانے
لگا۔ مشین گن کی آواز سن کر کافی چوکیدار ادھر سے ادھر نکل آئے۔
لیکن یہ تینوں اتنی دیر میں آڑ میں ہو چکے تھے اچانک ایک
بار پھر کان پھاڑ دھماکہ ہوا پھر افراتفری مچ گئی۔ چاروں طرف لوگ
سراسیمہ ہو کر بھاگنے لگے۔ یہ تینوں بھی ان میں شامل ہو گئے۔ ان کا رخ
کوٹھڑی کی طرف تھا تھوڑی دیر میں وہ کوٹھڑی کے قریب پہنچ

گئے جوزف نے ایک ہاتھ سے زخمی بازو کو سنبھالا ہوا تھا جس سے
لگاتار خون نکل رہا تھا ابھی انہیں کوٹھڑی کے پاس پہنچے چند
لمحے ہوئے تھے کہ عمران صفدر اور شکیل بھاگتے ہوئے ان کے
قریب پہنچ گئے۔

اب چاروں طرف خطرے کے الارم بج رہے تھے۔

عمران نے آتے ہی تنویر سے پوچھا۔

منصوبہ تیار ہے۔

ہاں۔ کان۔ دفاتر اور رہائش گاہ میں۔

بہت ٹھیک ہے۔ وائرلیس سیٹ نکالو۔

اور تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چونک پڑا کہ وہ وائرلیس
سیٹ بھاگتے ہوئے کہیں گر پڑا تھا۔

کیا ہوا۔ عمران نے تنویر کا رنگ بدلے ہوئے دیکھ کر کہا۔

وائرلیس سیٹ گم ہے۔

کیا یہ کیسے ہوا اور صفدر کو سارے منصوبہ اور محنت پر پانی پھرتا
نظر آیا۔

معلوم نہیں کہیں گر پڑا۔ تنویر نے اداس ہو کر کہا۔

گر پڑا۔ ارے یہ بھی کوئی شاعر کا دل ہے جو کہیں گر پڑتا۔

میرا دل آپ کے پاؤں میں گر پڑا ہے۔

عمران نے مصرعے کے جوڑ جوڑ ہلا دیئے۔

پھر کوئی بات نہیں پیارے اب جولیا کے عشق میں ٹھنڈی آہیں بھرو۔ اب کیا کریں۔ صفدر نے عمران کی بکواس پر دھیان نہ دیتے ہوئے کہا۔

آؤ مل کر پیار کی باتیں کریں
زلف کی رخسار کی باتیں کریں

عمران نے ایک ہاتھ کان میں رکھتے ہوئے ایک مصرعہ پڑھا سب کے سب اس بے وقت راگنی پر منہ بنا گئے اتنی دیر میں چاروں طرف سپاہی پھیل گئے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں انہوں نے ناکہ بندی کر لی تھی۔ اور اب وہ مشتبہ افراد کو ڈھونڈ رہے تھے۔

جاؤ تنویر اسی راستے واپس جاؤ اور واش لیس سیٹ ڈھونڈ کر دن دے کی طرف ہمیں آملنا۔

اور تنویر ابھی مڑا ہی تھا کہ ایک شخص تیز تیز قدم اٹھاتا پاس سے گزرا۔

اس نے جاتے جاتے وائرلیس سیٹ عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا

اور یولا رن وے ایکسٹو۔

یہ یقینا ایکس ٹو کی آواز تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک گیلری میں مڑ گئے تھا۔ ایکس ٹو کو یوں آزادی سے ماکا زنگا کے ہیڈ کوارٹر میں چلتے پھرتے دیکھ کر صفدر، نباشاد اور تنویر حیران رہ گئے لیکن جلدی ہی وہ سنبھل گئے کیونکہ اب ایک ایک لمحہ قیمتی تھا وہ فوراً رن وے کی طرف چلے لیکن اب رن وے تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔ چاروں طرف ناکہ بندی کر دی گئی تھی اور ہر آدمی کو روک کر اس کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ چاہے وہ افسر ہو یا عام مزدور۔ عمران نے تنویر سے مشین گن لی اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس سے علیحدہ ہو کر چلیں اور سیدھے رن وے پہنچیں وہاں جولیا نے کوئی نہ کوئی انتظام کیا ہو گا۔

وہ سب آگے بڑھے تو چوکیداروں نے انہیں روکنا چاہا لیکن ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز گونجی اور چوکیدار سینے پر ہاتھ رکھے زمین پر گرنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے انہوں نے بھی چوکیداروں کے ہاتھوں سے مشین گنیں لے لیں اب باقی چوکیداروں نے مورچے سنبھال لئے یہاں بھی صفدر مشین گن لے کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اس نے چوکیداروں کے جواب میں فائرنگ کر دی اب چوکیداروں پر دو طرف سے فائرنگ

ہو رہی تھی۔ اور باقی لوگ دوسری گیلری سے چھپ کر بل دے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اچانک عمران کی طرف سے ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اور فائرنگ بند ہو گئی۔

صفدر سمجھ گیا کہ عمران نے دراصل چال چلی ہے اس نے اور بھی زیادہ شدت سے فائرنگ شروع کر دی تھوڑی دیر میں اس کے پاس راؤنڈ ختم ہو گئے۔ اب اس نے مشین گن پھینکی اور ایک طرف بھاگا۔ لیکن موڑ مڑتے ہی تین آدمیوں نے اسے اپنے شکنجے میں کس لیا لیکن صفدر تین آدمیوں کے بس کا نہیں تھا چنانچہ اپنی کہنی ایک کی پسلیوں میں اتنے زور سے ماری کہ وہ چیخ مار کر زمین پر بیٹھ گیا دوسرے پر لات چلی تیسرے کو ٹکر اور پھر وہ تینوں زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اور صفدر آگے بھاگ رہا تھا اندھا دھند مختلف موڑ مڑتا گیا۔

آگے اچانک اسے محسوس ہوا آگے راستہ بند ہے وہ سائیڈ میں مڑ گیا اسے وہی اسلحہ خانہ نظر آیا جہاں سے انہوں نے ڈائنامیٹ وائرلیس سیٹ اور ڈائنامیٹ پر لگانے والی مشین اٹھائی تھی اس بار سب تہہ ہی پاور پلانٹ پھٹنے سے اس کی دیواریں ٹوٹ گئی تھیں اور اسلحہ ہر طرف بکھرا پڑا تھا صفدر جلدی سے ایک بڑے سوراخ سے اندر چلا گیا اس نے ڈائنامیٹ کے تین بنڈل اٹھائے انہیں خالی پیٹیوں

کے ڈھیر کے نیچے رکھ دیئے اور ان پر مشین فٹ کر دی۔

باقی اسلحہ میں سے ایک مشین گن اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔ دستی بم اس نے اپنی جیب میں ڈال لئے اور پھر رن وے کی طرف چل پڑا اب اسے وہ راستہ آتا تھا چنانچہ وہ چھپتا چھپاتا رن وے کے قریب پہنچ گیا۔ رن وے پر تمام پہرہ لگا ہوا تھا۔ ٹیم کے باقی ممبر اور عمران اسے کہیں بھی نظر نہ آئے۔

اچانک اسے جولیا نظر آگئی ایک ہیلی کاپٹر کے پاس کھڑی وہ حیران نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی افراتفری میں کسی کی نظر اس پر نہ پڑی۔ صفدر نے تیزی سے رن وے کی سڑک پار کی اور چھپتا چھپاتا اسی ہیلی کاپٹر کی طرف کھسکنے لگا جس کے قریب جولیا کھڑی تھی جیسے ہی وہ جولیا کے قریب پہنچا جولیا نے اسے دیکھ لیا۔ اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ اس وقت حالات انتہائی نازک تھے صفدر نے اس کے ہاتھ میں چپکے سے ایک دستی بم دے دیا۔ اور خود ساتھ ہی ایک ٹرک نما گاڑی کے نیچے گیا تھوڑی دیر میں کیپٹن شکیل تنویر، ناشاد اور جوزف بھی پہنچ گئے۔ جوزف کا خون بہنا خود بخود بند ہو گیا۔

صفدر تم کنٹرول روم میں جاؤ اور دیکھو کہ بورڈ میں سرخ

رنگ کا بٹن کو دبا دیا اوپر کی جانب دن وے کی چھت ہٹ جائے گی جولیا نے صفدر سے کہا۔

اور صفدر آہستہ آہستہ چلتا ہوا کنڑول روم میں چلا گیا چوکیدار نے اسے روکنا چاہا لیکن چوکیدار کو پرے ہٹا کر وہ سیدھا آفیسر کے پاس پہنچ گیا۔

ادھر جولیا نے سب کو ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ایک ایک کرکے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئے۔ ابھی وہ اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ چوکیداروں کی نظر پڑ گئی۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر پر گولیاں برسانی شروع کر دیں جولیا بڑی گھبرائی صفدر آفیسر کے نزدیک جا کر سیدھا بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اور ایک سیکنڈ بعد اس نے سب کے درمیان لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور رن وے پر لگی ہوئی چھت ایک طرف ہٹ گئی صفدر نے یہ سب کچھ اتنی تیزی سے کیا تھا کہ سب حیران بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے صفدر فورا واپسی کے لیے مڑا جب وہ دروازے کے قریب پہنچا تو سب کو ہوش آیا وہ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن صفدر نے دستی بم پن کھینچ کر کنٹرول روم میں پھینک دیا۔ اور خود باہر نکل گیا۔

ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کنٹرول روم کے پرخچے اڑ گئے ادھر

جیسے ہی چھت ہٹی جولیا نے ہیلی کاپٹر اڑا دیا کیوں کہ دشمن چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر کو گھیرا دے رہا تھا اب ٹیم میں صفدر اور عمران باقی رہ گئے تھے ایک ایک منٹ قیمتی تھا جولیا نے ہیلی کاپٹر کو آہستہ سے اونچا کیا اتنی دیر میں صفدر قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے دوڑ کر اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو پکڑ لیا اب وہ ہیلی کاپٹر کے نیچے لٹک رہا تھا۔ ابھی اس کے پر زمین سے دو تین فٹ ہی اونچے اٹھے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگا اور صفدر کے ہاتھ چھوٹ گئے وہ دھڑام سے زمین پر آگرا دراصل جولیا جلدی سے ہیلی کاپٹر کو کنٹرول نہ کر سکی تھی اس لئے جھٹکا لگا۔

صفدر زمین پر گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا لیکن چاروں طرف سے دشمن نے ۔ ۔ ۔ ۔ لے گھیر لیا۔ لیکن صفدر نے دستی بم نکال کر چاروں طرف پھینک دیئے زوردار دھماکے ہوئے اور دشمن کے سپاہیوں کے پرخچے اڑ گئے ہیلی کاپٹر اب کافی اونچا اٹھ چکا تھا۔ عمران کا ابھی تک کوئی پتہ نہ تھا اچانک ایک طرف سے عمران ایک آدمی کو اٹھائے ہوئے آتا نظر آیا۔ عمران کا جسم زخمی تھا چہرے پر خراشیں تھیں جس آدمی کو اس نے اپنی کمر پر لاد رکھا تھا وہ بے ہوش معلوم ہوتا تھا صفدر نے عمران کے پیچھے ایک اور قد آور بھرے ہوئے جسم والا شخص بھی دوڑتا

ہوا نظر آیا اس نے بھی ایک بھاری بھرکم شخص کو کمر پر لادا ہوا تھا جولیا کا ہیلی کاپٹر کافی اونچا اٹھ گیا تھا۔ چنانچہ اب وہ ایک اور ہیلی کاپٹر کی طرف لپکے لیکن دشمن کے سپاہیوں نے ایک بار پھر چاروں طرف سے ان پر حملہ کر دیا۔ عمران اور اس دوسرے شخص کو جسے صفدر پہچان گیا کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس نے انہیں واٹلیس سیٹ دیا تھا اور جو یقیناً ایکس ٹو ہے انہوں نے اپنی کمر پر لادے ہوئے آدمیوں کو زور سے زمین پر پٹخا اور دشمن سے دست بدست لڑنے لگے عمران کے جوہر دیکھنے کے قابل تھے زخمی ہونے کے باوجود بھی وہ بے انتہا پھرتی سے لڑ رہا تھا۔ کر ادھر ایکس ٹو کے زوردار مکوں نے حشر بپا کر دیا صفدر بھی حتی المقدور لڑ رہا تھا۔ کر اوپر سے جولیا نے انہیں دیکھ لیا اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارا اور کیپٹن شکیل نے مشین گن سے دشمن پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔

حالانکہ صفدر عمران اور ایکس ٹو بھی لڑائی میں شامل تھے لیکن کیپٹن شکیل کا نشانہ اتنا صحیح تھا کہ مجال کہ کوئی گولی ان کو لگتی فائرنگ سے آنے والے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگے۔

جولیا نے ہیلی کاپٹر واپس اتارا اور صفدر ایکس ٹو اور عمران نے دو آدمیوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں پھینکا اور خود بھی سوار ہو گئے۔ اب

ہیلی کاپٹر دوبارہ اٹھنے لگا۔

ابھی تک ہم پر بڑے پیمانے پر حملہ نہیں ہوا اور نہ ہی ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

دراصل وہ لوگ ماکا زونگا کے حالات سے متنفر ہیں اور ماکا زونگا (۲) وقت بے بس ہو رہے ہیں سخت پڑے ہیں ماکا زونگا کی جگہ ماکا زونگا ہی سب نے جرات سے کام لیا ہی ہیں جو دنیا پر حکمرانی کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

ایجنٹ ایکس حیرت پیچھے سے بیٹھا تابش ان کی طرف چور نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ ایجنٹ ایکس بھی ہے یک اپ جو بے ڈھنگا تھا۔ ان کے بے ڈھنگے ہونے کا مقصد یہی تھا کہ سب اچھی طرح پہچان جائیں کہ یہ میک اپ ہے۔

جب ہیلی کاپٹر کافی اونچا اٹھ گیا تو عمران نے جیب سے وائرلیس سیٹ نکال کر اس پر مخصوص فریکوئنسی شامل کر دی ایک لمحے بعد زور دار دھماکے ہوئے اور پھر نیچے آگ کے شعلے اور پتھر ہوا میں اڑتے نظر آئے ماکا زونگا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا تھا اور ماکا زونگا دونوں عمران کی حراست میں تھے سب نے اطمینان کا سانس لیا اور ہیلی کاپٹر عمران کے ملک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا

ختم شد

New Kashmir Library
RAILWAY ROAD L...